۷۸۶
۹۲
مختلف علوم وفنون کی اصطلاحات مشہورہ کی ''معتبر ومستند کتب''
سے اخذ شدہ تعریفات پر مشتمل ایک مفید تالیف۔
کنز التعریفات
مؤلف
محمد ظفر عطاری
ناشر: مکتبہ کنز الایمان مین بازار کندیاں ضلع میانوالی

مختلف علوم وفنون کی اصطلاحات مشہورہ کی ''معتبر مستند کتب''
سے اخذ شدہ تعریفات پر مشتمل ایک مفید تالیف

کنز التعریفات

مؤلف
محمد ظفر کندی قادری عطاری

ناشر: مکتبہ کنز الایمان مین بازار کندیاں ضلع میانوالی

۷۸۶
۹۲

صلی اللہ علی النبی الامی والہٖ صلی اللہ علیہ وسلم،
صلاۃً وّ سلاما علیک یا رسول اللہ

نام کتاب: کنزالتعریفات

مولف: محمد ظفر کندی قادری عطاری

کمپوزر: الماس پرنٹنگ ایجنسی

ہدیہ: 75

سن اشاعت: 2001-2000

ناشر: مکتبہ کنزالایمان مین بازار کندیاں ضلع میانوالی۔

حمد شریف

یا اللہ میری جھولی بھر دے

یااللہ ہو یا رحمٰن یا حنان یا منان

واسطہ نبیوں کے سرور کا واسطہ صدیق اور عمر کا

واسطہ عثمان و حیدر کا یا اللہ میری جھولی بھر دے

میں ہوں بندہ تو ہے مولیٰ تو ہے قادر میں ناکارہ

میں ہوں سائل تو ہے داتا یااللہ میری جھولی بھر دے

بخش دے میری ساری خطائیں کھول دے مجھ پر اپنی عطائیں

برسادے رحمت کی برکھا یا اللہ میری جھولی بھر دے

دعوت اسلامی کی قیوم سارے جہاں میں مچ جائے دھوم

اس پہ فدا ہو بچہ بچہ یااللہ میری جھولی بھر دے

جنت میں آقا کا پڑوسی بن جائے عطار الٰہی

بہر رضا و قطب مدینہ یااللہ میری جھولی بھر دے

(امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری)

نعت شریف

تم ہی ہو ظلِ رحمانی تم ہی ہو فضلِ ربانی ﷺ

تم ہی ہو ظلِ رحمانی تم ہی ہو فضلِ ربانی

تم ہی محبوب سبحانی تم ہی ہو نور یزدانی

تم ہی سے راستے راہ ہدایت کے ملے ہم کو

خدا کی ذات بھی آقا تیرے صدقے سے پہچانی

تیرے ہی در سے لیکر بانٹتے ہیں نعمتیں ہر سمت

کہیں خواجہ کہیں داتا کہیں وہ شاہ جیلانی

بلالو اب تو طیبہ میں خدارا غم کے ماروں کو

دکھا دو گلیاں نورانی دکھا دو گنبد نورانی

کرم کر دو کرم کردو کرم کر دو کرم کر دو

دکھا دو جلوہ نورانی دکھا دو جلوہ نورانی

عطا تو بھی مدینے چل یہاں پر دل نہیں لگتا

وہاں کے دن ہیں نورانی وہاں کی راتیں نورانی

(علامہ محمد اکمل عطا قادری عطاری)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد ہے اس ذات کیلئے جس نے انسانوں کی ہدایت کیلئے انبیائے کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔ پھر آخر میں اپنے محبوب دانائے غیوب ﷺ کو مبعوث فرما کر اس پاکیزہ سلسلہ پر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے خاتمیت کی مہر ثبت کر دی۔ اور اپنے محبوب، آفتاب نبوت، مہر رسالت ﷺ کی ظاہری وباطنی تعلیمات کو جاری رکھنے کیلئے علمائے کرام و اولیائے عظام کا سلسلہ تا قیامت جاری وساری کر دیا۔ مبارک ہیں وہ ہستیاں جنکی ذات، جنکی زبان و قلم اور جنکی سیرت مشعل راہ ہدایت ہے۔

انہیں نفوس قدسیہ میں امیر اہل سنت امیر دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو البلال محمد الیاس عطار قادری ضیائی دامت فیوضھم بھی ہیں۔ جنہوں نے لاکھوں مسلمانوں کو راہ راست پر لا کر سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ ﷺ کی سنتوں کا چلتا پھرتا نمونہ بنا دیا اور لاکھوں نوجوانوں نے آپ کی ذات بابرکت سے فیوض وبرکات حاصل کیں۔ جن میں سے مؤلف کو بھی وافر حصہ نصیب ہوا۔

یقیناً یہ مؤلف کے لئے بڑی سعادت کی بات ہے کہ انہوں نے ایک ایسے موضوع پر قلم اٹھایا کہ جس میں مختلف موضوعات کی تعریفات کو جمع کر کے اسلامی بھائیوں کے لئے آسانی مہیا کر دی ہر خواص وعوام اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

اس تالیف میں مؤلف نے حسب ضرورت موضوعات کی اقسام وشرائط اور احکام کا بھی التزام کیا ہے اور جہاں عربی حوالہ جات کی ضرورت محسوس کی اسکا بھی اہتمام کیا ہے اللہ تعالی مؤلف کی اس سعی کو اپنی بارگاہ عالیہ میں قبول فرما کر عوام الناس کو اس سے استفادہ کرنے اور مزید تصنیفات و تالیفات کو آسان فہم کر کے عوام الناس تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

ناشر: محمد اختر اللہ کندی عطاری

انتساب

میں اپنی اس تالیف کو اپنے پیر و مرشد امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ، اپنے شفیق و محترم استاد صاحب اور اپنے والدین کریمین کی بارگاہ میں منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کے صدقے میری اور تمام اہل ایمان کی مغفرت فرمائے۔ (آمین)

محمد ظفر عطاری غفرلہ

فہرست

(توحید و شرك)

علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"الاشراک ھو اثبات الشریک فی الالوھیت بمعنی وجوب الوجود کما للمجوس او بمعنی استحقاق العباد ت کما لعبدة الاصنام." (شرح عقائد)

شرک یہ ہے کہ اللہ تعالی کے علاوہ کسی کو واجب الوجود ماننا جیسا کہ مجوسیوں کا عقیدہ ہے یا اللہ تعالی کے علاوہ کسی دوسرے کو لائق عبادت جاننا جیسا کہ بت پرستوں کا عقیدہ ہے۔

"شرک کی اقسام"

شرک کی دو قسمیں ہیں۔

ا شرک خفی

(۲) شرک جلی

۲ شرک جلی: اللہ تعالی کی ذات وصفات میں کسی کو شریک ماننا شرک جلی ہے۔

ا شرک خفی: ریا کاری کرنا شرک خفی ہے کیونکہ ریا کار غیر خدا کیلئے عمل کرتا ہے اور یہ بھی پوشیدہ طور پر بت پرستی کرنا ہے اس لئے یہ شرک خفی ہوا۔

"توحید کی تعریف"

علامہ سعید احمد کاظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں کسی کو شریک ہونے سے پاک ماننا یعنی جس طرح اللہ تعالی ہے ویسا کسی کو خدا نہ ماننا اور علم وسماعت وبصارت وغیرہ جیسی صفات اللہ تعالی کی ہیں ایسی صفات کسی کی نہیں یہ عقیدہ رکھنا توحید کہلاتا ہے۔

سوال: علیم، سمیع، بصیر اللہ تعالی کی صفات ہیں لہذا یہ صفات اگر کسی دوسرے کے لئے ثابت کی جائیں تو کیا یہ شرک ہے؟

جواب: علم الٰہی اور علم انسانی میں فرق:۔ جو علم اللہ تعالی کا ہے ایسا علم بندے کا نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالی کا علم ذاتی ہے اور انسان کا علم عطائی یعنی اللہ تعالی کا عطا کیا ہوا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالی سمیع وبصیر ہے تو انسان بھی سمیع وبصیر ہے لہذا جان لینا چاہیے کہ اللہ تعالی کی یہ صفات ازلی وابدی ہیں اور بندوں کی یہ صفات اللہ تعالی کی محتاج اور نیاز مند ہیں اس لئے کہ یہ اللہ تعالی کی عطا کردہ ہیں اور اس کی صفات اس کے اپنے قبضہء قدرت میں ہیں اسی طرح علم غیب اللہ تعالی کا ذاتی ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ کا علم غیب عطائی لہذا ثابت ہوا کہ وہ صفات جو اللہ تعالی کی ذاتی ہیں کسی کی عطا کردہ نہیں ایسی صفات کسی دوسرے کے لئے ثابت کرنا شرک ہے۔

(واجب الوجود:) .هو الذی یکون وجوده من ذاته ولا یحتاج الی شیء اصلا.

واجب الوجود اس چیز کو کہتے ہیں جو ذاتی طور پر موجود ہونے میں کسی چیز کا محتاج نہ ہو جیسے اللہ تعالی۔

"نور کی تعریف"

"نور ایک ایسی کیفیت ہے جو خود ظاہر ہو اور دوسرے کو ظاہر کردے"۔

نور کی اقسام

نور کی دو قسمیں ہیں (ا. مادی حسی) (۲ معنوی)

(ا) مادی (حسی):۔ جیسے چاند، سورج اور تارے کہ ان میں جو روشن کیفیت ہوتی ہے اسے نور کہتے ہیں۔ اور یہ نور محسوس کیا جاتا ہے۔

بعض مواقع پر حضور ﷺ سے حسی نور کا بھی ظہور ہوا ہے جیسے احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ جب آپ ﷺ کوئی قول ارشاد فرماتے تو آپ ﷺ کے دندانِ مبارک سے نور نکلتا دکھائی دیتا جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے۔

"قال ابن عباس كان اذا تكلم رأى كا لنور يخرج من ثنايا "

(ترمذی شریف)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کے دو دانتوں میں خلاء تھا جب آپ ﷺ کوئی کلام ارشاد فرماتے تو سامنے کے دونوں دانتوں کے درمیان سے نور کی طرح نکلتا دکھائی دیتا۔

اسی طرح بخاری شریف کی حدیث میں ہے۔

اللهم اجعل في قلبي نورا و في بصري نورا وفي سمعي نورا

وعن یمینی نورا و عن یساری نورا و فوقی نورا و تحتی نورا و امامی نورا و خلفی نورا و اجعل لی نورا.

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ میرے قلب میں نور کردے میری آنکھوں میں نور کردے مری سماعت میں نور کردے میرے دائیں نور کردے میرے بائیں نور کردے میرے اوپر نور کردے میرے نیچے نور کردے میرے آگے نور کردے میرے پیچھے نور کردے اور مجھے سراپا نور کردے۔ (بحوالہ صحیح بخاری شریف جلد ۲ ص ۹۳۴ صحیح مسلم جلد ۱ ص ۲۶۰)

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ خدا کی بارگاہ میں جن انوار کے لئے دست بدعا ہوئے ان سے نور حسی بھی مراد ہو سکتا ہے۔

(۲) معنوی:۔ یعنی وہ صفت کہ جس کے ذریعے جہالت و گمراہی کی تاریکیوں کو دور کیا جائے یہی وجہ ہے کہ علم کو بھی نور کہتے ہیں۔ اور یہ نور حواس خمسہ سے نہیں جانا جا سکتا۔

یہ بات تو لاریب تسلیم شدہ ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ علم کے اعتبار سے نور ہیں اور یہ بھی مسلمہ حقیقت ہے کہ کفر و شرک اور جہالت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں کو دور کرنا فعلِ انبیاء علیہم السلام ہے اور یہ بات ذہن نشین کرنی چاہیے کہ افضل نور وہی ہے جو علم وہدایت کا نور ہے مذکورہ بالا تفصیل کے بعد جان لینا چاہیے کہ آپ ﷺ سے نوری کیفیت کا ظہور آپ ﷺ کی بشریت کے منافی نہیں۔

جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ید بیضا اور آپ کے بشر ہونے میں کوئی تنافی

نہیں اور یہ بات بھی اظہر من الشمس ہے کہ حضور ﷺ کے بشر ہونے کے باوجود آپ ﷺ کے جسم کا سایہ نہ تھا آپ ﷺ کے دیگر فضلات طیب وطاہر تھے۔

"غیب کی تعریف"

وہ پوشیدہ چیز کہ جسے انسان حواس خمسہ یعنی کان، ناک، ہاتھ، زبان اور آنکھ سے معلوم نہ کر سکے۔

پاکستانی کے لئے مدینہ غائب نہیں۔ یا تو خود اپنی آنکھوں سے دیکھنے کی سعادت حاصل کر چکا ہے یا کسی حاجی وغیرہ سے سن کر کہہ رہا ہے

"غیب کی اقسام"

غیب کی دو قسمیں ہیں

(۱) جو دلائل سے معلوم ہو سکے جیسے جنت، جن وملائکہ کیونکہ قرآن پاک سے انہیں جانا گیا ہے۔

(۲) جو دلائل سے معلوم نہ ہو سکے مثلاً انسان کب فوت ہوگا، قیامت کب ہو گی، کون جنتی ہے، کون دوزخی،

مدینہ: (۱) وہ پوشیدہ شے جو بذریعہ آلات جانی جائے وہ علم غیب نہیں کیونکہ یہ حواس سے معلوم ہوئی اور قاعدہ ہم نے بیان کر دیا کہ جو حواس سے معلوم ہو وہ غیب نہیں۔ لہذا اگر کوئی آلہ چھپی چیز ظاہر کر دے تو وہ غیب نہیں۔

(۲) علم غیب کے متعلق تین باتوں کا ذہن نشین رکھنا بے حد ضروری ہے اور ان

تین چیزوں کا تعلق ضروریاتِ دین سے ہے اور شرعی ضابطہ ہے کہ ضروریات دین کا انکار کفر ہے۔

(۱) اللہ تعالی عالم الغیب بالذات ہے اسکا علمِ ذاتی ہے کسی کا عطا کردہ نہیں اور اللہ تعالی کے بغیر کوئی نبی یا ولی مومن ایک حرف تک نہیں جان سکتا۔

(۲) اللہ تعالی نے اپنے محبوب نبی کریم ﷺ، انبیاء کرام علیھم السلام اور دیگر مقربین کو علم غیب عطا فرمایا۔

(۳) اللہ تعالی نے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک ﷺ کو تمام مخلوقات سے زیادہ علم غیب عطا فرمایا ہے۔

"حاضر و ناظر"

حاضر و ناظر کا شرعی معنی: قوت قدسیہ والا ایک ہی مقام میں رہ کر اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح تمام عالم کو دیکھے اور قرب و بعد کی آواز سن سکتا ہو اسے ناظر کہتے ہیں اور ایک ہی ساعت میں عالم کی سیر کرنے پر قادر ہو یا اختیار خواہ روحانی ہو یا جسمانی اسے حاضر کہتے ہیں۔

عقیدہ: اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ مدینہ شریف میں اپنی قبر انور کے اندر آرام فرما ہیں اور تمام عالم کو کف دست (ہاتھ کی ہتھیلی) کی طرح ملاحظہ فرما رہے ہیں دور و قریب کی آواز سن سکتے ہیں اگر چاہیں تو اپنے غلاموں کی حاجت روائی کے لئے صدہا کوس تشریف لا سکتے ہیں اسے عقیدہ حاضر و ناظر کہتے ہیں اس وقت یا ہر وقت

حضور ﷺ یہاں موجود ہیں یہ ہمارا عقیدہ نہیں۔

"شفاعت کی تعریف"

بندہ عاصی کا گناہ کبیرہ کے مرتکب ہونے کی صورت میں عذاب کے اندر تخفیف یا مکمل عذاب ساقط کرنے یا گناہ صغیرہ سے معافی یا جب نیکیاں یا برائیاں یکساں ہو جائیں تو جنت کے دخول اور بلندیٔ درجات کے لئے اللہ تعالی کا کوئی مقبول بندہ بارگاہ کبیریائی میں اللہ تعالی کی طرف سے عطا کردہ عزت و وجاہت کی بنا پر کسی بندۂ کی سفارش کرے شفاعت کہلاتا ہے۔

"شفاعت کی اقسام"

شفاعت کی مندرجہ ذیل نو قسمیں ہیں۔

(۱) عظمٰی:۔ وہ شفاعت جو تمام مخلوقات کے لئے عام ہے۔ اور ہمارے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ خاص ہے یعنی انبیاء کرام میں سے کسی اور نبی کو اس پر جرأت اور پیش قدمی کی مجال نہ ہوگی اس شفاعت کا مقصد لوگوں کو آرام پہنچانا میدان محشر میں کسی کو پریشانیوں سے چھٹکارا دلانا اور اللہ تعالی کے فیصلہ و حساب کو جلدی کرانا ہے۔

(۲) شفاعت ثانیہ:۔ شفاعت ثانیہ یہ ایک قوم کو بغیر حساب جنت میں داخل کرنے کے لئے ہوگی اور یہ شفاعت بھی ہمارے پیارے سرکار ﷺ کے ساتھ خاص ہے۔

(۳) شفاعت ثالثہ:۔ شفاعت ثالثہ ان لوگوں کے لئے ہوگی جن کی نیکیاں اور برائیاں یکساں ہوں گی۔

(۴)شفاعت رابعہ:۔یہ شفاعت ان لوگوں کیلئے ہوگی جن پر دوزخ واجب ہو چکی ہوگی سرکار مدینہ ﷺ ان لوگوں کی شفاعت کر کے جنت میں لائیں گے۔

(۵)شفاعت خامسہ:۔شفاعت خامسہ بلندیٔ درجات کے لئے ہوگی۔

(۶)شفاعت سادسہ:۔شفاعت سادسہ ان لوگوں کے لئے ہوگی جو جہنم رسید ہو چکے ہوں گے اور شفاعت کے سبب نکل جائیں گے اور اس شفاعت میں دیگر انبیاء کرام فرشتے،علماء کرام اور شھداء کرام بھی شامل ہوں گے۔

(۷)شفاعت سابعہ:۔شفاعت سابعہ جنت کھولنے کے لئے ہوگی۔

(۸)شفاعت ثمانیہ:۔شفاعت ثمانیہ کافروں کے عذاب میں تخفیف کے لئے ہوگی۔

(۹)شفاعت تاسعہ:۔شفاعت تاسعہ مدینہ منورہ والوں اور روضہء انور کی زیارت کرنے والوں کے لئے ہوگی۔ (اشعۃ اللمعات)

"سجدہ کی تعریف"

شرعی معنی:زمین پر سات اعضاء کا بنیت عبادت لگنا سجدہ کہلاتا ہے

(کمافی بہار شریعت)

سات اعضاء یہ ہیں(۱)دونوں پنجے (۲)دونوں گھٹنے (۳)دونوں ہاتھ (۴)ناک اور پیشانی۔

یاد رہے کہ بغیر نیت سجدہ بعض لوگ بیماری کے دوران اوندھا لیٹ جاتے ہیں یہ سجدہ نہیں کہلاتا۔

"سجدہ کی اقسام"

سجدہ کی دو قسمیں ہیں (۱) سجدہ عبادت (۲) سجدہ تحیہ

(۱) سجدہ عبادت:۔ کسی غیر اللہ کو خدا یا خدا کی طرح اعتقاد رکھتے ہوئے سجدہ کرنا سجدۂ عبادت کہلاتا ہے۔

(۲) سجدہ تحیہ:۔ کسی کی ملاقات کے وقت اسکی تعظیم کیلئے سجدہ کرنا سجدہ تحیہ کہلاتا ہے۔

"سجدہ کا حکم"

(۱) عبادت کی نیت سے غیر اللہ کو سجدہ کرنا شرک ہے کسی بھی نبی کے دین میں یہ سجدہ جائز نہیں تھا۔ ایسے سجدہ کا ارتکاب کرنے والا کافر ہے۔

(۲) سجدہ تحیہ سابقہ شریعتوں میں جائز تھا پھر شریعت محمدی ﷺ نے اسکو حرام قرار دے دیا لہذا اگر کسی مسلمان نے غیر اللہ کو سجدہ تحیہ کیا تو وہ سخت گناہ گار ہوگا مگر مشرک یا کافر نہیں

"تقدیر کی تعریف"

لغوی معنی: اندازہ کرنا۔

اصطلاحی معنی: وہ فیصلہ جو رب عزوجل کی طرف سے اپنی مخلوق کے متعلق تحریر میں آچکا تقدیر کہلاتا ہے۔

مدینہ: جو بھی نفع نقصان انسان کو پہنچنے والا تھا یا جو اچھائی یا برائی وہ کرنے والا تھا سب لوح محفوظ پر لکھ دیا گیا یہ نہیں کہ جیسا لکھا گیا ویسا ہمیں کرنا پڑتا ہے بلکہ جیسا ہم کرنیوالے تھے

ویسا اللہ تعالیٰ نے اپنے علم ذاتی سے لکھ دیا۔ یاد رہے کہ شراب وزنا وغیرہ گناہ انسان اپنے اختیار سے کرتا ہے اور اس فعل پر قدرت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے لہذا انسان نہ تو مجبورِ محض ہوا اور نہ مختارِ کل۔

''تقدیر کی اقسام''

تقدیر کی حسب ذیل تین قسمیں ہیں (۱) مبرم حقیقی (۲) معلق حقیقی (۳) معلق مشابہ مبرم۔

(۱) مبرم حقیقی:۔ اس تقدیر کے اندر تبدیلی نہ ممکن ہے کسی طور پر بھی نہیں ٹل سکتی۔ مثلاً: موت

(۲) معلق محض:۔ یہ تقدیر اکثر اوقات اولیائے کرام کی دعاؤں سے ٹل جاتی ہے۔

جیسے حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا اپنے مرید کے ستر (70) عورتوں کے ساتھ زنا کرنے کو اپنی دعا کے سبب احتلام میں تبدیل کروا دینا۔

(۳) معلق مشابہ مبرم:۔ اس تقدیر تک خواصین کی رسائی ہوتی ہے جیسے انبیاء کرام علیہم السلام یا فرشتوں کی دعا سے یہ تقدیر بدل سکتی ہے۔

مدینہ: تقدیر کے مسائل میں غور وتفکر کرنا سبب ھلاکت ہے حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اس مسئلہ میں بحث کرنے پر روک دیا گیا تو ہماری کیا مجال کہ ہم اس میں بحث کریں۔

"وسیلہ کی تعریف"

علامہ ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ وسیلہ کی تعریف میں لکھتے ہیں۔

"ھی فی الاصل ما یتوسل بھاالی الشیء و یتقرب بہ"

وسیلہ اصل میں ہر اس چیز کو کہتے ہیں کہ جسکے سبب کسی شئے تک رسائی حاصل ہو اور اس شئے کا قرب حاصل ہو جائے۔ (نھایہ)

"اسم جلالت (اللہ) کی تعریف"

"وھو اسم علم خاص للہ تعالٰی تفرد بہ الباری سبحانہ وتعالٰی لیس بمشتق ولا یشرکہ فیہ احد" (تفسیر خازن)

لفظ اللہ اسم علم (نام) ہے جو صرف اللہ تعالٰی کے ساتھ خاص ہے اور اللہ تعالٰی کی وحدانیت پر دلالت کرتا ہے نہ تو یہ مشتق (وہ لفظ جو کسی دوسرے لفظ سے نکلا ہو) ہے اور نہ اس میں کوئی دوسرا شریک ہے یہ ایسا لفظ ہے کہ اگر اسکا کوئی حرف محذوف کردیں تو پھر بھی بقیہ حروف ذات باری تعالٰی کی نشاندھی کے لئے اپنا معنی قائم رکھتے ہیں جیسے اس میں لفظ اللہ کے پہلے حرف الف کو گرادیا جائے تو "للہ" رہ جاتا ہے جس کا معنی ہے "اللہ کیلئے" اور اگر دوسرا حرف لام محذوف کردیں اور پہلی الف کو برقرار رکھا جائے تو "الہ" بن جاتا ہے "الہ" کا معنی ہے "معبود" اگر الف اور لام دونوں حروف محذوف کردیں تو "لہ" رہ جاتا ہے اسکا معنی ہے "اسی کے لئے" اور پہلے تینوں حروف حذف کردیں

تو "ہ" بچ جاتا ہے جو اللہ تعالی کی ذات پاک کی واضح نشاندہی کرتا ہے۔

(شعب الایمان)

ذات جلالت کی تعریف: اللہ تعالی اس ذات واجب الوجود کا نام ہے جو تمام صفات کمال کا جامع ہے۔

"نبی کی تعریف"

"من قال له الله تعالى ممن اصطفاه من عباده ارسلنك الى قوم كذا اولى الناس جميعا او بلغهم عنى" (شرح مواقف)

وہ برگزیدہ شخصیت جسکو اللہ تعالی فرمائے کہ میں نے تجھ کو فلاں قوم یا فلاں لوگوں کیطرف پیغمبر بنا کر بھیجا یا میری طرف سے انکو میرے احکام پہنچا دے نبی کہلاتا ہے۔ نبی کی ایک تعریف یوں بھی کی گئی ہے

"ایسا انسان جسکو اللہ تعالی نے شرعی احکام کی تبلیغ کیلئے دنیا میں مبعوث فرمایا نبی کہلاتا ہے"

(کمافی بہار شریعت)

"معجزہ کی تعریف"

علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ معجزہ کی تعریف میں لکھتے ہیں۔

"هو امر يظهر بخلاف العادة على يد مدعى النبوت عند التحدى المنكرين على وجه يعجز منكرين عن الاتيان بمثله"

ایسا فعل جو خلافِ عادت ہو اور ایسے شخص کے ہاتھ سے ظاہر ہو جو نبوت کا دعوی

کرے اور منکرین کو ایسا فعل کرنے پر چیلنج کرتا ہو لیکن منکرین اس فعل کی مثال لانے پر عاجز آجائیں معجزہ کہلاتا ہے۔

"معجزہ کی اقسام"

معجزہ کی دو قسمیں ہیں (۱) حسی (۲) عقلی

(۱) حسی:۔ وہ معجزہ جو حواس خمسہ کے ذریعے جانا جائے۔

(۲) عقلی:۔ جو فقط عقل سے معلوم ہو۔

کرامت و استدراج (شعبدہ) کی تعریف

علامہ جرجانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ھی ظھور امر خارق للعادۃ من قبل شخص غیر مفار لدعوی النبوۃ فما لا یکون مقرونا بالایمان والعمل الصالح یکون استدراجا .

(التعریفات)

کرامت:۔ "ما یظھر من قبل العوام تخلیصا لھم عن المحن والبلایا"

(التعریفات)

ترجمہ: اگر اس طرح کی بات غیر نبی نیک مسلمان پابند شریعت سے صادر ہو جیسے نبی ﷺ سے صادر ہوئی اسے کرامت کہتے ہیں۔

استدراج:۔ اور اگر کسی کافر، فاسق سے عجیب وغریب کام صادر ہوا سے استدراج یعنی شعبدہ بازی کہتے ہیں۔

"معونت"

عام مومنین سے اگر ویسی بات صادر ہو تو معونت کہتے ہیں

"وحی کی تعریف"

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"الوحی اصطلاحا کلام الهی یصل الی القلب النبوی فما انزل صورته و معناه ولا یکون الا بواسطة جبرائل فهو الکلام الا لهی وما نزل معناه ولی الشارع فغیر عنه بکلامه فهو الحدیث النبوی"

اصطلاحی معنی: کے اعتبار سے وحی وہ کلام الہی ہے جو نبی اکرم ﷺ کے قلب منور میں آئے پس اگر یہ کلام الفاظ و معانی کا مجموعہ ہو اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کے واسطہ سے نازل ہو تو اسکو وحی جلی کہتے ہیں جیسے قرآن پاک۔

اور اگر اس قرآن پاک کا نزول صرف معانی کی صورت میں ہو اور اسکو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے الفاظ سے تعبیر فرمائیں تو وہ وحی خفی کہلاتا ہے جسے حدیث بھی کہتے ہیں۔

"الہام و فراست کی تعریف"

"الهام ما وقع القلب من علم وهو یدع الی العمل من غیر استدلال بایة ولا نظر فی حجه وهو لیس بحجة عند العلماء الا الصوفین"

(شرح عقائد)

ہر وہ علم جو قلب میں واقع ہو الہام کہلاتا ہے اور یہ عمل کی طرف دعوت دیتا ہے نہ تو قرآن سے اسکا ثبوت ہوتا ہے اور نہ ہی کسی دوسری دلیل سے۔

''الہام وفراست کا حکم''

علماء کرام کے نزدیک یہ حجت نہیں لیکن صوفیا کے نزدیک اس کی حجیت مُسلَّم ہے۔

''الہام وفراست میں فرق''

الہام کے اندر کسی ظاہری صورت کا واسطہ نہیں ہوتا بلکہ بلا واسطہ کشف ہوتا ہے جبکہ فراست میں صورت ظاہری کا واسطہ ہوتا ہے۔

''الہام ووحی میں فرق''

وحی الہام کے تابع نہیں ہوتی جبکہ الہام وحی کے تابع ہوتا ہے اور وحی سے جو علم حاصل ہوتا ہے قطعی ہوتا ہے جبکہ الہام سے ظنی علم حاصل ہوتا ہے۔

''سحر (جادو) کی تعریف''

ایسا عجیب وغریب فعل جو عام عادت ومعمول کے خلاف ہو سحر کہلاتا ہے۔ یہ فعل تین طریقوں سے حاصل کیا جاتا ہے۔

(۱) بعض اوقات یہ اقوالِ خبیثہ سے حاصل ہوتا ہے جیسے کلماتِ شرکیہ اور شیطان کی تعریف کے ذریعے۔

(۲) بعض اوقات اسکا حصول افعالِ خبیثہ کے ذریعے حاصل ہوتا ہے مثلاً مختلف قسم،

کے گناہوں کے ذریعے۔

(۳) اور کبھی یہ عقائد خبیثہ کے ذریعے حاصل کیا جاتا ہے مثلاً شیطان کی عبادت کے ذریعے۔

"لعنت کی تعریف"

لغوی معنی:۔ اللعن العذاب. لعنت عذاب کو کہتے ہیں۔

جاننا چاہیے کہ عذاب کی دو قسمیں ہیں

(۱) دائمی عذاب (۲) عارضی عذاب

(۱) دائمی عذاب:

یہ کفار کے ساتھ مخصوص ہے۔

(۲) (عارضی عذاب:)

یہ عذاب گناہ گار مومن کے ساتھ خاص ہے۔

قرآن وسنت سے ثابت ہے کہ لعنت اوصاف کے اعتبار سے بھی ہوتی ہے اور کسی معین شخص پر بھی۔

"اوصاف کے اعتبار سے لعنت کی اقسام"

اوصاف کے اعتبار سے لعنت کی تین اقسام ہیں۔

(۱) کفر کے اعتبار سے اوصاف پر لعنت جیسے قرآن پاک میں ارشاد باری تعالی ہے

"فلعنة الله على الكفرين" (کافروں پر اللہ تعالی کی لعنت ہو)

مدینہ: یہ لعنت دائمی عذاب کے معنی میں ہے۔

(۲) گناہ کبیرہ کے اعتبار سے اوصاف پر لعنت جیسے ارشاد ربانی ہے۔

"لعنة الله علی الکذبین" (جھوٹوں پر اللہ تعالی کی لعنت ہو)

مدینہ: یہ لعنت عارضی عذاب کے معنی میں ہے۔

(۳) گناہ کبیرہ کے اعتبار سے اوصاف پر لعنت جیسے فرمان رسول اللہ ﷺ ہے۔

"لعن الله المتشبهين من الرجال بنساء والمتشابهات من النساء بالرجال"

ترجمہ: اللہ تعالی کی ان مردوں پر لعنت ہو جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں اور ان عورتوں پر بھی اللہ تعالی کی لعنت کہ جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔

مدینہ: یہ لعنت بھی عارضی عذاب کے معنی میں ہے۔

تنبیہ: یاد رہے کہ دائمی عذاب کے معنی میں لعنت کرنا صرف ان لوگوں پر جائز ہے جن کی موت حتمی طور پر کفر پر ہوئی ہو اور ان کے کافر ہونے پر ذرا برابر شک نہ ہو جیسے ابولھب ،ابوجہل ،فرعون یا نمرود وغیرہ پر لعنت کرنا کیونکہ انکی موت علی الیقین کفر پر ہوئی اور وہ شخص کہ جسکی موت کا کفر پر ہونا معلوم نہ ہو اس پر ہرگز لعنت نہیں کر سکتے بلکہ لعنت کرنے والا گنہگار ہوگا۔

"معراج کی تعریف"

لغوی معنی:۔ وہ شئے جو سیڑھی سے مشابہت رکھتی ہو جسکے ذریعے روحیں اوپر چڑھتی ہیں

اصطلاحی معنی:۔ سرکارِ مدینہ ﷺ کا بیداری کی حالت میں اپنے ظاہری جسم کے ساتھ آسمانوں تک جانا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو جہاں تک چاہا سیر کرائی اسے معراج کہتے ہیں۔

(ہدایت کی تعریف)

علامہ جرجانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"الهداية الدلالة على مايوصل الى المطلوب" (تعریفات)

ایسی چیز جو مطلوب تک پہنچادے۔ ہدایت ہے۔

علامہ راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ ہدایت کی تعریف میں لکھتے ہیں۔

ہر وہ چیز جو مطلوب تک پہنچادے اور اسکی طرف خلوصِ دل سے راہنمائی حاصل کرنا ہدایت ہے۔

(صراط مستقیم)

عندالشرع وہ عقائد کہ جس میں دارین (دنیا و آخرت) کی سعادت حاصل ہو صراطِ مستقیم ہے۔ یا ایسا دین کہ جسکے سبب اللہ عزوجل و رسول اللہ ﷺ کی معرفتِ صحیحہ حاصل ہو اور تمام شرعی احکام کا علم ہو صراطِ مستقیم ہے۔

(شریعت، طریقت، حقیقت)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

ملتِ اسلامیہ کے ظاہر کو شریعت کہتے ہیں، اسکے باطن کو طریقت اور ان دونوں کے خلاصہ کو حقیقت کہتے ہیں۔

شریعت بدن کا حصہ ہوتی ہے۔ طریقت دل کا حصہ اور حقیقت روح کا حصہ

شریعت میں احکام شرعی کی اطاعت ہوتی ہے، طریقت میں علم اور معرفت کی اور حقیقت میں اللہ تعالی کے مشاہدہ کی۔

یاد رہے کہ اگر حقیقت شریعت کی تائید نہ کر رہی ہو تو وہ غیر مقبول ہے۔ اور اگر حقیقت شریعت سے مقید نہیں تو غیر معتبر ہے۔

(دین، شریعت، مذہب، ملت، مسلک، مکتب فکر)

(۱) دین: وہ عقائد جو تمام انبیاء کرام میں مشترک ہوں۔ انہیں دین کہتے ہیں۔ جیسے توحید، رسالت، جزا، سزا، جنت، دوزخ وغیرہ۔

(۲) شریعت: ہر نبی نے اپنے زمانہ نبوت میں عبادات و طریقہ حیات وغیرہ کے جو مخصوص احکام اپنی اپنی امتوں کو بتائے انہیں شریعت کہتے ہیں۔

(۳) ملت: ان تمام احکام کو مدوّن کرنا ملت کہلاتا ہے۔

(۴) مذہب: کسی مجتہد نے کتاب اللہ و سنت رسول ﷺ سے جو احکام نکالے اسکو

مذھب کہتے ہیں۔

(۵) مسلک: ائمہ طریقت ومشائخ طریقت نے اوراد و وظائف کے جو مخصوص طریقے بیان فرمائے انہیں مسلک کہتے ہیں۔

(٦) مکتب فکر: کسی مخصوص درسگاہ کے نظریات کو مکتب فکر کہتے ہیں۔

نتیجہ: مذکورہ بالا بحث سے یہ نتیجہ اخذ ہوا کہ ہم دین کے اعتبار سے مسلمان ہیں شریعت کے اعتبار سے محمدی ہیں۔ مذھب کے اعتبار سے حنفی ہیں۔ مسلک کے اعتبار سے قادری ہیں اور مکتب فکر کے اعتبار سے بریلوی ہیں۔

("عصمت" کی تعریف)

علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ عصمت کی تعریف میں لکھتے ہیں۔

"حقیقت العصمت ان لا یخلق اللہ فی العبد الذنب مع بقاء قدرتہ و اختیارہ وھذا معنی قولھم ھی لطف من اللہ تعالی یحملہ علی فعل الخیرو یزجرو عن الشرمع بقاء الاختیار تحقیقا للابتلاء

حقیقت عصمت یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالی بندے کے اندر اسکی قدرت و اختیار کے باوجود گناہ کو پیدا نہ کرے عصمت اللہ تعالی کا ایک ایسا لطف ہے جو بندے کو خیر کے کاموں پر برانگیختہ کرتا ہے۔ اور شر کے کاموں سے روکتا ہے۔ حالانکہ بندے کو گناہ پر اختیار ہوتا ہے۔

علامہ سید میر جرجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں۔

"العصمة ملكة اجتناب المعاصي مع التمكن منها"

(التعریفات)

گناہ کر سکنے کے باوجود گناہوں سے بچنے کا ملکہ پیدا کرنا عصمت کہلاتا ہے۔

"عبادت کی تعریف"

علامہ سید میر جرجانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

"العبادة هو فعل المكلف على خلاف هوى نفسه تعظيما لربه"

(تعریفات)

مکلف (جسکی طرف احکام شریعت متوجہ ہوں) کا ہر وہ فعل جو اسکی خواہشات نفس کے خلاف اور اللہ تعالیٰ کی تعظیم کے سبب ہو عبادت کہلاتا ہے۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عبادت کی تعریف یوں لکھتے ہیں۔

"العبادة عبارة عن تعظيم الله تعالىٰ واظهار الخشوع له"

(تفسیر کبیر)

اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کرنے اور اس کے لئے خشوع کا اظہار کرنے کا نام عبادت ہے

اقسام: عبادت کی تین قسمیں ہیں (۱) بدنی عبادت (۲) مالی عبادت (۳) بدنی و مالی سے مرکب۔

علامہ سید میر جرجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں۔

"العصمة ملكة اجتناب المعاصي مع التمكن منها"

(التعریفات)

گناہ کر سکنے کے باوجود گناہوں سے بچنے کا ملکہ پیدا کرنا عصمت کہلاتا ہے۔

"عبادت کی تعریف"

علامہ سید میر جرجانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

"العبادة هو فعل المكلف على خلاف هوى نفسه تعظيما لربه"

(تعریفات)

مکلف (جسکی طرف احکام شریعت متوجہ ہوں) کا ہر وہ فعل جو اسکی خواہشات نفس کے خلاف اور اللہ تعالیٰ کی تعظیم کے سبب ہو عبادت کہلاتا ہے۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عبادت کی تعریف یوں لکھتے ہیں۔

"العبادة عبارة عن تعظيم الله تعالى واظهار الخشوع له"

(تفسیر کبیر)

اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کرنے اور اس کے لئے خشوع کا اظہار کرنے کا نام عبادت ہے

اقسام: عبادت کی تین قسمیں ہیں (۱) بدنی عبادت (۲) مالی عبادت (۳) بدنی و مالی سے مرکب۔

(۱)بدنی عبادت: جیسے وضو،نماز،روزہ وغیرہ۔

(۲)مالی عبادت: جیسے زکوٰۃ،فطرہ،صدقہ وغیرہ۔

(۳)بدنی و مالی سے مرکب عبادت: یعنی جس میں مال اور بدن دونوں استعمال ہوں۔جیسے حج کرنا۔

حکم:(۱)عبادت بدنی میں ایک شخص کیطرف سے دوسرا ادا نہیں کرسکتا۔

جیسے۔نماز،روزہ وغیرہ۔

(۲)مالی میں ایک کی طرف سے دوسرا ادا کرسکتا ہے۔

جیسے۔زکوٰۃ،صدقہ وغیرہ۔

(۳)بدنی و مالی سے مرکب عبادت میں اگر خود عاجز ہے تو اس کی طرف سے دوسرا ادا کر سکتا ہے ورنہ نہیں۔جیسے۔حج وغیرہ۔

(''توکّل''کی تعریف)

''هو الثقة بما عندالله والیاس عما في ایدی الناس'' (تعریفات)

ہر وہ چیز جو اللہ تعالی کے پاس ہو اس چیز کے ملنے کی فقط اللہ تعالی سے امید رکھنا اور ایسی چیز جو لوگوں کے پاس ہو اس سے ناامیدی اختیار کرنا توکل ہے۔اور اسے کامل یقین ہو کہ اسکے تمام معاملات کا فقط اللہ تعالی ہی کفیل ہے اور وہ شخص اللہ تعالی ہی کی طرف رجوع کرے۔اور غیر اللہ سے کسی قسم کی امید نہ رکھے وہ متوکل الی اللہ ہے۔(اللہ تعالی پر توکل کرنے والا)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بندے کے سامنے کھانا رکھا ہوا اور وہ بھوکا اور حاجتمند بھی ہو مگر کھانے کی طرف ہاتھ نہیں بڑھاتا اور متوکل ہونے کا دعوی کرتا ہے تو ایسا شخص اپنے قول میں کاذب (جھوٹا) ہے اسلیئے کہ اسباب کو ترک کرنا توکل نہیں کہلاتا بلکہ اسباب حاصل کرنے کے بعد اس کے نتیجہ کو اللہ تعالی کی ذات پاک پر چھوڑ دینا توکل کہلاتا ہے۔

نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ سید المتوکلین ہونے کے باوجود غار حرا میں کئی دنوں کا کھانا بھی ساتھ لے جاتے۔ میدان جنگ میں حفاظت کے لئے زرہ استعمال فرماتے، بیماریوں کے علاج کے لئے دوا کی تلقین بھی فرمائی اور اپنا علاج بھی کروایا اپنے ساتھ محافظ رکھتے اور خود مجاہدین کو ہتھیاروں کے ساتھ اپنی حفاظت کرنے کی تلقین فرماتے

"توفیق کی تعریف"

علامہ جرجانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

جعل اللہ فعل عبادہ موافقا بما یحبہ و یرضاہ. (التعریفات)

ترجمہ: اللہ تعالی کا اپنے بندے کے فعل کو اپنی محبت ورضا کے موافق بنانا توفیق کہلاتا ہے۔

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ توفیق کی تعریف اسطرح کرتے ہیں۔

اللہ تعالی کی اطاعت کے لئے اپنے اندر قدرت پیدا کرنا توفیق کہلاتا ہے۔

(تقویٰ کی تعریف)

"وھو صیانۃ النفس عما تستحق بہ العقوبۃ من فعل او ترک" (تعریفات)

اپنے نفس کو اس چیز سے بچانا کہ جسکے سبب وہ عذاب کا مستحق ہو جائے تقوی کہلاتا ہے۔

شریعت میں تقوی کا مطلب ہے اپنے نفس کو ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ رکھنا

اقسام: انوار التنزیل میں قاضی بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ تقوی کی تقسیم کرتے ہوئے لکھتے ہیں تقوی کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) قسم اول: یہ ہے کہ اپنے آپ کو دائمی عذاب سے محفوظ رکھنا ہے اور یہ قسم ترک کفر و شرک سے حاصل ہوتی ہے۔

(۲) قسم ثانی: اپنے آپ کو ہر قسم کے گناہ یعنی حرام کے ارتکاب اور ترک نماز و روزہ وغیرہ سے بچانا اور صغیرہ گناہوں سے محفوظ رکھنا ارتکاب مکروہ تحریمی اور ترک واجب سے بچانا اور ساتھ ہی مباحات (برائی) کے ارتکاب اور سنت مؤکدہ کے ترک سے اپنے آپ کو بچانا تقوی کی قسم ثانی ہے۔

(۳) قسم ثالث: انسان کا ہر اس چیز کو اپنانا جس کے سبب اسکی کامل توجہ ذات باری تعالی کی جانب رہے۔ یہی تقوی کا اعلی درجہ ہے۔ (انوار التنزیل)

(ایمان کی تعریف)

"الایمان فی اللغة التصدیق بالقلب وفی الشرع هو الاعتقاد بالقلب والاقرار باللسان" (تعریفات)

لغوی معنی: دل کیساتھ تصدیق کرنا۔

شرعی معنی: دل کے اعتقاد اور زبان سے اقرار کا نام ایمان ہے ایک تعریف یوں بھی کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و الوہیت اور سرکار دو عالم ﷺ کی رسالت و نبوت کی زبان و دل سے گواہی دینا ایمان کہلاتا ہے۔

ایمان کی ایک اور تعریف اسطرح بھی کی گئی ہے۔

کہ باطنی اعتقادات کا نام ایمان ہے اور ظاہری اعتقادات کا نام اسلام ہے۔

مثلاً زبان سے کلمہ پڑھنا اسلام کہلاتا ہے اور دل سے اس کا اعتقاد رکھنا ایمان ہے۔

(قرآن کی تعریف)

"هو المنزل على النبي ﷺ المنقول عنه بالتواتر المتعبد تلاوته المكتوب في المصحف"

ترجمہ: قرآن وہ کتاب ہے جو نبی کریم ﷺ پر نازل کی گئی اور نقل متواترہ کے ساتھ مصحف میں تحریر شدہ ہے اور اسکی تلاوت کرنا عبادت ہے۔

"حدیث قدسی"

"ما یرویه النبی ﷺ علی انه من کلام اللہ"

وہ حدیث پاک جسکو رسول اللہ ﷺ کلام اللہ کی حیثیت سے بیان فرمائیں۔

یعنی کلام اللہ تعالی کا ہو اور راوی رسول اللہ ﷺ ہوں۔

یا اس اسطرح بھی کہہ سکتے ہیں کہ جس میں قول کی نسبت اللہ تعالی کی طرف ہو۔

جیسے۔عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال یقول اللہ تعالی انا عند ظن عبدی

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ بندہ جیسا مجھ سے گمان کرتا ہے میں اسکے ساتھ ویسا ہی سلوک کرتا ہوں۔

مدینہ: اس حدیث پاک میں قول کی نسبت اللہ تعالی کی طرف ہے۔

قرآن اور حدیث قدسی میں فرق: قرآن اور حدیث قدسی میں درجہ ذیل صورتوں میں فرق ہے۔

(۱) قرآن کے الفاظ اور معانی دونوں اللہ تعالی کی طرف سے ہوتے ہیں لیکن حدیث قدسی کے معانی اللہ تعالی کی طرف سے ہیں اور الفاظ میں دو قول ہیں۔

(i) بعض کے نزدیک الفاظ بھی اللہ تعالی کی طرف سے ہوتے ہیں۔

(ii) بعض محدثین کے نزدیک الفاظ حضور نبی کریم ﷺ کے ہوتے ہیں۔

(۲) قرآن نبی کریم ﷺ کا معجزہ ہے جبکہ حدیث قدسی معجزہ نہیں۔

(۳) قرآن تواتر سے منقول ہے اور علم قطعی کا فائدہ دیتا ہے جب کہ حدیثِ قدسی اکثر علم ظنی کا فائدہ دیتی ہیں۔

(۴) قرآن میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہو سکتی جبکہ حدیث قدسی میں روایت بالمعنی (کلمات وحروف میں تبدیلی) جائز ہے۔

(۵) قرآن کی تلاوت نماز میں جائز جبکہ حدیثِ قدسی کی تلاوت حالت نماز میں جائز نہیں۔

(۶) جنبی، حیض ونفاس والی عورت قرآن کو نہیں چھو سکتے جبکہ حدیث قدسی کو چھونا جائز لیکن منافی ادب ضرور ہے۔

(حدیث کی تعریف)

رسول اللہ ﷺ صحابی رضی اللہ تعالی عنہ یا تابعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول وفعل یا تقریر کو حدیث کہتے ہیں۔

تقریر: سرکار دو عالم ﷺ کے سامنے کوئی کام کیا گیا اور آپ نے اس پر خاموشی اختیار فرمائی اسکو تقریر کہتے ہیں۔

حدیث کی اقسام: (۱) نسبت کے اعتبار سے حدیث کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) **مرفوع:** وہ حدیث پاک جس میں قول وفعل یا تقریر کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف ہو۔

مثال: عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ............

(۲) موقوف: وہ حدیث پاک جس میں قول وفعل یا تقریر کی نسبت صحابی کی طرف ہو۔

(۳) مقطوع: وہ حدیث پاک جس میں قول وفعل یا تقریر کی نسبت تابعی کی طرف ہو

(۲) مراتب کے اعتبار سے حدیث کی اقسام: اسکی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں۔

(۱) حدیث متواترہ: وہ حدیث جسکے اتنے کثیر راوی ہوں کہ جن کا جھوٹ پر جمع ہونا عقلاً محال ہو اور یہ کثرت ہر زمانے میں یکساں اور غیر معین رہے۔

جیسے حدیث "من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار"

ترجمہ: جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے یعنی میری طرف غلط بات منسوب کرے اسے چاہئے کہ وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

حکم: متواترہ سے علم یقینی (قطعی) حاصل ہوتا ہے لہٰذا اس حدیث کا انکار کرنا کفر ہے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "حدیث متواترہ کے انکار پر تکفیر کی جاتی ہے خواہ متواتر باللفظ ہو یا متواتر بالمعنی اور حدیث مشہور اگر جو کوئی اختلاف کرے تو مطلقاً کفر ہے اگرچہ حدیث آحاد بلکہ حدیث ضعیف ہی ہو۔ (بحوالہ فتاوی رضویہ)

(۲) حدیث صحیح: وہ حدیث پاک جسکے راوی کثیر تو نہ ہوں لیکن عادل، تام الضبط اور ثقہ (قابل بھروسہ) ہوں اور اس حدیث میں کوئی علت قادحہ (عیب دار) نہ ہو۔

(۳) حدیث حسن: وہ حدیث جسکے راوی تام الضبط تو نہ ہوں لیکن باقی تمام صفات حدیث صحیح والی ہوں اور اس ضبط کو تعدد طرق (دوسری حدیثوں) سے پورا کیا گیا۔

(۴) حدیث ضعیف: وہ حدیث جس میں صحیح حدیث کی بعض صفات مفقود ہو جائیں

اور دوسرے طرق سے یہ کمی پوری نہ ہو سکے۔

حکم: فضائل اعمال میں حدیث ضعیف معتبر ہے۔

(۵) موضوع: وہ حدیث کہ جس میں راوی پر حدیث نبوی میں جھوٹ بولنے کا طعن موجود ہو یعنی کوئی روایت اپنی طرف سے بیان کر کے اسکی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کر دے۔

حکم: حدیث موضوع سے کوئی حکم ثابت نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی اسکو بیان کرنا جائز ہے۔

(۳) تعداد رواۃ: (راوی کی جمع ہے) کے اعتبار سے حدیث کی اقسام۔

اس کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) مشہور: وہ حدیث پاک جسکے کسی مقام پر کم از کم تین راوی ہوں۔

(۲) عزیز: وہ حدیث پاک جسکے کسی مقام پر کم از کم دو راوی ہوں۔

(۳) غریب: وہ حدیث پاک جسکا کسی مقام پر کم از کم ایک راوی ہو۔

"تعداد احادیث"

(۱) احادیث صحیحہ اور غیر صحیحہ کی مجموعی تعداد سات لاکھ پچاس ہزار ہے۔

(۲) بغیر تکرار کے احادیث کی مجموعی تعداد پچاس ہزار ہے۔

(کتب احادیث کی اقسام)

کتب احادیث کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں۔

(۱) صحیح: وہ کتاب کہ جسکے مصنف نے صرف صحیح احادیث جمع کی ہوں

جیسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی کتابیں ''صحیح بخاری اور صحیح مسلم''

(۲) جامع: وہ کتاب کہ جس میں 8 عنوانوں کے تحت احادیث لائی گئی ہوں۔ عنوان مندرجہ ذیل ہیں (۱) آداب (۲) تفسیر (۳) سیر (۴) عقائد (۵) احکام (۶) فتن (۷) اشراط (۸) مناقب۔

جیسے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''جامع ترمذی''

(۳) سنن: وہ کتاب جس میں فقط احکام سے متعلق احادیث لائی جائیں۔

جیسے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''سنن ابی داؤد''

(۴) مسند: وہ کتاب جس میں ترتیب صحابہ کے اعتبار سے احادیث ہوں۔

جیسے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''مسند امام احمد''

(۵) معجم: وہ کتاب جس میں ترتیب شیوخ کے اعتبار سے احادیث ہوں۔

جیسے۔ امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''معجم طبرانی وغیرہ''

(۶) مستدرک: وہ کتاب جس میں مختلف ابواب کے تحت ان احادیث کو جمع کیا گیا ہو جو ان ابواب میں مصنف سے رہ گئی ہوں۔

جیسے۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''مستدرک''

(محدث کی تعریف)

حدیث کے معلم (استاد) کو محدث کہتے ہیں۔

(حافظ کی تعریف)

وہ شخص جسکو ایک لاکھ احادیث متون و اسناد سمیت حفظ ہوں اور راویوں کے احوال کہ ان پر جرح ہوئی یا یہ عادل ہیں محفوظ ہوں۔

جیسے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی، حافظ بدر الدین عینی وغیرہ

(حجۃ کی تعریف)

وہ شخص جسکو تین لاکھ احادیث متون و اسناد سمیت حفظ ہوں اور ان راویوں پر جرح ہوئی یا یہ عادل ہیں معلومات رکھتا ہو۔

جیسے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ۔

(حاکم کی تعریف)

وہ شخص جسکو تمام احادیث متناً وسنداً اور جرحاً وتعدیلاً حفظ ہوں۔

(صحابی کی تعریف)

"وھو من لقی النبی ﷺ مومنا به ومات علی الاسلام "

صحابی وہ شخص ہے جس نے حضور ﷺ سے (حیات ظاہری میں) ایمان کی حالت میں ملاقات کی ہو اور اسلام پر اسکی وفات ہوئی ہو۔

(تابعی کی تعریف)

"وھو من لقی الصحابی مومنا به ومات علی الاسلام "

تابعی وہ شخص ہے جس نے کسی صحابی سے (حیاتِ ظاہری میں) ایمان کی

حالت میں ملاقات کی ہو اور اسلام پر اس کی وفات ہوئی ہو۔

(ولی کی تعریف)

"الولی هو العارف باللّٰه وصفاته حسب مایمکن المواظب علی الطاعات المجتنب عن المعاصی المعرض عن الانهماک فی اللذات والشهوات"

(شرح عقائد نسفی)

وہ مسلمان جو اللہ تعالیٰ کی بقدر طاقت بشری ذات وصفات کا عارف (جاننے والا) ہو اور پابند شریعت ہو۔ لذات اور شہوات میں انہماک رکھنے سے پرہیز کرتا ہو۔

(تقلید کی تعریف)

"هو عبارة عن اتباع الانسان غيره فيمايقول او يفعل معتمداً للحقيقية فيه من غير نظر وتامل فی الدليل كان هذا المتبع جعل قول الغيره او فعله قلادة فی عنقه و عبارة عن قول الغير بلا حجة ولا دليل"

(تعریفات)

کسی کے قول وفعل کو اپنے اوپر یہ سمجھ کر کہ اس کا کلام اور اس کا کام ہمارے لئے حجت ہے۔ لازم شرعی تسلیم کرنا تقلید کہلاتا ہے۔

اقسام: تقلید کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) تقلیدِ شرعی (۲) تقلیدِ غیر شرعی۔

(۱) تقلیدِ شرعی: شرعی احکام میں کسی کی پیروی کرنا تقلیدِ شرعی ہے۔

مثلاً۔ نماز، روزہ، حج زکوٰۃ وغیرہ کے مسائل میں ائمہ اربعہ کی اطاعت کی جاتی

ہے۔

(۲) تقلیدِ غیر شرعی: افعال دنیوی میں کسی شخص کی پیروی کرنا۔

جیسے طبیب لوگ علم طب میں بوعلی سینا کی پیروی کرتے ہیں۔

تقلیدِ غیر شرعی کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) حرام (۲) جائز و مباح۔

(۱) تقلیدِ حرام: ایسے غیر شرعی افعال و اقوال جو شریعت سے متصادم (ٹکرانے والے) ہوں ان میں تقلید حرام ہے۔

(۲) جائز و مباح: اگر غیرِ شرعی افعال و اقوال اسلام کے مخالف نہ ہوں تو ان میں تقلید جائز ہے۔

شرعی مسائل کی اقسام: انکی دو قسمیں ہیں (۱) عقائد (۲) احکام

(۱) عقائد: وہ احکام شرعی جو قرآن و حدیث متواترہ سے صراحتا ثابت ہوں۔ ان میں اجتہاد کا کوئی دخل نہ ہو ان میں تقلید جائز نہیں۔

جیسے۔ توحید و رسالت جنت و دوزخ جزاء سزا وغیرہ

ان مسائل میں یہ نہیں کہہ سکتے کہ امام ابوحنیفہ کے بتانے سے توحید و رسالت وغیرہ کو مانا ہے۔ بلکہ یہ کہنا پڑیگا کہ دلائل سے جانا۔

(۲) احکام: وہ احکام جو قرآن و حدیث سے غور و تفکر کے بعد نکالے جائیں۔

جیسے ارشاد باری تعالٰی ہے "وامسحوا برؤسکم" اور اپنے سروں کا مسح کرو اس آیت کریمہ میں اجمال ہے کہ مقدارِ مسح کیا ہے۔

لہذا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے غور تفکر کے بعد چوتھائی سر کا مسح فرض قرار پایا۔

(اجتہاد کی تعریف)

"فی الاصطلاح استفراغ الفقیه الوسع لیحصل له ظن بحکم شرعی و بذل المجهول فی طلب المقصود من جهة الاستدلال"

(تعریفات)

شرعی معنی: فقیہ کا کسی حکم شرعی کے حصول اور دلائل کیساتھ مقصود کو طلب کرنے کے لئے اپنی علمی صلاحیتوں کو صرف کرنا اجتہاد کہلاتا ہے۔

(مجتہد کی تعریف)

وہ شخص کہ جس کے اندر اتنی علمی لیاقت ہو کہ قرآن کے رموز و ارشادات کو جان سکے قرآن سے مسائل نکال سکے علم صرف ونحو وغیرہ پر عبور رکھتا ہو۔ ناسخ منسوخ آیات و احادیث کا مکمل علم رکھتا ہو شرعی احکام کی تمام آیات کو جانتا ہو۔ مجتہد کہلاتا ہے۔

مجتہدین کے طبقات: مجتہدین کے چھ طبقات ہیں۔

(۱) مجتہد فی الشرع (۲) مجتہد فی المذہب (۳) مجتہد فی المسائل (۴) اصحاب التخریج (۵) اصحاب الترجیح (۶) اصحاب التمیز۔

(۱) مجتہد فی الشرع: وہ نفوس قدسیہ جنھوں نے اجتہاد کے قواعد بنائے۔

جیسے امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ۔

(۲) مجتہد فی المذہب: وہ فقہاء کرام جو ان قواعد میں تقلید کرتے ہیں اور ان اصول و

قواعد سے مسائل شرعیہ اخذ کرتے ہیں۔ جیسے امام یوسف، امام محمد، امام زفر رحمھم اللہ وغیرہ
یہ قواعد میں امام اعظم ابوحنیفہ کی تقلید کرتے ہیں۔
(۳) مجتہد فی المسائل: وہ علماء کرام جو قواعد و مسائل شرعیہ میں تقلید کرتے ہیں اور وہ
مسائل جن کے متعلق ائمہ مجتہدین کی تصریح (وضاحت) نہ ملی ہو انہیں قرآن و سنت
وغیرہ سے نکال سکتے ہیں جیسے امام طحاوی، شمس الائمہ سرخسی وغیرہ۔
(۴) اصحاب ترجیح: وہ حضرات جو اجتھاد تو نہ کر سکتے ہوں لیکن ائمہ کرام کے مجمل قول
(وضاحت طلب قول) کی وضاحت کر سکتے ہوں۔ جیسے امام کرخی وغیرہ۔
(۵) اصحاب التخریج: وہ بزرگان دین جو امام ابوحنیفہ کی بعض روایات میں سے بعض کو
ترجیح دے سکتے ہیں۔ یعنی کسی مسئلہ میں امام ابوحنیفہ کے دو مختلف قول تھے۔ تو ان میں جسکو
ترجیح دینا ہو وہ یہ کر سکتے ہیں۔

جیسے۔ صاحب ھدائیہ و صاحبِ قدوری۔

(۶) اصحاب تمیز: وہ حضرات جو قوی اور ضعیف قول، مفتی بہ وغیر مفتی بہ قول
میں امتیاز کر سکتے ہوں۔

جیسے۔ صاحب درمختار، صاحب کنز الدقائق۔

"(علم کی تعریف)"

"العلم هو حصول صورة الشیء فی العقل"

کسی شئے کی صورت کا عقل (ذھن) میں حاصل ہونا علم کہلاتا ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں علم کی دو قسمیں ہیں
(۱) خواص کا علم (۲) عوام کا علم۔
(۱) خواص کا علم: احکام شریعہ، قرآن پاک کی واضح عبارت، دلالات، اشارات وغیرہ کا جاننا اور علم حدیث، قیاس کا علم و شرائط اور روزمرہ کے پیش آنے والے مسائل کا قرآن وسنت سے حل عوام الناس کو بتانا۔ یہ خواصین کا علم ہے۔
(۲) عوام کا علم: فرائض وواجبات اور حرام و مکروہ چیزوں کا علم رکھنا عوام الناس کے لئے ضروری ہے۔

(احکام شریعت)

احکام شریعت تیرہ ہیں۔

(فرض اعتقادی کی تعریف)

وہ فرض ہے جسکا ثبوت دلیل قطعی سے ہو یعنی ایسی دلیل کہ جس میں کوئی شک وشبہ نہ ہو جیسے قرآن پاک اور حدیث متواترہ۔
ان دونوں سے علم قطعی حاصل ہوتا ہے۔
مثلاً۔ نماز، روزہ، حج، زکوۃ وغیرہ
حکم (۱): جو شخص فرض اعتقادی کا منکر ہو احناف (حنفیوں) کے نزدیک وہ کافر ہے۔ جیسے کوئی شخص نماز، روزہ کی فرضیت کا انکار کردے۔
(۲) جو شخص اس فرض کو بلا عذر جان بوجھ کر ایک مرتبہ بھی ترک کردے وہ فاسق وفاجر اور

مستحق عذاب نار ہے۔

جیسے نماز، روزہ، کو جان بوجھ کر قضاء کر دینا۔

(۲) (فرض عملی کی تعریف)

وہ فرض جو دلیل قطعی سے تو ثابت نہ ہو مگر مجتہد کی نظر میں دلائل شرعیہ سے اسکا ثبوت ایسا یقینی ہو کہ اسے ادا کیے بغیر انسان بری الزمہ نہ ہو۔ جیسے چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

حکم: (۱) بغیر کسی وجہ کے اسکا انکار کرنا موجبِ فسق وگمراہی ہے اہلِ علم میں سے اگر کوئی اسکا دلائل کیساتھ انکار کر دے تو اسکے لئے جائز ہے۔

مثلاً چوتھائی سر کا مسح احناف کے نزدیک فرض ہے جبکہ شوافع (امام شافعی کے پیروکار) اسکا دلائل شرعیہ کیساتھ رد کر کے ایک بال کے مسح کو فرض قرار دیتے ہیں۔

(واجب اعتقادی کی تعریف)

وہ واجب ہے کہ جسکا ضروری ولازم ہونا دلیل ظنی سے ثابت ہو اسکی دو قسمیں ہیں (۱) فرض عملی (۲) واجب عملی

(۲) واجب عملی کی تعریف: وہ واجب کہ جسکے ادا کیے بغیر بری الزمہ ہونے کا احتمال ہو مگر ظن غالب اس کے ضروری ہونے پر ہے اگر کسی عبادت میں اس کا بجالانا درکار ہو تو اسکے ادا کیے بغیر عبادت ناقص رہے گی۔ بحر حال ادا ہو جائیگی۔ مجتہد دلیل شرعی سے اس کا انکار کرسکتا ہے۔ واجب کا ایک بار بھی جان بوجھ کر چھوڑ دینا گناہ صغیرہ اور ترک پر اصرار کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

(سنت مؤکدہ کی تعریف)

وہ سنت کہ جس پر سرکار دو عالم ﷺ نے ہمیشگی اختیار فرمائی ہو۔ لیکن کبھی کبھی ترک بھی فرمایا ہو۔

حکم: (۱) اسکا بلا عذر ترک کرنا اسائت (برائی) اور ادا کرنا موجب ثواب ہے۔

(۲) کبھی کبھار ترک پر عتاب (ڈانٹ ڈپٹ) ہے۔ اور ترک پر عادت بنالینا موجب عذاب ہے۔

(سنت غیر مؤکدہ کی تعریف)

عندالشرع اسکا ترک کرنا ناپسندیدہ ہے مگر اس پر عذاب نہیں۔

حکم: اسکی ادائیگی پر ثواب ہے اور عدم ادائیگی پر عذاب نہیں چاہے ترک کرنا عادتا ہو۔

(مستحب کی تعریف)

عندالشرع پسندیدہ ہے اور ترک پر ناپسندیدگی بھی نہیں چاہے سرکار دو عالم ﷺ نے کیا ہو یا نہ کیا ہو۔

حکم: اسکا ادا کرنا کار ثواب اور ترک پر کچھ بھی نہیں۔

(مباح)

جسکی ادائیگی اور عدم ادائیگی دونوں یکساں ہوں۔ یعنی نہ ثواب نہ گناہ۔

(حرام قطعی)

یہ فرض کا مقابل ہے۔

حکم: اسکا جان بوجھ کر ارتکاب کرنا گناہ کبیرہ ہے اس سے اجتناب (بچنا) فرض ہے اور اس سے بچنے پر ثواب ہے۔ جیسے بلا عذر نماز ترک کر دینا۔

(مکروہ تحریمی)

یہ واجب کا مقابل ہے۔

حکم: اس کے ارتکاب سے عبادت ناقص رہتی ہے اور اسکا مرتکب (کرنے والا) گناہ گار ہوتا ہے۔

یاد رہے کہ اسکا کرنا حرام سے کم ہے لیکن چند بار کرنے سے گناہ کبیرہ بن جاتا ہے۔ جیسے داڑھی منڈانا۔

اساءت (برائی)

یہ سنت مؤکدہ کے مقابل ہے۔

حکم: اسکا کرنا برا ہے کبھی کبھار کرنے والا مستحق عتاب (ڈانٹ ڈپٹ) اور ہمیشگی کرنے والا مستحق عذاب نار ہے۔ جیسے کھڑے ہو کر پیشاب و پاخانہ کرنا۔

(مکروہ تنزیہی)

یہ سنت غیر مؤکدہ کے مقابل ہے۔

حکم: اسکا کرنا شریعت کو ناپسند ہے مگر اسکا مرتکب مستحق عذاب نہیں جیسے عصر و عشاء کی چار

سنتیں ترک کرنا۔

(خلاف اولیٰ)

اسکانہ کرنا بہتر ہے اگر مرتکب ہوا تو کچھ نہیں۔ یہ مستحب کا مقابل ہے۔

جیسے: زیادہ ہنسا

مدنیہ: فقہاء کرام کے نزدیک جب فقط مکروہ بولا جائے تو اس سے مکروہ تحریمی مراد ہوتا ہے

(فرض کفایہ)

وہ فرض ہے کہ بعض لوگوں کی ادائیگی سے سب بری الذمہ ہو جائیں۔ اور اگر کسی ایک نے بھی ادا نہ کیا تو سب گناہ گار ہوئے اس میں وقت کی تعیین نہیں ہوتی۔ جیسے۔ نماز جنازہ۔

(سنت کی تعریف)

علامہ سید جرجانی رحمۃ اللہ سنت کی تعریف میں لکھتے ہیں۔

السنة فی اللغة :الطریقة مرفیة کانت او غیر مرتفیه والعادة

وفی الشریعة:هی الطریقة المسلوكة فی الدین من غیر افتراض وجوب

فالنسة ما واظب النبی علیها مع الترک احیانا فان کانت المواظبة

المذکورةعلی سبیل العادةفسنن الهدی وان کانت علی سبیل العادة

فسنن الزوائد فسنةالهدی ما یکون اقا متها تکمیلا للدین وهی التی

تتعلق بتر کها کراهة او ساء ة.

والسنة الزوائد :هی التی اخذ ها هدی ای اقامتها حسنة ولا

يتعلق بتركها كراهة ولا اسائة كسير النبی فی قيامه و قعوده ولباسه واكله . (تعریفات)

لغوی معنی: سنت کالغوی معنی ہے طریقہ چاہے وہ طریقہ پسندیدہ ہو یا ناپسندیدہ۔

شرعی معنی: ایسا طریقہ جو دین میں رائج کیا گیا ہو اور نہ تو وہ فرض ہو اور نہ واجب لہذا نبی کریم ﷺ نے جس کو ہمیشہ اختیار کیا اور کبھی کبھی ترک بھی فرمایا۔ سنت کہلاتا ہے۔

اقسام: سنت کی دو قسمیں ہیں (۱) سنت ھدٰی (سنت مؤکدہ)

(۲) سنت زوائد (غیر موکدہ)

(۱) سنتِ ھُدٰی: وہ کام کہ جس پر رسول اللہ ﷺ نے بطور عبادت ہیشگی اختیار فرمائی ہو۔ جیسے ایک مٹھی داڑھی رکھنا، فرض نماز کیلئے جماعت قائم کرنا۔

(۲) سنتِ زوائد: وہ کام کہ جس پر رسول اللہ ﷺ نے بطورِ عادت ہیشگی اختیار فرمائی ہو۔

مثال: جیسے سرکار دو عالم ﷺ کا کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، لباس پہننا وغیرہ۔

حکم: (۱) تکمیل دین کے لئے سنتِ ھدٰی کا ادا کرنا ضروری ہوتا ہے اسکا ترک موجب کراھیت و اساءت (برائی) ہے۔

(۲) سنتِ زوائد پر عمل کرنا کارِ ثواب اور اسکا ترک کرنا نہ تو موجبِ کراھیت ہے اور نہ ہی موجب اساءت ہے۔

(نفل کی تعریف)

"وفي الشرع اسم لما شرع زيادة على الفرائض والواجبات فهو المسمى بالمندوب والمستحب والتطوع"

شرعی معنی: وہ فعل جو فرائض وواجبات پر زیادہ کیا گیا ہو اور اسکا ارتکاب افضل ومستحب ہو اور اسکے ترک پر کوئی کراھیت (ناپسندیدگی) واساءت (برائی) نہ ہو۔

مدینہ: نفل چونکہ عبادت پر زائد ہوتے ہیں اس لئے ان کو نفل کہتے ہیں۔

(چند فقہی اصطلاحات)

(شیخین)

احناف کے نزدیک شیخین سے مراد حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام ابو یوسف رحمهما اللہ کی ذات گرامی ہیں۔

(صاحبین)

اس سے مراد امام ابویوسف اور امام محمد رحمهما اللہ ہیں۔

(طرفین)

ان سے امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمهما اللہ مراد ہوتے ہیں۔

(ائمہ اربعہ)

ان سے مراد چار مشہور مسالک کے بانی (۱) حضرت امام احمد بن حنبل (۲) حضرت امام شافعی (۳) حضرت امام مالک (۴) حضرت امام ابوحنیفہ رحمہم

اللہ ہیں۔

(أئمہ ثلاثہ)

اسکی دوصورتیں ہیں (۱) جب مطلقا ائمہ ثلاثہ بولا جائے تو اس سے امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اورامام محمد رحمہم اللہ مراد ہوں گے۔

(۲) جب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مقابلہ میں ائمہ ثلاثہ بولا جائے تو اس سے مراد حضرت امام شافعی، حضرت امام مالک اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمھم اللہ ہوں گے۔

(شیخین)

(۱) اہل سیر جب شیخین کا لفظ بولیں تو اس سے مراد حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہما ہوتے ہیں۔

(۲) فقہاء احناف کے نزدیک اس سے مراد حضرت امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ ہوتے ہیں۔

(۳) محدثین کی اصطلاح میں اس سے مراد امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ ہوتے ہیں۔

(متقدمین)

متقدمین سے مراد وہ فقہاء کرام ہیں جو امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے زمانہ میں ہوں اوران تینوں سے فیوض وبرکاۃ حاصل کی ہوں

(متاخرین)

وہ فقہاء کرام جوان تینوں کے ہم زمانہ اور فیض یافتہ نہ ہوں۔

مدینہ: ایک قول یہ ہے کہ تیسری صدی سے پہلے تک کے علماء کرام کو متقدمین کہتے ہیں تیسری صدی کی ابتداء سے متاخرین کا زمانہ شروع ہوتا ہے۔

(اجماع کی تعریف)

"فی اللغة العزم والاتفاق وفی الاصطلاح اتفاق المجتهدین من امت محمد علیه الصلوة والسلام فی عصر علی امر الدین"

لغوی معنی: عزم اور اتفاق۔

اصطلاحی معنی: سرکار دو عالم ﷺ کی امت کے ہم زمانہ مجتہدین کا کسی دینی معاملے پر اتفاق کرنا اجماع کہلاتا ہے۔

(عمل کثیر کی تعریف)

نماز کے اندر کوئی ایسا فعل کرنا کہ دور سے دیکھنے والا یہ گمان کرنے کہ یہ نماز میں نہیں ہے بشرطیکہ وہ عمل اصلاح نماز کے لئے نہ ہو۔

عمل کثیر کی دو قسمیں ہیں۔(۱) اختیاری (۲) غیر اختیاری۔

(۱) اختیاری: جیسے جان بوجھ کر سر پر دوران نماز کنگھا کرنا۔

(۲) غیر اختیاری: جیسے دھکے کیوجہ سے نمازی کا تین قدم سے زیادہ اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔

حکم: دونوں صورتوں میں نماز ٹوٹ جائیگی اس لیے کہ یہ عمل کثیر اصلاح نماز کیلئے نہیں اگر

عمل کثیر اصلاح نماز کیلئے ہو تو اس سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ جیسے دوران نماز بے وضو ہو جانے کی صورت میں اگر کوئی وضو کرنے چلا گیا تو اسکی نماز باطل نہیں ہو گی۔ حالانکہ دور سے دیکھنے والا اسے نماز سے باہر تصور کرے گا۔

”(ذبح کی تعریف)“ (قربانی)

جانور کے گلے میں کچھ رگیں ہوتی ہیں ان رگوں کے کاٹنے کو ذبح کہتے ہیں اور جانور کو ذبیحہ کہتے ہیں رگیں چار ہیں (۱) حلقوم (۲) مری (۳-۴) ودجین

(۱) حلقوم: وہ نالی جس میں سانس آتی جاتی ہے۔

(۲) مری: اس سے کھانا پانی اترتا ہے۔

(۳) ودجین: حلقوم اور مری کے ارد گرد دو رگیں ہوتی ہیں جن میں خون رواں ہوتا ہے۔

اقسام: ذبح کی مندرجہ ذیل دو قسمیں ہوتی ہیں (۱) اضطراری (۲) اختیاری

(۱) ذبح اختیاری: جب کوئی مسلمان شخص جانور کے گلے پر چھری پھیرنے پر قادر ہو اور بسم اللہ پڑھ کر اس جانور کو ذبح کر سکے۔ ذکاۃِ اختیاری کہلاتا ہے۔

(۲) ذکاۃ اضطراری: اگر مسلمان جانور کے گلے پر چھری پھیر کر ذبح نہ کر سکتا ہو تو کسی آلہ کے ذریعے اسے ضرب لگا کر خون نکال لے۔ ذکاۃ اضطراری کہلاتا ہے۔

مثال: کوئی وحشی جانور گرفت میں نہ آسکتا ہو۔ یا کوئی پالتو جانور بھاگ جاتا ہو اور اس پر گرفت نہ ہو سکے۔ یا جانور کے مرنے کا خطرہ ہو۔ یا یہ اکیلا ہے اور ذبح پر قادر نہیں اور جانور مرنے کے قریب ہو۔ یا آلہ ذبح میسر نہ آسکے۔ تو ایسی صورتوں میں کسی ایسے آلہ

کے ساتھ جو ذبح کیلئے استعمال نہ کیا جاتا ہو جیسے نیزہ، تیر یا تلوار یا کوئی نوکدار پتھر ولوہا وغیرہ جانور کے اندر گھونپ کر خون بہادے تو جانور حلال ہو جائیگا۔

"قربانی کی تعریف"

"وهو في الشرع لحيوان مخصوص بسن مخصوص يذبح بنية القرب في يوم مخصوص عند وجود شرائطها وسببها" "فتاوی عالمگیری"

قربانی کی شرعی تعریف یہ ہے کہ مخصوص عمر کے مخصوص جانور کو مخصوص دن میں تمام اسباب وشرائط کے وجود کے وقت اللہ تعالی کا تقرب حاصل کرنے کی نیت سے ذبح کرنا قربانی کہلاتا ہے۔

شرائط: قربانی کی مندرجہ ذیل تین اقسام ہیں۔

(۱) غنی اور فقیر دونوں پر واجب: مثلاً قربانی کی منت مانی کہ فلاں کام ہوا تو اللہ تعالی کے لئے بکری وغیرہ کی قربانی کرونگا۔

(۲) فقیر پر واجب غنی پر نہیں: فقیر نے قربانی کے لئے جانور خریدا تو اس پر اسکی قربانی کرنا واجب ہو جائیگی۔ اور اگر غنی خریدتا تو اس پر واجب نہ ہوتی۔

(۳) غنی پر واجب فقیر پر نہیں: مثلاً عید قربانی کہ اس عید پر غنی کیلئے جانور کی قربانی کرنا واجب ہے۔ فقیر پر نہیں۔

"(مالک نصاب)"

جس شخص کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی ہو یا اتنی ہی مالیت کی رقم یا مال تجارت ہو یا اتنی مالیت کا ایسا سامان ہو جو حاجتِ اصلیہ کے علاوہ ہو اسے مالک نصاب کہتے ہیں۔

مدینہ: مالک نصاب کو غنی بھی کہتے ہیں۔ اور جس شخص کے پاس مذکورہ بالا نصاب نہ ہو اسے فقیر کہتے ہیں۔

"(حاجتِ اصلیہ)"

وہ اشیاء کہ جن کی عام طور پر انسان کو ضرورت ہوتی ہے اور ان اشیاء کے مفقود ہونے کے وقت اسکا گزر بسر تنگی و دشواری کے ساتھ ہو۔

مثلاً: پہننے کے کپڑے۔ رہنے کے لئے مکان، دینی کتابیں یا گھریلو استعمال کے برتن وغیرہ ان کو حاجتِ اصلیہ کہتے ہیں۔

"(فقیر، مسکین کی تعریف)"

الفقیر من له ادنی شی والمسکین من لا شی له (تعریفت)

(۱) فقیر: وہ شخص کہ جس کے پاس کچھ مال ہو مگر بقدر نصاب نہ ہو یا بقدر نصاب تو ہو مگر وہ نصاب غیر نامی ہو (بڑھنے والا نہ ہو)۔ اور یہ شخص ضروریات زندگی میں گھرا ہوا ہو۔

(۲) مسکین: وہ شخص کہ اسکے پاس کوئی چیز نہ ہو۔ نہ برتن ڈھانپنے کو کپڑا ہو اور نہ ہی نان نفقہ پر قادر ہو مسکین فقیر سے زیادہ خستہ حال ہوتا ہے

("یتیم کی تعریف")

"ھوالمنفرد عن الاب لان نفقته علیه لا علی الام وفی البھائم
الیتیم ھو المنفرد عن الام لان اللبن والا طعمة منھا" (تعریفات)

ایسا نابالغ انسان کہ جسکا باپ فوت ہوگیا ہو کیونکہ اسکا نان نفقہ باپ پر ہوتا ہے اور جانوروں میں یتیم وہ ہے جسکی ماں مرجائے کیونکہ اسکا دودھ اور کھانا ماں کی طرف سے ہوتا ہے۔

("شہادت کی تعریف")

"الشھادة اخبار صدق لاثبات حق بلفظ الشھادة فی مجلس القضا" (فتح القدیر)

کسی شخص کے حق کو ثابت کرنے کیلئے مجلس قضا کے اندر شہادت کے لفظ "اشھد" (میں گواہی دیتا ہوں) کے ساتھ خبر صادق بیان کرنا شہادت کہلاتا ہے۔

اقسام: شہادت کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) عینی شہادت (۲) سمعی شہادت (۳) شہادت علی الشہادت۔

(۱) عینی شہادت: گواہ کا آنکھوں دیکھا حال بیان کرنا شہادت عینی ہے۔

(۲) سمعی شہادت: سنی ہوئی بات کی گواہی دینا شہادت سمعی ہے۔

(۳) شہادت علی الشہادت: اصل گواہ کسی دوسرے شخص کو اپنی شہادت پر گواھی دینے والا بنائے اس صورت میں گواہ ثانی، گواہ اول کی شہادت دے سکتا ہے۔

نصاب شہادت کی اقسام:

(۱) شہادتِ زناء: اس شہادت میں چار عادل مردوں کی گواہی معتبر ہے۔

(۲) دیگر حدود میں شہادت: اس میں دو مردوں کی گواہی معتبر ہے۔

(۳) عورتوں کے عیوب سے متعلق امور پر شہادت۔

(۱) وہ امور کہ جن پر مرد مطلع نہیں ہو سکتے ان میں ایک عادلہ عورت کی گواہی قبول کی جائیگی۔

(۲) عورتوں کے وہ امور جن پر مرد مطلع ہوں (بغیر حدود کی شہادت کے) اس میں دو عادل مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت قبول کی جائیگی۔

"(یمین کی تعریف)" (قسم کھانا)

لغوی معنی: قدرت اور قوت۔

اصطلاحی: "الیمین تحقیق ما یجب وجوده بذکر الله تعالی والتزام المکلف قربة"

جب کسی شئے کا وجود اپنے اوپر لازم کرنا ہو تو اس کو اللہ تعالیٰ کے ذکر کیساتھ پختہ کرنا قسم کہلاتا ہے۔

اقسام: قسم کی تین قسمیں ہیں (۱) غموس (۲) لغو (۳) منعقدہ۔

(۱) غموس: جان بوجھ کر کسی گزشتہ چیز کی قسم کھائی مثلاً کہا کہ خدا کی قسم فلاں بندے نے کھانا کھالیا ہے۔ لیکن اس نے ابھی کھانا نہیں کھایا۔ اور یہ جانتا تھا کہ اس نے نہیں کھایا

ایسی قسم کو غموس کہتے ہیں۔

حکم: غموس میں سخت گناہ گار ہوگا اور توبہ استغفار کرے مگر اس قسم پر کفارہ نہیں۔

(۲) لغو: وہ قسم ہے کہ کوئی شخص اپنے خیال میں تو سچی قسم کھائے لیکن حقیقت میں وہ جھوٹی تھی۔

مثلاً: ایک طالب علم نے دوسرے طالب علم سے کہا کہ زید مدرسہ آیا ہے؟ دوسرے نے زید کی عدم موجودگی کا گمان کر کے کہا، نہیں آیا۔ حالانکہ وہ آچکا تھا اسے لغو کہتے ہیں

حکم: اس قسم میں نہ گناہ ہے نہ کفارہ۔

(۳) منعقدہ: کسی نے زمانہ مستقبل کی قسم کھائی۔ مثلاً کہا خدا کی قسم کل روزہ رکھوں گا اسکو منعقدہ کہتے ہیں

حکم: اس قسم کا حکم یہ ہے کہ اگر توڑ دی تو کفارہ ادا کرنا واجب ہو جائیگا۔

قسم کی تقسیم نمبر 2: (۱) اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کی قسم (۲) غیر اللہ کی قسم

(۱) اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کی قسم: اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کی قسم کھانے سے قسم منعقد ہو جائیگی۔ مثلاً کہا اللہ کی قسم۔ خدا کی قسم۔ رحمٰن ورحیم کی قسم۔

صفات کی مثال: کلام اللہ کی قسم، قرآن کی قسم، کبریا کی قسم، اللہ کی بزرگی کی قسم، اللہ کی واحدانیت کی قسم۔

غیر اللہ کی قسم: غیر اللہ کی قسم کھانے سے قسم منعقد نہیں ہوتی اور نہ ہی اس پر کفارہ ہے۔

مثال: رسول اللہ ﷺ کی قسم، کعبہ کی قسم، عرش کی قسم، مکہ و مدینہ کی قسم، ماں باپ کی قسم

،جوانی کی قسم،محبوب کی قسم وغیرہ۔

"(صدق ، کذب کی تعریف)"

صدق: "مطابقة الحکم للواقع" (تعریفات)

قائل کے قول کا واقعہ (یعنی ظاہر) کے مطابق ہونا صدق کہلاتا ہے۔

کذب: قائل کا قول واقع کے مطابق نہ ہو۔ چاہے قول عملاً ہو یا سہواً ہو جھوٹ کہلاتا ہے

کذب کی اقسام: احیاء العلوم میں جھوٹ کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں۔

(۱) مباح: ایسا نیک مقصد کہ جسکا حصول فقط جھوٹ سے ہو اور وہ مقصد مباح ہو۔ تو اس مقصد کے حصول کے لئے جھوٹ بولنا مباح ہے۔

(۲) حرام: ایسا نیک مقصد کہ جو سچ اور جھوٹ دونوں سے حاصل ہو سکتا ہو ایسے مقام پر جھوٹ بولنا حرام ہے۔

(۲) واجب: اگر کسی نیک مقصد کا حصول فقط جھوٹ بولنے سے ہو اور وہ مقصد واجب ہو تو ایسے مقام پر جھوٹ بولنا واجب ہے مثلاً کوئی ظالم کسی مظلوم بے گناہ کو قتل کرنا چاہتا ہے اور یہ جانتا ہے کہ جھوٹ بول کر اسکی جان بچ سکتی ہے تو جھوٹ بولنا واجب۔

("دیت کی تعریف")

"المال الذی ھو بدل النفس"

(تعریفات)

مقتول کے ورثاء کو مقتول کی جان کے بدلے جو مال دیا جائے دیت کہلاتا ہے

مسلمان مقتول دو حال سے خالی نہیں کہ اسکے ورثاء کافر ہیں یا مسلمان۔ اگر مسلمان مقتول کے ورثاء کافر ہوں تو ان کو دیت نہیں دی جائیگی۔ اور اگر ورثاء مسلمان ہوں تو اب دیت ادا کی جائیگی۔

"(وکیل)"

"ھو الذی یتصرف لغیرہ مو کلہ" (تعریفات)

ترجمہ: وہ شخص جو اپنے غیر میں تصرف کرے یا وہ شخص کہ عاجز آدمی اپنا کام اسکے سپرد کر دے۔

"(حجر کی تعریف)"

لغوی معنی روکنا یا منع کرنا: "وفی الاصطلاح: منع نفاذ تصرف قولی لا فعلی لصغر ورق و جنون"

اصطلاحی معنی: نابالغ بچہ یا مجنوں کو ولی یعنی سر پرست یا قاضی کی طرف سے تصرف قولی روک لینا حجر کہلاتا ہے۔ تصرف قولی سے مراد کسی قسم کی بیع کرنا یا کسی چیز کو ھبہ کرنا ہے

"(عصبہ کی تعریف)"

میت کا وہ رشتہ دار جو اسکے رگ و پے میں شریک ہو اور اسی میں عیب و نقص کیوجہ سے خاندان پہ حرج آئے۔ عصبہ کہلاتا ہے

اقسام: درجہ کے اعتبار سے سب سے قریبی درجہ لڑکے کا۔ اسکے بعد پوتے کا اسکے بعد والد کا پھر دادا پھر اس شخص کے مرنے کے بعد بھائی کا پھر دادا کے وہ لڑکے جو مرنے والے

کے چچا ہوں پھر دادا کے والد کے لڑکے اسکے بعد اگر بھائی درجہ کے اعتبار سے مساوی ہوں تو ان بھائیوں میں زیادہ حقدار وہ بھائی ہوگا جو والدین کی طرف سے میت کا بھائی قرار پائے یعنی حقیقی بھائی باپ شریک بھائی کے مقابلہ میں زیادہ ترکہ کا مستحق قرار پائیگا۔

(" غصب کی تعریف ")

الغصب فی اللغة عبارة عن اخذاشی من الغیر علی سبیل التغلب للاستعمال فیه من اهل اللغت و فی الشریعة اخذ مال متقوم محترم بغیر اذن المالک علی وجه یذیل یده

مال متقوم (قیمت والا مال) محترم سے جائز قبضہ اٹھا کر ناجائز قبضہ کر لینا غصب کہلاتا ہے بشرطیکہ یہ قبضہ خفیۃً (پوشیدہ) نہ ہو۔

غاصب: قبضہ کرنے والے کو کہتے ہیں۔

مغصوب منہ: جس کی چیز پر قبضہ کیا جائے۔

مغصوب: جس چیز پر قبضہ کیا جائے۔

مدینہ: یاد رہے کہ وہ چیز جس پر ناجائز قبضہ ہو مگر جائز قبضہ کو ہٹا کر نہ ہوا وہ غصب نہیں کہلائے گا۔ مثلاً ایسی چیز غصب کی کہ اس میں کچھ زیادتی پیدا ہوگئی۔ جیسے کسی کی بکری غصب کی غصب کے بعد اسی سے بچہ پیدا ہوا۔ اس زائد (بچہ) کو غصب نہیں کہا جائیگا۔ علی ھذا القیاس۔

حکم: (۱) اگر غاصب جانتا ہے کہ دوسرے کا مال ہے اس کے باوجود غصب کر لیا تو سخت

گناہ گار ہوا اب اگر مغصوبہ چیز موجود ہو تو مالک کو واپس کرے اگر ضائع ہو گئی یا گم ہو گئی تو تاوان ادا کرے۔

"(مداھنت و مدارات کی تعریف)"

والفرق بین المداھنة المنھیة والمدارات الماموذة ان المداھنة فی الشریعة ان یرا منکرا او یقدر علی و ضعه ولم یرفع حفظا لجانب مرتکبه او جانب غیره لخوف وطمع اوالا ستحیاء منه او قلة مبالات فی الدین والمدارات وموافقه بترک حظ نفسه و حق یتعلق بماله و عرضه فیسکت عنه دفعا للشرع ووقوع ضرر منه و مجلمه ان المداھنة انما تکون فی الباطل مع الاذای والمدارات فی امر حق مع الاحیاء . (مرقاة)

مداھنت و مدارات میں فرق یہ ہے کہ مداھنت کا معنی شرعی یہ ہے کہ کوئی شخص برائی دیکھے اور اس برائی کو روکنے پر قدرت بھی رکھتا ہو۔ لیکن برائی کا ارتکاب کرنے والے کی طرفداری کی بناء پر یا خوف وطمع کی بناء پر یا دینی بے رغبتی کی وجہ سے اس برائی کو نہ روکے مداھنت کہلاتا ہے۔

مدارات: اپنی مال و جان یا عزت و ناموس کی حفاظت کیلئے یا نقصان سے بچنے کیلئے خاموشی اختیار کرنا مدارات ہے۔

حاصل کلام یہ کہ مداھنت یہ ہے کہ کسی فعلِ باطل میں برے لوگوں کی حمایت

کرنا اور دین دار لوگوں کے حقوق کے تحفظ کیلئے نرمی اختیار کرنا مدارات ہے۔

"حیض کی تعریف"

"فی اللغة السیلان :وفی الشرع عبارة عن الدم الذی نیففه رحم بالغة سلمة عن الداء والصغر"

لغوی معنی: بہنا۔

اصطلاحی تعریف: ایسا خون کہ جسے عورت کے بالغ ہونے کے بعد اس عورت کا رحم پھینکے حیض کہلاتا ہے۔ اسکے جاری ہونیکی مدت مقرر ہو جاتی ہے عورت کے حاملہ ہونے کے بعد اللہ تعالی کے اذن سے یہ حیض کا خون بچے کی غذا بنتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حاملہ عورت کو حیض آنا بند ہو جاتا ہے اور وضع حمل کے بعد اللہ تعالی اپنی قدرت و حکمت سے اس حیض کے خون کو دودھ میں تبدیل فرما دیتا ہے۔

(جنابة کی تعریف)

لغت میں جنابت دوری کو کہتے ہیں۔

اور اصطلاح شرع میں اس حالت ناپاکی کو کہتے ہیں جو منی کے خروج یا حشوا داخل کرنے کے بعد تمام جسم سے متعلق ہوتی ہے۔

وجہ تسمیہ: کیونکہ ایسی حالت میں انسان عبادت سے دور ہو جاتا ہے اسلیئے اسے جنابت کہتے ہیں۔

(منی کی تعریف)

یہ غلیظ اور سفید مادہ ہوتا ہے جو شہوت ولذت کے ساتھ برآمد ہو کر عضو تناسل کو نرم کر دیتا ہے۔

حکم :منی کے خروج سے غسل فرض ہو جاتا ہے۔ (ھدائیہ)

(مذی کی تعریف)

یہ ایک رقیق (پتلا) اور سفید مادہ ہوتا ہے جو اکثر اوقات بیوی سے بوس و کنار یا ہنسی مذاق کے وقت شرمگاہ سے نکلتا ہے۔یا جب شھوت کا غلبہ ہو اس وقت یہ خارج ہوتا ہے۔

حکم :مذی سے غسل واجب نہیں ہوتا۔

(ودی کی تعریف)

یہ وہ گاڑہ مادہ ہے جو منی کے مشابہ ہوتا ہے یہ بعض اوقات پیشاب کے بعد ایک دو قطروں کی صورت میں خارج ہوتا ہے۔

حکم :اس سے بھی غسل واجب نہیں ہوتا۔

"(ودیت کی تعریف)" (امانت)

ھی امانة ترکت عند الغیر للحفظ قصداً

کسی شخص کو اپنے مال پر نگراں بنانا اور اپنا مال اسکے حوالے کر دینا ودیت کہلاتا ہے

(تعریفات)

(۱)امانت: جو شئے بطور ودیت دی اسے امانت کہتے ہیں۔

(۲)مودَع: حفاظت کرنے والے کو کہتے ہیں۔

(۳)مودِع: ودیت دینے والے کو کہتے ہیں۔

حکم: اگر مودَع سے مال ہلاک یا گم ہو گیا۔ حالانکہ اس نے پوری حفاظت و احتیاط کا التزام کیا تھا تو اس پر نہ تاوان ہے نہ ضمان۔

"(شفعہ کی تعریف)"

کسی شخص نے غیر منقول جائیداد (دوسری جگہ منتقل نہ ہو سکے جیسے زمین) کسی مخصوص قیمت پر خریدی۔ اتنی ہی قیمت میں اس جائیداد کے مالک ہونے کا حق دوسرے شخص کو حاصل ہو جاتا ہے اسے شفعہ کہتے ہیں۔

حکم: مشتری راضی ہو یا نہ ہو دوسرے شخص کا حق ساقط نہیں کر سکتا۔

شرط: شفعہ کا حق صرف اس شخص کو حاصل ہوتا ہے جسکی جائیداد یا مکان دوسرے کی جائیداد یا مکان کیساتھ متصل (ملی) ہو شفعہ کرنے والے کو شفیع کہتے ہیں۔

شفعہ کی شرائط

(۱) جائداد غیر منقولہ ہو کیونکہ منقولہ میں شفعہ نہیں ہو سکتا۔

(۲) بائع کی ملک زائل ہو گئی ہو۔ اگر بائع کو خیار شرط ہو تو شفعہ نہیں ہو سکتا۔

(۳) جب وہ اپنا خیار شرط ساقط کر دیگا یعنی یوں کہہ دے کہ میں اپنا شفعہ کا حق معاف کرتا ہوں۔ تب ہو سکے گا۔

(۴) مشتری کو خیار ہو تو شفعہ کر سکتا ہے۔

(۵) بائع کا حق بھی زائل ہو گیا ہو۔ یعنی مبیع کے لینے کا اسے حق نہ ہو۔ لہذا مشتری نے بیع فاسد کے ذریعہ سے جائداد بیچی تو شفعہ نہیں ہو سکتا۔

(۶) جس جائداد کے ذریعے سے اس جائداد پر شفعہ کرنے کا حق حاصل ہوا ہے وہ اس وقت شفیع کی ملک میں ہو۔ یعنی جب کہ مشتری نے اس شفعہ والی جائداد کو خریدا۔ لہذا اگر وہ مکان شفیع کے کرایا میں ہو یا رعایتاً اس میں رہتا ہے۔ تو شفعہ نہیں کر سکتا یا اس مکان کو اس نے پہلے ہی بیع کر دیا ہو۔ تو اب شفعہ نہیں کر سکتا۔ (بہار شریعت)

"(وقف کی تعریف)"

"حبس العین عن التملیک مع التصدق بمنفعتها فتکون العین زائلة الی ملک اللہ تعالی من جه"

(تعریفات)

کسی شئے کو اپنی ملک سے خارج کر کے کامل طور پر اللہ تعالی کی ملک کر دینا اس طریقہ پر کہ اس سے عوام الناس نفع حاصل کر سکیں۔ جیسے مسجد و مدرسہ کے لئے زمین اور پانی کے لئے کنواں وغیرہ۔

حکم: وقف شدہ چیز بندے کی ملک سے فوراً نکل جاتی ہے۔

شرائط: (۱) واقف (وقف کرنے والا) عاقل و بالغ ہو بچہ یا مجنوں کسی چیز کو وقف نہیں کر

سکتے۔

(۲) وقف شدہ چیز واقف کی ملکیت میں ہو۔ غیر کی چیز وقف کی تو صحیح نہیں۔

(۳) وقف شدہ چیز معین ہو یعنی اسکا نام اور مقدار بیان کی جائے مبہم و مجہول چیز کا وقف صحیح نہیں۔

(۴) وقف کو کسی شرط سے معلق نہ کیا ہو ورنہ وقف باطل ہو جائے گا۔ مثلا کہا کہ اگر کل بارش ہوگئی تو میرا مکان مدرسہ کیلئے وقف ہے یا کل میرا بیٹا آ گیا تو میری زمین مسجد کیلئے وقف ہے۔ تو مکان یا زمین وقف نہ ہوا۔

(۵) وقف ہمیشہ کیلئے ہو کسی مخصوص و مقرر مدت تک کیلئے وقف صحیح نہیں۔

(۶) وقف شدہ چیز کی آمدنی کو غیر متناہی مدت کیلئے رکھا جائے۔

(۹) موقوفہ چیز (وقف کی گئی) غیر منقول ہو (یعنی دوسری جگہ منتقل نہ ہو سکتی ہو) جیسے زمین۔

(عدالت کی تعریف)

وفی اصطلاح الفقہاء من اجتنب الکبائر ولم یصیر علی الصغائر وغلب صوابہ واجتنب الافعال الخسیسۃ کالاکل فی الطریق البول (تعریفات)

گواہی میں عادل کی تعریف یہ ہے کہ وہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرنے والا ہو اور صغیرہ گناہوں پر اصرار نہ کرے اسکی نیکیاں اسکی برائیوں پر حاوی ہوں اسکی

درست اور صحیح باتیں اسکی غلط باتوں سے زیادہ ہوں اور افعال خیسہ سے اجتناب کرے جیسے راستے میں کھانا پینا اور پیشاب کرنا۔

"(لعان کی تعریف)"

"ھی شھادات موکدۃ بالایمان مقرونہ باللعن قائمۃ مقام حد القذف فی حقہ و مقام حد الزنی فی حقھا" (تعریفات)

لعان کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی خاوند اپنی زوجہ کو تہمت زنا لگائے تو قاضی ان سے مندرجہ ذیل جملے کہلوائے اور ابتداء مرد سے کروائے۔ مرد چار مرتبہ یوں کہے میں اللہ تعالی کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ یہ عورت (اسکی بیوی) فلاں مرد کیساتھ زنا کی مرتکب ہوئی ہے اور میں اپنی اس تہمت میں حق بجانب ہوں جب مرد چار بار اسطرح قسم کھالے تو پانچویں مرتبہ اس طرح کہے کہ اگر میں اس تہمتِ زنا میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ تعالی کی لعنت ہو۔

اسکے بعد عورت چار بار یہ الفاظ کہے کہ میں اللہ تعالی کو اس بات پر گواہ بناتی ہوں کہ یہ شخص (اسکا خاوند) کہ جس نے مجھ پر تہمت لگائی جھوٹا ہے اور پھر پانچویں مرتبہ اس طرح کہے کہ اگر یہ شخص سچا ہے تو مجھ پر اللہ تعالی غضب نازل فرمائے۔ بعد لعان عورت یہ اپنے خاوند سے بائنہ ہو جائیگی اور اس خاوند کیلئے کبھی حلال نہیں ہوگی اور اگر یہ عورت حاملہ ہو تو بچہ عورت کو دیا جائیگا۔ (تاج العروس)

حکم: اگر مرد جھوٹا ثابت ہو جائے تو اسکو حد قذف لگائی جائیگی اور اگر عورت جھوٹی ثابت ہو تو اسے سنگسار کیا جائیگا۔

لعان کی شرائط

(۱) نکاح صحیح ہو۔ اگر نکاح فاسد ہوا۔ اور تہمت لگائی تو لعان نہیں۔

(۲) زوجیت کا قائم ہونا۔ اگر تہمت لگانے کے بعد طلاق بائن دے دی تو لعان نہیں۔

(۳) دونوں عاقل بالغ ہوں۔

(۴) دونوں مسلمان ہوں۔

(۵) ان دونوں میں سے کسی پر حدِ قذف نہ لگائی گئی ہو۔

(۶) عورت زناء سے انکار کرتی ہو۔

(۷) دارالاسلام میں تہمت لگائی ہو۔

(۸) عورت قاضی کے پاس لعان کا مطالبہ کرے اور شوہر تہمت لگانے کا اقرار کرے۔

(۹) عورت پر چند بار تہمت لگائی تو لعان ایک ہی بار ہوگا۔ (بہار شریعت)

"(قذف کی تعریف)"

کسی پاکدامن مسلمان مرد عورت کو تہمت لگانا قذف کہلاتا ہے۔

حکم: قذف کی حد 80 کوڑے ہے۔

مدینہ: اسلام میں پانچ جرائم ایسے ہیں جن کی حدود بیان کی گئی ہیں۔

(۱) زنا (۲) ڈکیتی (۳) چوری (۴) شراب (۵) قذف

(ایلاء کی تعریف)

"ھو الیمین علی ترک وطی المنکوحة مدة مثل واللہ لااجا

معک اربعة اشھر" (تعریفات)

خاوند اپنی بیوی سے چار مہینے یا اس سے زیادہ جماع (ہمبستری) نہ کرنے کی قسم کھائے ایلاء کہلاتا ہے۔

حکم: (۱) اگر خاوند مذکورہ مدت کے اندر جماع نہیں کریگا تو عورت پر ایک طلاق بائن واقع ہوجائیگی۔

(۲) اور اگر مدت ایلاء کے اندر اس نے ہم بستری کرلی تو ایلاء ساقط (ختم) ہوجائیگا اور مرد کو کفارہ ادا کرنا واجب ہوجائے گا۔

(غیر کفو)

شرعی اعتبار سے غیر کفو وہ شخص ہے جو نسب یا مذھب یا پیشے یا چال چلن میں ایسا کم ہو کہ اسکے ساتھ عورت کا نکاح عورت کے خاندان والوں کے لئے۔ بے عزتی تصور کیا جائے غیر کفو کہلاتا ہے۔

حکم: ایسے شخص سے اگر کسی بالغہ عورت نے بغیر اذن ولی اپنی مرضی سے نکاح کرلیا۔ تو نکاح ہوگا ہی نہیں۔

جوازی صورت: اگر ولی نکاح سے پہلے غیر کفو کی حالت مذکورہ پر مطلع ہوجائے اور لڑکی کو اسکے ساتھ نکاح کرنے کی صراحتاً اجازت دے تو نکاح جائز ہوجائیگا۔ (فتاوٰی رضویہ)

"(جرح کی تعریف)" (زخم)

زخم کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں۔

(۱) شجہ: ایسا زخم جو سر یا چہرے پر لگایا جائے۔ سر اور چہرے کے علاوہ جسم کے باقی کسی عضو پر زخم کو جرح کہتے ہیں۔

اقسام شجہ: (۱) حارصہ: وہ زخم جو گہرا تو نہ ہو فقط کھال چھل جائے۔

(۲) دامعہ: ایسا زخم کہ جس میں خون ظاہر تو ہو جائے لیکن بہتا نہ ہو۔

(۳) دامیہ: وہ زخم کہ جس میں خون بہہ جائے۔

(۴) باضعہ: ایسا زخم جس میں کھال کٹ جائے۔

(۵) متلاحمہ: وہ زخم کہ جس میں کھال کٹنے کے ساتھ ساتھ گوشت بھی کٹ جائے۔

(۶) سمحاق: وہ زخم کہ جسکی گہرائی اس جھلی تک پہنچ جائے جو سر کی ہڈی اور گوشت کے درمیان میں ہوتی ہے۔

(۷) موضحہ: ایسا زخم کہ جس میں ہڈی ظاہر ہو جائے۔

(۸) ہاشمہ: ایسا زخم جو ہڈی بھی توڑ دے۔

(۹) منقلہ: ایسا زخم کہ جس میں ہڈی ٹوٹ کر اپنی جگہ سے ہٹ جائے۔

(۱۰) امہ: وہ زخم جو دماغ کی کھال تک پہنچ جائے۔

حکم: (۱) موضحہ میں دیت کا بیسواں حصہ یعنی پانچ سو درھم یا پانچ اونٹ واجب ہوں گے

(۲) ہاشمہ میں دسواں حصہ یعنی دس اونٹ دینا واجب ہوں گے۔

(۳) منقلہ میں پندرہ اونٹ دینا واجب ہوں گے۔

(۴) عامہ میں دیت کا تہائی دینا واجب ہے۔

(۵) ان کے علاوہ دیگر زخموں میں فقط ایک عادل مسلمان کے فیصلہ کا اعتبار کیا جائے گا یعنی جو وہ فیصلہ کردے اس پر عمل کیا جائے گا۔ لیکن دیت واجب نہیں ہوگی۔

"(خمر کی تعریف)"

انگور کا وہ کچا شیرہ جو پڑے پڑے سڑ کر جھاگ چھوڑ جائے۔ خمر کہلاتا ہے۔

حکم: قرآن مجید، احادیث مبارکہ اور اجماع امت سے خمر حرام ہے۔

حد: (۱) خمر کی حد 80 کوڑے ہے۔

(۲) خمر کے علاوہ شرابیں اگر حد نشہ (نشہ کی حد تک) پہنچیں تو حرام ہیں اور اسکے پینے والے کو 80 کوڑے لگائیں جائیں۔ اگر حد نشہ تک نہ پہنچیں تو نہ حرام ہیں اور نہ ہی کوڑے لگائے جائیں۔

("بھنگ کی تعریف")

بھنگ ایک ایسی جڑی بوٹی ہے جو اعضاء کو بے حس کر دیتی ہے۔ عقل کو ماؤف کر دیتی ہے اور جنون لاتی ہے۔ جسم کی رطوبت کو خشک کر دیتی ہے تفکرات اور اندیشوں کو جنم دیتی ہے جسم کو گرم بیماریوں کی آماجگاہ بنا دیتی ہے دردسر کا باعث بنتی ہے اس کے استعمال سے منی خشک ہو جاتی ہے اور یہ اچانک موت آنے کا سبب بنتی ہے

حکم: جان بوجھ کر بھنگ پینے کی صورت میں اگر نشہ پیدا ہوا اور اسی حالت میں کسی نے

اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو واقع ہو جائے گی۔

"(حشیش کی تعریف)"

یہ ایک خاص قسم کی گھاس ہے جو ھلاک تو نہیں کرتی مگر اعضاء کو بے حس کر دیتی ہے یہ سستی اور کاہلی کا سبب بنتی ہے اسکے اثرات بہت ہی مذموم ہیں۔

حکم: اسکی حرمت پر متاخرین کا اجماع ہے۔

"(افیون کی تعریف)"

وہ خشک شدہ لیس دار عرق کہ جو خشخاش کے کچے ڈوڈے سے حاصل ہو۔ افیون کہلاتا ہے۔

حکم: (افیون نشہ آور اور اعضاء میں سستی کا سبب بنتی ہے اعصاب کو ڈھیلا کر دیتی ہے اور شرعی ضابطہ ہے کہ ہر وہ چیز جو نشہ دے اور اعضاء کو سست و ڈھیلا کر دے اسکا استعمال کرنا حرام ہے)

(نبیذ کی تعریف)

انگور یا کھجور کو پانی کے اندر اتنی دیر تک رکھنا کہ اس میں کچھ مٹھاس پیدا ہو جائے اس کو نبیذ کہتے ہیں۔

حکم: اس کا پینا جائز ہے اور اگر ان چیزوں کو کافی دیر تک پانی میں رکھا جائے یہاں تک کہ پانی خوب گاڑھا ہو جائے۔ اور جھاگ چھوڑنا شروع کر دے تو اسوقت اس میں نشہ پیدا ہو جاتا ہے اب یہ شراب ہے۔

حکم: اس کا پینا حرام ہے اور یہ ناپاک بھی ہے۔

"(حد کی تعریف)"

لغوی معنی: منع کرنا۔

اصطلاحی معنی: اصطلاحی شرع میں ایسی سزا جو شارع (اللہ تعالی) کی طرف سے مخصوص کی گئی ہو اسکو حد کہتے ہیں۔

حکم: اس سزا میں نہ تو زیادتی ہو سکتی ہے اور نہ ہی کمی۔

سات سزائیں ایسی ہیں جن میں حد لگائی جاتی ہے۔

(۱) قتل (۲) چوری (۳) ڈاکہ (۴) زنا (۵) شراب (۶) مرتد (۷) قذف

"(تعزیر کی تعریف)"

شارع کی طرف سے جن جرائم پر حدود مقرر کی گئیں۔ انکے علاوہ جرائم کی سزا قاضی اور حاکم وقت کی صواب دیدہ پر چھوڑ دی گئیں۔ انہیں تعزیر کہتے ہیں۔

"(سرقہ کی تعریف)" (چوری)

"السرقة فی اللغة اخذ الشی من الغیر علی سبیل الخفیة والاستسرارو منه الشراق السمع"

ایسا شخص جو عاقل و بالغ ہو اور کسی محفوظ مقام سے مال غیر لے جائے اور وہ مال دس درھم یا دس درھم سے زیادہ ہو یا اتنی مالیت کی کوئی شئے چھپ کر بغیر شبہ کے اٹھالے۔

اور جس جگہ سے اس نے مال لیا اسکی حفاظت کا التزام بھی کیا گیا ہو ایسے شخص کو چور اور اس کے فعل کو چوری کہتے ہیں۔

چوری کی شرائط

(۱) چرانے والا مکلف ہو یعنی بچہ یا پاگل نہ ہو۔

(۲) اندھا نہ ہو۔ کیونکہ ہو سکتا ہے اس نے اپنا مال سمجھ کر اٹھایا ہو۔

(۳) دس درہم چرائے یا اتنی قیمت کا سونا یا اور کوئی چیز چرائی جو دس درہم مالیت کی ہو۔ دس درہم سے کم میں ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔

(۴) چرانے میں خود اسی شے کا چرانا مقصود ہو۔ یعنی اگر کوئی کپڑا چرایا اور کپڑے کی قیمت دس درہم سے کم ہے مگر اس کپڑے میں سے دینار نکلا تو جس کو بالقصد چرایا وہ دس درہم کا نہیں۔ لہذا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا۔

(۵) مال اسطرح لے گیا ہو کہ اسکا نکالنا ظاہر ہو۔ لہذا اگر مکان کے اندر جہاں سے لیا۔ وہاں اشرفی وغیرہ نگل لی تو ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا۔ بلکہ تاوان دینا پڑیگا۔

(۶) مال پوشیدہ طور پر لیا ہو۔

(۷) جسکی چوری کی اسکا مال پر قبضہ صحیح ہو۔ خواہ وہ اسکا مالک ہو یا امانت دار۔ اور اگر چور نے کسی چور کا چوری شدہ مال چرالیا تو قطع نہیں۔

(۸) ایسی چیز نہ ہو جو جلد خراب ہو جاتی ہو۔ جیسے سبزیاں وغیرہ

(۹) چوری دارالحرب میں نہ ہو۔

(۱۰) مال محفوظ ہو۔ حفاظت کی دو صورتیں ہیں۔

(i) وہ مال ایسی جگہ ہو جو حفاظت کیلئے بنائی گئی ہو۔ مثلاً مکان۔ دکان وغیرہ۔

(ii) وہ جگہ ایسی تو نہ ہو مگر وہاں کوئی محافظ مقرر کر دیا ہو۔ جیسے۔ میدان وغیرہ۔

(۱۱) بقدر دس درہم کے ایک بار مکان سے لے گیا۔ اور اگر چند بار لے گیا کہ سب کا مجموعہ دس درہم یا زیادہ ہے مگر ہر بار دس سے کم لے گیا تو ہاتھ نہیں کٹے گا۔

"(حرابہ کی تعریف)"

احناف کے نزدیک حرابہ اور سرقہ کی تعریف ایک ہی ہے کیونکہ ڈاکہ بڑی چوری ہے۔ لیکن اسے مطلقاً چوری بھی نہیں کہہ سکتے اسلئے کہ چور خفیہ طریقے سے مال لیتا ہے جبکہ ڈاکہ میں ڈاکو اعلانیہ مال لوٹتا ہے۔

شرائط: (۱) ڈاکہ ڈالنے والا عاقل و بالغ ہو۔ بچہ یا مجنوں نے ڈاکہ ڈالا تو حد نہیں ہے۔

(۲) ڈاکو کا مرد ہونا ضروری۔ اگر عورت نے ڈاکہ ڈالا تو حد نہیں ہوگی بلکہ تعزیر ہوگی

(۳) جن پر ڈاکہ ڈالا وہ مسلمان ہوں غیر مسلموں پر ڈاکہ ڈالا تو حد نہیں بلکہ تعزیر ہے

(۴) جس مال پر ڈاکہ ڈالا وہ مال متقوم (قیمتی مال) ہو اور اسکی حفاظت بھی کی گئی ہو۔

(۵) جس مال پر ڈاکہ ڈالا اسکی مالیت 10 درھم سے کم نہ ہو اگر ڈاکو کثیر ہوں تو ہر ڈاکو کے حصہ میں 10 درھم کی مالیت کا مال آئے۔ اگر ہر ڈاکو کے حصہ میں اتنا مال نہ آئے تو حد نہیں ہے۔

(۶) ڈاکہ دار اسلام میں ڈالا گیا ہو۔ دار الحرب میں ڈاکہ ڈالا تو حد نہیں۔

(”رھن کی تعریف“)

”حبس الشی بحق یمکن اخذہ منہ کا لدین “

رھن کی اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ غیر کے مال کو اپنے حق میں اسلئے روک لے کہ اسکے سبب اپنا حق وصول کر سکے۔ جیسے کسی نے قرضہ لیا اور اسکو حاصل کرنے کے لئے اسکی کوئی چیز اپنے پاس رکھ لے۔

(۱) مرھون: وہ چیز جو رھن رکھی گئی ہو۔

(۲) راھن: رھن رکھنے والے کو کہتے ہیں۔

(۳) مرتھن: جسکے پاس رھن رکھا گیا ہو۔

(”نکاح کی تعریف“)

”وفی الشرع عقد یرد علی تملک منفعہ البضع قصدا“

ایسا عقد جو اسلئے مقرر کیا گیا ہو کہ مرد عورت کی شرمگاہ کا مالک ہو جائے اور اس کو عورت کیساتھ جماع وغیرہ کرنا حلال ہو جائے۔

نکاح کی صورتیں: نکاح کرنے کی 5 مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

(۱) فرض: جو شخص مہر اور نان نفقہ دینے پر قادر ہو اور اسے مکمل یقین ہو کہ نکاح نہ کرنے کی صورت میں زنا میں مبتلا ہو جائے گا۔ تو اس صورت میں نکاح کرنا فرض ہے۔

(۲) واجب: اگر زنا کا فقط اندیشہ ہو یقین کامل نہ ہو اور نان نفقہ پر بھی قادر ہو تو نکاح کرنا

واجب ہے۔

(۳)سنتِ موکدہ: اگر غلبہ شہوت ہوتو نکاح کرنا سنت موکدہ ہے۔

(۴) مستحب: اگر شہوت کا غلبہ نہ ہوتو نکاح کرنا مستحب ہے۔

(۵) مکروہ: اگر اندیشہ ہے کہ نکاح کرنے کی صورت میں نان نفقہ نہیں دے سکے گا۔ اور حقوق زوج ادا نہیں کرسکے گا۔ تو نکاح کرنا مکروہ ہے۔

(۶) حرام: اور اگر ان باتوں کا یقین ہوتو نکاح کرنا حرام ہے۔

(مہر کی تعریف)

وہ معاملہ جو نکاح کے دوران مرد اور عورت کے درمیان طے پائے۔

اقسام: مہر کی تین قسمیں ہیں۔(۱) معجّل (۲) مؤجل (۳) مطلق

(۱) معجّل: ایسا مہر جو خلوت سے پہلے دیا جائے۔

(۲) مؤجل: وہ مہر کہ جسکی ادائیگی کے لئے کوئی مدت معین ہو۔

(۳) مطلق: ایسا مہر جسے نہ تو خلوت سے پہلے دینا ضروری ہو اور نہ ہی کوئی مدت مقرر ہو پاکستان میں عموماً مہر مطلق رائج ہے۔

حکم: (۱) مہر معجّل وصول کرنے کے لئے عورت وطی (ہمبستری) کرنے سے مرد کو روک سکتی ہے۔

(۲) مہر مؤجل میں مقررہ مدت تمام ہونے کے بعد روک سکتی ہے۔

(۳) مہر مطلق وصول کرنے کے لئے کبھی نہیں روک سکتی۔

مہر کی مقدار: مہر کی کم از کم مقدار دس درھم ہے اس سے کم نہیں ہوسکتا۔

(”طلاق کی تعریف“)

وفی الشریعۃ وھو رفع القید الثابت شرعا بالنکاح (بحرالرائق)

نکاح کی وجہ سے عورت اپنے شوہر کی پابند ہو جاتی ہے اس پابندی کو اٹھا دینے کا نام طلاق ہے۔

اقسام: طلاق کی تین قسمیں ہیں (۱) احسن (۲) حسن (۳) بدعی

(۱) طلاق احسن: عورت جب اپنے ایام ماہواری سے پاک ہو جائے اور ان ایام میں مرد نے عورت سے جماع نہ کیا ہو ان میں مرد صرف ایک طلاق دے اسکے بعد عورت عدت گزارے عدت گزر جانے کے بعد عورت بائنہ ہو جائیگی اس صورت میں مرد و عورت کی باہم رضامندی سے حلالہ کیے بغیر دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے۔

(۲) طلاق حسن: جن ایام میں عورت حیض یعنی ماہواری سے پاک ہو جائے اور مرد نے عورت سے جماع بھی نہ کیا ہو ان ایام میں مرد ایک طلاق دے۔ جب ایک حیض گزر جائے تو جماع کیے بغیر دوسری طلاق دے اور جب دوسرا حیض گزر جائے تو بغیر جماع کیے تیسری طلاق دے۔ جب تیسری ماہواری گزر جائے تو عورت اب مغلظہ (مرد پر حرام) ہو جائے گی۔

لھذا اس صورت میں اب حلالہ کیے بغیر اس سے نکاح نہیں کرسکتا۔

(۳) طلاق بدعی: طلاق بدعت کی تین مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

(۱) مجلس واحدہ میں دفعتاً تین طلاقیں دینا۔ چاہے منفرد الفاظ سے دے یا ایک ہی کلمہ سے مثلاً میں نے تم کو طلاق دی۔ تم کو طلاق دی۔ تم کو طلاق دی۔ یا میں نے تمہیں تین طلاقیں دیں۔

(۲) طلاق بدعی کی دوسری صورت: یہ ہے کہ ایام حیض (ماہواری کے دن) میں مرد نے عورت کو ایک طلاق دی اس طلاق میں مرد پر واجب ہے کہ فوراً عورت سے رجوع کرے کیونکہ حیض کے دوران طلاق دینا سخت گناہ ہے۔

(۳) جن ایام میں مرد نے عورت سے وطی (ہم بستری) کی ان دنوں میں عورت کو ایک طلاق دے۔ طلاق بدعی کہلاتی ہے۔

حکم: طلاق بدعی کی ان تینوں صورتوں میں مرد گناہ گار ہوگا۔

طلاق کی تقسیم نمبر 2: (۱) طلاق رجعی (۲) طلاق بائنہ (۳) طلاق مغلظہ۔

(۱) طلاق رجعی: لفظ صریح (ایسا لفظ جسکا معنی بالکل واضح ہو جیسے لفظ طلاق) کیساتھ ایک یا دو طلاقیں دیں۔ اس میں مرد عورت سے دوران عدت رجوع کر سکتا ہے اسے طلاق رجعی کہتے ہیں۔

حکم: طلاق رجعی میں مرد دوبارہ بغیر نکاح کیے عورت سے رجوع کر سکتا ہے لیکن سابقہ طلاق شمار کی جائیگی۔ مثلاً پہلے ایک طلاق دی بعد رجوع اب دو طلاقوں کا مالک رہیگا۔

(۲) طلاق بائنہ: اگر لفظ کنایہ (وہ لفظ جسکا معنی واضح نہ ہو جیسے کہا تو مجھ سے فارغ ہے) سے طلاق دی تو اسکو طلاق بائنہ کہتے ہیں۔ اب اس جملے سے واضح نہیں تھا کہ اسکی مراد

نان نفقہ وغیرہ سے فارغ کرنا مقصود تھا یا طلاق مراد تھی۔ لہذا نیت طلاق کی صورت میں طلاق بائنہ پڑ جائے گی۔

حکم: طلاق بائنہ کی صورت میں نکاح فوراً باطل ہو جاتا ہے لیکن اگر تین طلاقوں سے کم طلاق بائنہ ہوں تو دوران عدت دونوں کی رضامندی سے بغیر حلالہ دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے لیکن پچھلی طلاق شمار ہوں گی۔

(۳) طلاق مغلظہ: تین طلاقیں یکبارگی یا متعدد الفاظ کے ساتھ دیں۔ طلاق مغلظہ کہلاتی ہے۔

حکم: اس سے عورت فوراً نکاح سے نکل جائیگی اور عدت گزرنے کے بعد حلالہ کیے بغیر مرد اس عورت سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا۔

(”عدت کی تعریف“)

لغوی معنی: گننا۔ شمار کرنا۔

”ھی تربص یلزم المرءۃ عند زوال النکاح المنا کدا وشبھۃ“

اصطلاحی معنی: نکاح کے زائل ہونے کے بعد عورت شوہر کے مکان میں ایک مقررہ مدت یعنی تین حیض قیام کریگی اس مدت کے گزرنے کا انتظار کرنا عدت کہلاتا ہے۔

حکم: (۱) دوران عدت عورت کا گھر سے باہر نکلنا حرام ہے۔

(۲) دوران عدت عورت کا دوسرے مرد سے نکاح کرنا یا نکاح کا پیغام قبول کرنا حرام ہے

(۳) عدت کے زمانہ میں مرد پر واجب ہے کہ وہ عورت کے لئے رہائش، کھانے پینے اور

نان نفقہ کا بندوبست کرے۔

"حلالہ کی تعریف"

ایسی طلاق شدہ عورت جسکے ساتھ اسکے شوہر اول نے دخول (ہم بستری) کیا ہو اب اگر یہ شوہر اول اس سے دوبارہ نکاح کرنا چاہے تو عدت پوری ہونے کے بعد عورت مذکورہ کسی دوسرے مرد کے ساتھ نکاح کرے۔اور یہ شوہر ثانی اس عورت سے جماع بھی کرے اب اس شوہر ثانی کے طلاق دینے یا فوت ہونے کے بعد یہ عورت دوبارہ شوہر اول کیساتھ بعد عدت نکاح کرسکتی ہے۔اسے حلالہ کہتے ہیں۔

"خلع کی تعریف"

"ازالة ملک النکاح با خذالمال" (تعریفات)

مال کے بدلے میں ملک نکاح ختم کرنے کو خلع کہتے ہیں۔

شرط: خلع میں عورت کا قبول کرنا شرط ہے عورت کے قبول کیے بغیر خلع نہیں ہوسکتا اس خلع کے مخصوص الفاظ ہیں۔ان الفاظ کے علاوہ دوسرے سے خلع نہیں ہوسکتا۔

الفاظ خلع: شوہر نے کہا میں نے خلع کیا عورت کہے کہ میں راضی ہوئی یا عورت نے کہا مجھ کو ہزار روپے کے بدلے میں طلاق ہے شوہر نے کہا ہاں تو طلاق ہوگئی۔

خلع کی شرائط

(۱) چونکہ شوہر کی جانب سے خلع طلاق ہے لہذا شوہر کا عاقل، بالغ ہونا شرط ہے۔نابالغ یا پاگل خلع نہیں کرسکتا۔

(۳) اگر نکاح فاسد ہوا یا عورت مرتدہ ہوگئی تو پھر خلع نہیں ہوسکتا۔

(۴) طلاق رجعی کی عدت میں خلع ہوسکتا ہے۔

"(متعہ کی تعریف)"

طے شدہ معاوضہ سے ایک معین مدت تک کے لئے کسی عورت کو اپنی شہوت پوری کرنے کے لئے حاصل کرنا متعہ کہلاتا ہے۔

لطیفہ: اس میں نہ گواہوں کی ضرورت پڑتی ہے اور نہ ایسی عورتوں کیلئے تعداد کی قید ہے نہ نان نفقہ، نہ میراث نہ ظھار نہ طلاق اور نہ عدت کی ضرورت ہے جہاں مرد عورت باہم راضی ہوئے مدت و مال طے ہوا وہیں جنسی تسکین کا ساماں کرلیا۔

حکم: احناف کے نزدیک متعہ حرام ہے۔

"(عنین کی تعریف)"

"ھو من لا یقدر علی الجماع لمرض او کبر سن او یصل الی الثیب دون الکبر" (تعریفات)

آلہ تناسل تو موجود ہو لیکن عورت کی شرم گاہ میں دخول پر قدرت نہ رکھتا ہو یا بعض عورت سے جماع کرسکتا ہے اور بعض سے نہیں تو جس سے نہیں کرسکتا اسکے حق میں اسکو عنین کہیں گے۔ اور جس سے دخول کرسکتا ہے اس عورت کے حق میں یہ عنین نہیں۔

"(عقیقہ کی تعریف")

بچے کی پیدائش کے شکریہ میں جو جانور ذبح کیا جائے اسے عقیقہ کہتے ہیں۔

حکم: احناف کے نزدیک بچہ کا عقیقہ کرنا مستحب ہے۔

"(دعوی کی تعریف)"

"قول یطلب به الانسان اثبات حق علی الغیر" (تعریفات)

وہ قول جو دوسرے شخص سے حق طلب کرنے کے لئے قاضی کے سامنے پیش کیا جائے۔ دعوی کہلاتا ہے۔

ارکان: (۱) مدعی: دعوی کرنے والے کو کہتے ہیں۔

(۲) مدعا علیہ: جس پر دعوی کیا جائے۔

(۳) مدعا: جس چیز پر دعوی کیا جائے۔

(ایلاء کی تعریف)

خاوند اپنی بیوی سے چار مہینے یا اس سے زیادہ جماع (ہمبستری) نہ کرنے کی قسم کھائے ایلاء کہلاتا ہے۔

حکم: (۱) اگر خاوند مذکورہ مدت کے اندر جماع نہیں کریگا تو عورت پر ایک طلاق بائنہ واقع ہوجائیگی۔

(۲) اور اگر مدت ایلاء کے اندر اس نے ہم بستری کر لی تو ایلاء ساقط (ختم) ہوجایگا اور مرد کو کفارہ ادا کرنا واجب ہوجائے گا۔

"(سوگ کی تعریف)"

شرعی اعتبار سے سوگ کا مطلب یہ ہے کہ عورت کا زینت کو ترک کر دینا یعنی ہر

قسم کے زیور وغیرہ اور ہر رنگ کے ریشم کے کپڑے اگرچہ سیاہ ہوں نہ پہنے جائیں ۔خوشبو اور تیل کا استعمال نہ کرنا اور نہ ہی کنگا کرنا و سرمہ ڈالنا مہندی اور زعفران یا کسم یا سرخ رنگا ہوا کپڑا نہ پہننا۔سوگ کہلاتا ہے۔

حکم: عورت اپنے خاوند کی موت پر 4 مہینے سوگ کر سکتی ہے۔

"(بلوغ)"

لڑکے کا بلوغ:

لڑکے کو جب سوتے میں احتلام ہو یا حالت بیداری میں انزال ہو وہ بالغ ہے اور اگر انزال نہ ہو تو جب تک پندرہ (15) سال کا نہ ہو جائے بالغ نہیں ۔اور جب پندرہ سال کا ہو جائے تو بالغ تصور کیا جائے گا۔

لڑکے کے بالغ ہونے کی کم سے کم مدت 12 سال ہے 12 سال سے کم عمر میں بلوغت کا دعوی کرے تو وہ اس دعوی میں کاذب تصور کیا جائے گا۔

لڑکی کا بلوغ:

لڑکی کا بلوغ ،احتلام ،حیض یا حمل سے جانا جائیگا لہذا ان تینوں حالتوں میں سے کوئی بھی حالت ثابت ہو جائے تو وہ بالغہ ہے اور اگر ان میں سے کوئی بھی صورت نہ پائی گئی تو وہ بالغہ نہیں ۔اور جیسے ہی پندرہ سال کی ہو جائے تو بالغہ تصور کی جائیگی ۔لڑکی کے بالغہ ہونیکی کم سے کم مدت 9 سال ہے 9 سال سے کم عمر میں بلوغت کا دعوی کرے تو وہ جھوٹی ہے

(بیمہ کی تعریف)

لغوی معنی: یقین دھانی۔

اصطلاحی معنی: ایسا معاملہ جو طالب بیمہ اور کمپنی کے درمیان ہوتا ہے جس میں کمپنی طالب بیمہ سے ایک مخصوص رقم خصوص قسطوں کی صورت میں مخصوص شرائط کے ساتھ وصول کر کے مخصوص وقت میں مخصوص منافع کے ساتھ دیتی ہے جو کہ حقیقت میں سود ہے لیکن انکی اصطلاح میں سود نہیں بلکہ بونس ہے۔ اسے بیمہ کہتے ہیں۔

اقسام: بیمہ کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) زندگی کا بیمہ (۲) املاک کا بیمہ (۳) ذمہ داری کا بیمہ۔

(۱) زندگی کا بیمہ: بیمہ کمپنی اپنے ڈاکٹر کے ذریعہ طالب بیمہ کا معائنہ کراتی ہے ڈاکٹر اسکی جسمانی حالت دیکھ کر اندازہ لگاتا ہے یہ شخص اتنے سال مثلاً تیس سال تک زندہ رہے گا چنانچہ کمپنی ڈاکٹر کی رپورٹ پر 30 سال کیلئے اسکی زندگی کا بیمہ کرتی ہے یعنی طالب بیمہ کمپنی کو 30 سال تک مقررہ اقساط ادا کرتا ہے۔

بیمہ کی مدت مکمل ہونے کے بعد اگر طالب بیمہ فوت ہو جائے تو کمپنی اس کے ورثا کو وہ جمع شدہ رقم نفع (سود) سمیت ادا کر دیتی ہے۔

اور اگر وہ مقررہ مدت سے پہلے مر جائے تو کمپنی ورثا کو مقررہ رقم زائد منافع کے ساتھ ادا کر دیتی ہے۔ لیکن اس صورت میں منافع (سود) کی شرح بڑھ جاتی ہے۔

(۲) املاک کا بیمہ: یعنی مکان۔ گھر۔ کارخانہ۔ موٹر۔ کار وغیرہ کا بیمہ۔

اسکی صورت بھی وہی ہوتی ہے جو اوپر ذکر ہوئی۔ یعنی طالب بیمہ معینہ موت تک معینہ رقم معینہ اقساط میں ادا کرتا ہے اور کمپنی معینہ مدت کے بعد اسے معینہ رقم منافع کے ساتھ واپس کر دیتی ہے۔

اور اگر حادثہ کی صورت میں بیمہ شدہ املاک ھلاک ہو جائیں تو کمپنی اسکی تلافی کرتی ہے اور اصل رقم کیساتھ مزید رقم (سود) زائد شرح کے حساب سے طالب بیمہ کو ادا کرتی ہے۔

(۳) ذمہ داریوں کا بیمہ:

اسکی صورت یہ ہے کہ بچہ کی تعلیم، شادی وغیرہ کا بیمہ کیا جاتا ہے اور کمپنی ان کاموں کی ذمہ داری لیتی ہے۔ باقی رقم وغیرہ کی ادائیگی اور وصولی مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق ہوتی ہے۔

"دار الاسلام"

ایسا علاقہ کہ جہاں مسلمانوں کی حکومت ہو اور شعائر اسلامی اور شرعی احکام کا غلبہ ہو۔ دار الاسلام کہتا ہے۔

("دار الحرب")

وہ علاقہ کہ جہاں کفار کی حکومت ہو اور احکام کفریہ کا غلبہ ہو اور اس ملک میں مسلمانوں کو انکے مسلمان ہونے کی بناء پر انکی جان و مال اور عزت محفوظ نہ ہو۔

(دار الکفر)

ایسا علاقہ جہاں پر کفار کی حکومت ہو اور ان کفار کے ساتھ مسلمانوں کے سفارتی تعلقات ہوں مسلمانوں کو تجارت کی مکمل آزادی ہو اور مسلمانوں کو اس مملکت میں جان و مال اور عزت کا تحفظ حاصل ہو ۔ احکام شریعہ پر عمل پیرا ہونے کی عام اجازت ہو

کافروں کی اقسام

(زندیق)

وہ شخص کہ جو نبی کی نبوت کو تسلیم کرتا ہو شعائر اسلامی کا اظہار بھی کرتا ہو لیکن اسکے قلب میں عقائد کفریہ ہوں۔

(ملحد)

وہ شخص کہ جو شریعت سے کفر کی کسی محبت کی طرف مائل ہو۔

(معطل)

وہ شخص جو اللہ تعالی کے وجود کا انکار کرتا ہو۔

(دھریہ)

وہ شخص جو زمانے کو قدیم ماننے سے انکار کرے اور حوادث کی زمانے کی طرف نسبت کرے۔

(کتابی)

وہ شخص جو سابقہ منسوخ شدہ دینوں کا معتقد ہو جیسے یہودی۔ عیسائی۔

(مشرك)

وہ شخص جو کئی خداؤں کو مانے۔ جیسے ہندو۔

(مرتد)

وہ شخص جو مسلمان ہونے کے بعد کفر کی طرف رجوع کرے۔

(منافق)

وہ شخص جو ظاہری طور پر ایمان لائے لیکن دل میں کفر رکھے جیسے عبداللہ بن ابی۔

(کافر)

جو شخص ظاہری و باطنی دونوں صورتوں میں ایمان نہ لائے۔

(ذمی کافر)

وہ کافر کہ جذیہ (ٹیکس) کے بدلے اسکی جان و مال کا ذمہ حاکم اسلام نے لیا ہو۔

(مستامن کافر)

وہ کافر جس کو حاکم اسلام نے امان دی ہو۔

(غنیمت کی تعریف)

الغنیمة اسم لما یوخذ من اموال الکفرة بقوة الغزاة وو قهر الکفرة علی وجه یکون فیه اعلاء کلة اللہ تعالی و حکمه ان یخمس

اسا نرہ للعالمین خاصۃ.

وہ مال جو لڑائی کے دوران کافروں سے قہر وغضب کے طور پر لیا جائے غنیمت کہلاتا ہے۔
حکم: مال غنیمت میں 4 حصے مجاہدین پر تقسیم ہوں گے اور پانچواں حصہ بیت المال میں جمع کیا جائے گا۔

(عشر وخراج کی تعریف)

وہ شہر جو طاقت سے فتح کیا گیا اور وہاں کی زمین مجاہدین میں تقسیم کی گئی یا وہ زمین کہ جہاں کے لوگ خود بخود مسلمان ہو گئے عشری کہلاتی ہے۔
اور جو شہر از روئے صلح فتح ہوا یا جنگ کی صورت میں لیکن وہ زمین مجاہدین میں تقسیم نہیں ہوئی بلکہ وہیں کے لوگ برقرار رکھے گئے ایسی زمین کو خراجی کہتے ہیں۔
حکم: مسلمان نے بنجر زمین کو آباد کیا اگر اسکے آس پاس والی زمین عشری ہے تو یہ بھی عشری تصور کی جائیگی اور اگر خراجی ہے تو یہ بھی خراجی کہلائے گی۔

(جزیہ کی تعریف)

حکومت اسلامیہ کی طرف سے ذمی کافر پر جو کچھ مقرر کیا جائے اسے جزیہ کہتے ہیں۔
اقسام: جزیہ کی دو قسمیں ہیں۔
(۱) مال کی کسی معین مقدار پر صلح ہوئی کہ ہر سال کفار سلطنت اسلامیہ کو اتنا مال دیں گے۔
حکم: اس میں کمی بیشی بالکل نہیں ہوسکتی اور شریعت کی طرف سے اس کی کوئی مخصوص مقدار مقرر نہیں جبکہ جتنے مال پر صلح ہوئی وہی دینا پڑے گا۔

(۲) مسلمانوں نے ملک فتح کیا اور کافروں کے املاک بدستور چھوڑ دیے چنانچہ ان پر شریعت کی جانب سے انکی حالت کے مطابق جزیہ مقرر کیا جائیگا۔

ان کفار کی رضا اور عدم رضا معتبر نہیں اس جزیہ کی مقدار حسب ذیل ہے۔

(۱) مالدار کافروں پر 48 درھم سالانہ یا ہر مہینے 4 درھم۔

(۲) متوسط طبقہ پر 24 درھم سالانہ یا ہر مہینے 2 درھم۔

(۳) فقیر طبقہ پر 12 درھم سالانہ یا ہر ماہ میں ایک درھم ادا کرنا ہوگا۔

(نمازی کی اقسام)

(۱) مقتدی مدرک: وہ شخص جس نے اول سے آخر تک امام کے ساتھ نماز ادا کی ہو۔

(۲) مقتدی لاحق: وہ شخص جسکی ایک رکعت پوری یا رکعت کا بعض حصہ کسی وجہ سے فوت ہو جائے۔

(۳) مسبوق: وہ شخص جس نے فقط تشہد یا ایک دو رکعتیں پائیں۔

(۴) مسبوق لاحق: وہ شخص کہ جو دوسری رکعت میں شریک ہوا پھر تیسری یا چوتھی رکعت میں سو گیا یا وضو ٹوٹ گیا۔ امام کے کچھ رکن یا پوری نماز ادا کرنے کے بعد بیدار ہوا یا وضو سے فارغ ہوا اور پھر بقیہ نماز ادا کی اسے مسبوق لاحق کہتے ہیں۔

(ہجرت)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

ہجرت کی دو قسمیں ہیں (۱) ہجرت عامہ (۲) ہجرت خاصہ

(۱) ہجرت عامہ: تمام اہل وطن ترکِ وطن کر کے چلے جائیں۔

(۲) ہجرت خاصہ: وہ ہجرت جس میں خاص اشخاص ترکِ وطن کر کے چلے جائیں۔

حکم: (۱) پہلے ہجرت دارالحرب سے دارالاسلام کی طرف یہ سب پر فرض ہے۔

دارالاسلام سے ہجرت عامہ حرام ہے کہ اس میں مساجد کی ویرانی و بے حرمتی ہے۔ مسلمین کی بربادی عورتوں ضعیفوں بچوں کی تباہی ہوگی۔

(۲) ہجرت خاصہ میں تین صورتیں ہیں (۱) اگر کوئی شخص کسی وجہ خاص سے کسی مقام خاص میں اپنے فرائض دینیہ بجا نہ لا سکے اور دوسری جگہ فرائض دینیہ بجالانا ممکن ہو تو اگر یہ خاص اسی مکان میں ہے تو اس پر فرض ہے کہ یہ مکان چھوڑ کر دوسرے مکان میں چلا جائے اور اگر اس محلّہ میں معزور ہو تو دوسرے محلّہ میں اٹھ جائے اور اس گھر میں مجبور ہو تو دوسرے شہر ہجرت کر جائے۔

(۲) دوسرے وہ کہ یہاں اپنے فرائض مذھبی بجالانے سے عاجز نہیں اور اسکے ضعیف ماں باپ یا بیوی بچے جن کا نفقہ اس پر فرض ہے وہ نہ جاسکیں یا نہ جائیں گے اور اسکے چلے جانے سے بے وسیلہ رہ جائیں گے تو اسکو دارالاسلام سے ہجرت کرنا حرام ہے

(۳) تیسرے وہ کہ نہ فرائض سے عاجز ہے نہ اسکی یہاں حاجت لہذا اسے اختیار ہے رہے یا چلا جائے جو اس کی مصلحت سے ہو۔ (فتاوی رضویہ)

بدعت کی تعریف

وہ نیا کام جوزمانہءنبوی کے بعد ایجاد ہوا۔ یہ عام ہے کہ اس نئے کام کا تعلق اعتقاد سے ہو یا اعمال سے۔ دینی ہو یا دنیوی۔

اقسام: بدعت کی دو قسمیں ہیں۔(۱) بدعت اعتقادی (۲) بدعت عملی

(۱) بدعتِ اعتقادی: وہ عقائد باطلہ جو حضور ﷺ کی حیات ظاہری کے بعد ایجاد ہوئے جیسے۔ عقیدہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد دوسرا نبی آسکتا ہے۔ نماز میں رسول اللہ ﷺ کا خیال بیل، گدھے وغیرہ کے خیال سے بدتر ہے نعوذ باللہ من ذالک

(۲) بدعت عملی: اسکی دو قسمیں ہیں

(۱) بدعت حسنہ (۲) بدعت سیۂ

(۱) بدعتِ حسنہ: وہ نیا کام جو خلاف سنت نہ ہو اور نہ ہی کسی سنت کو مٹانے والا ہو۔ جیسے محفل میلاد شریف۔ گیارہویں شریف یا عرس بزرگانِ دین منانا۔

(۲) بدعتِ سیۂ: وہ نیا کام جو خلافِ سنت ہو یا کسی سنت کو مٹانے والا ہو۔ جیسے پینٹ شرٹ پہننا۔

مدینہ: بدعت حسنہ اور بدعت سیۂ میں سے ہر ایک کی پھر تین تین قسمیں ہیں

(۱) بدعتِ حسنہ کی تقسیم

(۱) بدعت مباحہ (۲) بدعت مستحبہ (۳) بدعت واجبہ

(۱) بدعتِ مباحہ: وہ نیا کام جو خلافِ شرع نہ ہو اور بغیر نیتِ خیر کے کیا جائے۔ جیسے۔ یوم آزادی پاکستان منانا۔ شادی بیاہ پر چراغاں کرنا وغیرہ

بدعتِ مستحبہ: وہ نیا کام جو خلافِ شرع نہ ہو اور نیتِ خیر کے ساتھ کیا جائے۔ عوام الناس اس کو ثواب جانتے ہوں۔ جیسے محفل میلاد منانا۔ خطبہ جمعہ و عیدین میں صحابہ کرام کا ذکر کرنا۔ دینی اجتماعات کا انعقاد کرنا۔ مساجد کو مزین کرنا۔

(۳) بدعتِ واجبہ: وہ نیا کام جو خلافِ شرع نہ ہو۔ اور ترک کرنے کی صورت میں مسلمان حرج میں مبتلا ہو جائیں۔ جیسے قرآن پر اعراب لگانا۔ دینی مدارس کا قیام علم صرف ونحو کا التزام کرنا۔

(ii) بدعت سیئہ کی تقسیم:

(۱) بدعت مکروہ تنزیہی: (۲) بدعت مکروہ تحریمی (۳) بدعت حرام

(۱) بدعتِ مکروہ تنزیہی: وہ نیا کام جو خلافِ سنت ہو اور سنت غیر موکدہ کو ترک کرنے کا سبب بنے۔ جیسے ننگے سر کھانا پینا۔

(۲) مکروہ تحریمی: وہ نیا کام جو خلاف سنت ہو اور سنت موکدہ کو ترک کرنے کا سبب بنے جیسے۔ داڑھی منڈانا یا کٹا کر ایک مٹھی سے کم کرا لینا۔

(۳) بدعتِ حرام: وہ نیا کام جو خلاف شرع ہو اور فرض یا واجب کو ترک کرنے کا سبب بنے جیسے۔ بزرگان دین کے مزارات پر ناچنا اور ڈھول بجانا۔

فقہ کی تعریف

الفقہ ھو العلم بالاحکام الشرعیۃالعملیۃ المکتسب من ادلتھاالتفصیلیۃ

احکام شریعہ کا دلائل تفصیلیہ سے حاصل کرنا فقہ کہلاتا ہے۔

ضروریات دین

ایسے امور کہ جنکے علم میں خواصین وعوام الناس کی یکساں شرکت ہو۔

یہاں عوام سے مراد وہ لوگ ہیں جنکا علماء کرام اور دین کے ساتھ لگاؤ ہو۔

(فتاویٰ رضویہ)

(" نذر کی تعریف")

"ایجا ب عین الفعل المباح علی نفسہ تعظیما للہ تعالیٰ "

نذر: اللہ تعالیٰ تعظیم کے سبب فعل مباح کو اپنے اوپر لازم لینا انسان جس چیز کی منت مان کر اپنے اوپر لازم کرتا ہے۔اسے نذر کہتے ہیں۔

(التعریفات)

اقسام: نذر کی دو قسمیں ہیں

(۱) نذر شرعی (۲) نذر عرفی

(۱) نذر شرعی: غیر ضروری عبادت کو اپنے اوپر لازم کر لینا نذر شرعی ہے۔جیسے نفل وغیرہ کی نذر۔

(۲) نذر عرفی: غیر اللہ کے لئے نذر ماننا نذر عرفی کہلاتا ہے۔

حکم:(۱) نذر شرعی اللہ تعالٰی کے سوا کسی دوسرے کی ماننا ناجائز ہے۔

(۲) نذر عرفی انبیاء کرام اور اولیائے عظام کیلئے جائز ہے۔

(۳) نذر شرعی کا پورا کرنا فرض ہے۔

(۴) نذر عرفی کا پورا کرنا ضروری نہیں۔

نذر کی شرائط:

(۱) جس عبادت کی نذر مانی اس عبادت کا ادا کرنا محال نہ ہو۔ جیسے۔ کسی نے کہا کہ اگر فلاں کام ہو گیا تو آج کی رات ایک لاکھ نفل ادا کروں گا۔

(۲) جس چیز کی نذر مانی وہ کسی دوسری عبادت کیلئے وسیلہ نہ بنے۔ جیسے۔ وضو کی نذر ماننا۔ کہ یہ نماز کیلئے وسیلہ ہے۔

(۳) جس شئے کیلئے نذر مانی وہ بذاتِ خود گناہ نہ ہو۔ جیسے۔ شراب پینے کی نذر۔

(۴) جس چیز کی نذر مانی وہ خود فرض یا واجب نہ ہو۔ جیسے۔ عصر کی نماز کی نذر۔ کیونکہ یہ پہلے ہی فرض ہے۔

"وصیت کی تعریف"

شرعی معنی: علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

تملیک مضاف الی مابعدالموت (ردالمحتار)

کسی شخص کو اپنی موت کے بعد کسی چیز کا مالک بنانا وصیت کہلاتا ہے۔

اقسام: وصیت کی چار اقسام ہیں۔

(۱)واجب (۲) مستحب (۳) مباح (۴) مکروہ

(۱)واجب: حقوق اللہ کی عدم ادائیگی کی صورت میں وصیت کرنا واجب ہے۔ مثلاً زندگی میں نمازیں قضا کیں یا روزے قضا کیے۔ انکی وصیت کرنا واجب ہے۔

(۲) مستحب: مساجد، دینی مدارس بنانے، غریبوں یا دیگر امور دینیہ کیلئے وصیت کرنا مستحب ہے۔

(۳) مباح: دنیاداروں یا غیر محتاجوں کیلئے وصیت کرنا مباح ہے۔

(۴) مکروہ: فساق وفجار یا حرام کا ارتکاب کرنے والے کیلئے وصیت کرنا مکروہ ہے۔

مدینہ: وصیت میں چار ارکان کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

(۱) موصی: وصیت کرنے والے کو کہتے ہیں

(۲) موصٰی لہ: جسکے لئے وصیت کی جائے۔

(۳) موصٰی بہ: جس چیز کی وصیت کی جائے۔

(۴) وصی: جسکو وصیت کی جائے۔ (فتاوٰی عالمگیری)

"(مسجد کی تعریف)"

لغوی معنی: سجدہ کرنے کی جگہ۔

اصطلاحی تعریف: وہ جگہ جسے کسی مسلمان نے اپنی ذاتی ملک سے علیحدہ کر کے عبادت کیلئے وقف کر دیا ہو۔ اور مسلمانوں کو عبادت کرنے کیلئے اذن عام (عام اجازت) کر دیا ہو۔

اب یہ جگہ تا قیامت مسجد ہو جائیگی۔

(۲) مسجد بیت: گھر کے اندر کسی جگہ کو عبادت کیلئے مخصوص کرنا۔ مسجد بیت کہلاتا ہے۔ لیکن مسجد بیت شرعی احکام سے مستثنیٰ ہے۔ اس پر مسجد کے احکام مرتب نہیں ہونگے۔

"وطن کی تعریف"

علامہ جرجانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

الوطن الاصلی هو المولد الرجل و البلدالذی هو فيه، الوطن الاقامة موضع ينوی ان يستقر فيه خمسة عشر يوماً او اكثر من غير ان يتخذه مسكنا. (التعریفات)

وطن کی دو قسمیں ہیں

(۱) وطن اصلی (۲) وطن اقامت

(۱) وطن اصلی: ایسی جگہ کہ جہاں بندے نے سکونت اختیار کرلی ہو یا اسکی پیدائش ہوئی ہو یا اسکے اہل خانہ وہاں رہتے ہوں یا اسکا ارادہ ہے کہ یہاں سے نہیں جائیگا۔ وطن اصلی کہلاتا ہے۔

(۲) وطن اقامت: وہ مقام کہ جہاں مسافر نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کی نیت کی ہو۔ وطن اقامت کہلاتا ہے۔ (بہار شریعت)

"شہر کی تعریف"

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ شہر کی تعریف میں لکھتے ہیں۔

"في التحفة عن ابی حنيفته انه بلدة كبيرة فيها سلك واسواک ونهار ساتيق وفيها وال يقدر على انصاف المظلوم من الظالم بحشمته وعلمه وعلمه غيره ويرجع الناس اليه فيما يقع من الحوادث هذا هو الاصح" (ردّالمحتار)

تحفہ میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ بڑی جگہ جہاں گلیاں اور بازار ہوں اور مضافاتی علاقہ ہو۔ اور اس میں ایک حاکم ہو جو اپنے علم اور غیر کے علم اور اپنی حشمت سے مظلوم کو ظالم سے اسکا حق دلانے پر قادر ہو۔ اور عوام الناس اپنے معاملات میں اسکی طرف رجوع کریں۔ شہر کہلاتا ہے۔

"مسافر کی تعریف"

علامہ جرجانی رحمۃ اللہ علیہ مسافر کی تعریف میں لکھتے ہیں۔

"المسافر هو من قصد سيرا وسطا ثلاثة ايام ولياليها و فارق بيوت بلده" (التعريفات)

جو شخص تین دن اور اسکی راتوں کی مسافت کیلئے سفر کی نیت کیساتھ گھر سے نکلے وہ شرعی مسافر ہے۔

مدینہ: اس مسافت کی کم از کم حد۔ ساڑھے ستاون میل ہے۔

حکم: مسافر فرض نماز میں قصر کرے۔ یعنی چار رکعت کی بجائے دو رکعت ادا کرے۔

"قصر کی تعریف"

علامہ اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

"خلاف الطول و قصر الصلاۃ جعلها قصیرة بترک بعض ارکانها ترخیصا قال فلیس علیکم جناح ان تقصر وامن الصلاۃ والی غیر ذالک"

قصر کا معنی یہ ہے کہ نماز کے بعض ارکان کم کر کے اسکو مختصر کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے "اگر تم نماز کو قصر کر کے پڑھو تو کوئی حرج نہیں ہے۔"

مدینہ: ائمہ اربعہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص سفر شرعی کے ارادہ سے شہر سے نکل جائے اسکے لئے نماز میں قصر ثابت ہو جاتی ہے۔

حکم: امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مدت قصر پندرہ دن ہے اگر اس سے زیادہ قیام کا ارادہ کرے تو اسکو پوری نماز پڑھنی ہو گی۔

قصر میں کا سنت کا حکم: احناف کے نزدیک حالتِ سفر میں سنتِ موکدہ نہ پڑھے اور رخصت پر عمل کرے البتہ صبح کی سنتیں پڑھ لے اسلیئے کہ وہ قریب واجب ہیں اور جب حالتِ قیام میں ہو جیسے چند روز یعنی پندرہ روز سے کم کے لئے کسی جگہ ٹھہرا تو سنتِ موکدہ پڑھ لے۔

"(حج کی تعریف)"

القصدالی اشی المعظم

"قصد بیت الله تعالیٰ بصفةمخصوصة و فی وقت مخصوص بشرائط مخصوصة"

لغوی معنی: کسی معظم کی طرف ارادہ کرنا۔

اصطلاحی معنی: اصطلاح شرع میں بمقامِ مخصوص کا فعلِ مخصوص کے ساتھ زمانہ مخصوص میں شرائط مخصوصہ کے ساتھ ارادہ کرنا۔ حج کہلاتا ہے۔

اقسام: حج کی تین قسمیں ہیں

(۱) افراد (۲) قران (۳) تمتع

(۱) حج افراد: اسکا طریقہ یہ ہے کہ اس میں صرف حج کا احرام باندھا جاتا ہے اور فقط حج ہوتا ہے۔ عمرہ نہیں کیا جاتا۔

(۲) حج قران: اسکا طریقہ یہ ہے کہ حاجی حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھ لیتا ہے۔ اور مکہ معظمہ پہنچنے کے بعد سب سے پہلے عمرہ کرتا ہے۔ پھر حج تک حالتِ احرام میں رہتا ہے۔ پھر حج کرتا ہے۔

(۳) حج تمتع: اس حج کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد سب سے پہلے عمرہ کی نیت کی جاتی ہے۔ اور پھر مکہ معظمہ پہنچ کر عمرہ ادا کرتے ہیں اسکے بعد احرام کھول کر عام کپڑے پہن لئے جاتے ہیں۔ اور پھر 8 ذی الحجہ کو حج کرنے سے پہلے احرام باندھ

لیتے ہیں۔ (بہارشریعت)

حج تمتع کی شرائط

(۱) حج کے مہینہ میں پورا طواف یا طواف کا اکثر حصہ یا 4 چکر۔

(۲) عمرہ کے احرام کا حج کے احرام سے مقدم ہونا۔

(۳) عمرہ فاسد نہ کیا ہو۔

(۴) حج فاسد نہ کیا ہو۔

(۵) المام حج نہ کیا ہو۔

قِران کی شرائط

عمرہ کے طواف کا اکثر حصہ وقوف عرفہ سے پہلے ہو۔ چنانچہ اگر کسی نے طواف کے 4 چکروں سے پہلے وقوف کیا تو قران باطل ہے۔

حج بدل کی شرائط

(۱) جس نے حج بدل کرایا تو فرض ادا نہ ہوا۔ چنانچہ اس پر بعد میں حج فرض ہوا تو یہ حج بدل اسکے لئیے کافی نہ ہوا۔

(۲) جسکی طرف سے حج کیا جائے وہ معذور ہو۔ یعنی اگر خود ادا نہ کر سکتا ہو۔ اور اگر اس قابل ہے کہ خود کر سکتا ہے تو اسکی طرف سے حج ادا نہیں ہو سکتا۔

(۳) حج کے وقت سے لیکر موت تک یہ عذر باقی رہے۔ لہذا اگر درمیان میں عذر جاتا رہا یعنی خود حج کرنے پر قادر ہو جائے تو پہلے والا حج ناکافی ہے۔

(۹) جسکی طرف سے حج کیا جائے۔ اس نے حکم دیا ہو۔ بغیر اذن اسکا حج نہیں ہو سکتا۔

(۱۰) مصارف (خرچہ) اسکے مال سے ہوں جسکی طرف سے حج ادا کیا جائے۔ اگر دوسرا کرے گا تو حج نہ ہوا۔

حج کے واجب ہونے کی شرائط

(۱) مسلمان ہونا۔ اگر اسلام لانے سے پہلے استطاعت تھی۔ پھر فقیر ہو گیا تو اسلام لانے کے بعد زمانہ کفر کی استطاعت معتبر نہیں۔

(۲) مسلمان کو حج کی استطاعت حاصل تھی لیکن حج نہیں کیا۔ بعد میں فقیر ہو گیا۔ تو اب بھی حج کا ادا کرنا فرض ہے۔

(۳) حج کرنے کے بعد (معاذ اللہ) مرتد ہو گیا۔ پھر مسلمان ہو گیا۔ اور اب حج کی استطاعت حاصل ہو تو پھر حج فرض ہو جائیگا۔ کہ مرتد ہونے کی وجہ سے حج اور دیگر نیک اعمال باطل ہو گئے۔

(۴) بالغ ہونا۔ نابالغ نے حج کیا تو یہ نفل حج ادا ہوا۔ بالغ ہونے کے بعد اگر استطاعت حاصل ہو جائے تو فرض ہو جائیگا۔

(۵) عاقل ہونا۔ مجنوں یا ناسمجھ پر حج فرض نہیں۔

”جہاد کی تعریف“

الجهاد شرعا بذل الطاقة و تحمل المشقة فی سبيل الله علاء كلمته و نصرة دينه (کنز الدقائق)

اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی ونصرت کیلئے کافروں سے لڑنا اور اپنی پوری طاقت وقوت کوخرچ کرنا جہاد کہلاتا ہے۔اور شرعی احکام پر عمل پیرا ہونے کے لئے اپنے آپکو تھکا دینا شہوت اور لذت کیطرف مائل ہونے کی بناء پر نفس وشیطان کی مخالفت کرنا جہاد فی اللہ ہے۔

اقسام: جہاد کی دوقسمیں ہیں

(۱)فرض عین (۲)فرض کفایہ

(۱) فرض عین :اگر کفار کسی اسلامی سلطنت پر حملہ کردیں تو اس سلطنت کے تمام مسلمانوں پر جہاد فرض عین ہوجائیگا۔

(۲)فرض کفایہ: کفار کو تبلیغ دین کرنے کے بعد اگر وہ دین اسلام قبول نہ کریں۔تو ان سے جہاد کرنا فرض کفایہ ہوجائیگا۔

"(روزہ کی تعریف)"

"اماتفسیره فهو عبارة عن ترک الاکل والشرب و الجماع من الصبح الی غروب الشمس بنية تقرب من الاهل" (فتاویٰ عالمگیری)

اھل عبادت کا عبادت کی نیت سے صبح صادق سے لیکر غروب آفتاب تک اپنے آپ کو کھانے پینے اور جماع (ہم بستری) سے روکنا روزہ کہلاتا ہے۔

روزہ کی مندرجہ ذیل سات اقسام ہیں۔

(۱) فرض روزہ : رمضان کے روزے،۔ رمضان کی قضا کے روزے، کفارۂ قتل،

کفارۂ ظہار او کفارۂ قسم کے روزے، احرام کی حالت میں شکار کرنے کی صورت میں جزا کے روزے حالت احرام میں کوئی ایسا فعل سرزد ہو جائے جو احرام کے منافی ہو۔ اسکے فدیہ کے روزے یہ تمام روزے ادا کرنا فرض ہیں۔

(۲) واجب روزہ: کسی چیز پر روزہ کی نذر مانی۔ نذر پوری ہونے کے بعد روزہ رکھنا واجب۔

(۳) سنت روزہ: نویں و دسویں محرم اور ہر پیر کا روزہ رکھنا سنت ہے۔

(۴) مستحب: صوم داؤدی یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار اور ایام بیض کے روزے 9 ذی الحجہ کا روزہ یہ سب مستحب ہیں۔

(۵) نفل: ہر وہ دن کہ جس میں روزہ رکھنا مکروہ نہ ہو۔ ان دنوں میں روزہ رکھنا نفل ہے۔

(۶) مکروہ تنزیہی: فقط 10 محرم کا روزہ جب تک کہ ساتھ دوسرا روزہ نہ ملائے۔

(۷) مکروہ تحریمی: عید الفطر و عید الاضحٰی اور ایام تشریق کا روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔

(فتح القدیر)

"(مستحاضہ کی تعریف)"

هی امتی تری الدم من قبلها فی زمان لا یعتبر من الحیض والنفاس، مستغرقا وقت صلاة فی الابتداء ولایخلو وقت صلاة عنه فی البقاء" (تعریفات)

ایسا خون کہ جو عورت کی شرمگاہ سے اسوقت نکلے جب وہ حیض و نفاس کے زمانہ

سے خالی ہو۔ یہ بیماری کا خون ہوتا ہے۔ اور رحم سے نہیں آتا بلکہ فرج (عورت کی اگلی شرمگاہ) سے متعلق کسی رگ کے پھٹنے سے خارج ہوتا ہے

حکم: اس حالت میں جماع کرنا۔ نماز و روزہ اور دیگر عبادات عورت کیلئے جائز ہیں۔

(نفاس)

بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت کو جو خون آتا ہے اسے نفاس کہتے ہیں۔

حد: نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت 40 دن ہے

"(بیع کی تعریف)"

البیع فی اللغة مطلق المبادلة و فی الشرع : مبادلة المال المتقوم بالمال المتقوم (التعریفات)

اصطلاحی معنی: دو آدمیوں کا مال کے بدلہ مال سے ایک مخصوص صورت کے ساتھ تبادلہ کرنا بیع کہلاتا ہے۔

اقسام نمبر 1: بیع کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) قولی (۲) فعلی

(۱) بیع قولی: قولی میں دو رکن ہوتے ہیں۔ جنکو ایجاب وقبول کہتے ہیں۔ مثلاً ایک نے کہا میں نے یہ چیز بیچی دوسرے نے کہا میں نے خریدی۔

(۲) بیع فعلی: اسکے بھی دو رکن ہوتے ہیں۔ چیز کا لے لینا۔ اور مال دے دینا۔ لھذا یہ لینا، دینا ایجاب وقبول کے قائم مقام تصور کیے جائیں گے۔

(i) بائع: چیز بیچنے والے کو کہتے ہیں۔

(ii) مشتری: چیز خریدنے والے کو مشتری کہتے ہیں۔

(iii) مبیع: جس چیز پر بیع ہوا سے مبیع کہتے ہیں۔

(iv) بیع: خرید و فروخت کو کہتے ہیں۔

(v) ایجاب و قبول: ایسے دو لفظ جو مالک بنانے اور مالک بننے کا فائدہ دیتے ہیں۔ انہیں ایجاب و قبول کہتے ہیں۔ مثلاً پہلے شخص کے کلام (میں نے بیچا) کو ایجاب اور دوسرے کے کلام (میں نے خریدا) کو قبول کہتے ہیں۔

اقسام نمبر 2: بیع کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں۔

(۱) بیع تعاطی (۲) بیع سلم (۳) بیع فاسد (۴) بیع باطل

(۱) بیع تعاطی: وہ بیع جو لفظِ ایجاب و قبول کہے بغیر فقط چیز لے لینے اور مال دے دینے سے منعقد ہو جاتی ہے۔

حکم: یہ بیع ہر قسم کی چیز چاہے قیمی ہو یا مثلی کو شامل ہے۔ لہذا فقط ثمن دے دینے اور چیز لے لینے سے بیع لازم ہو جاتی ہے۔ اس میں بغیر دوسرے کی رضامندی کے رد کرنے کا کسی کو حق حاصل نہیں ہے۔

(۲) بیع فاسد: بیع کے تمام ارکان و شرائط پائی جائیں۔ مبیع بھی قابل بیع ہو۔ لیکن اسکے علاوہ کوئی فساد پیدا ہو جائے۔ اسے بیع فاسد کہتے ہیں۔

(۳) بیع باطل: بیع کے ارکان میں سے اگر کوئی رکن مفقود ہو جائے۔ جیسے پاگل یا ناسمجھ

بچے نے بیع کی یا وہ چیز بیچنے کے قابل ہی نہ ہو جیسے۔خون۔شراب۔خنزیر یا مردار کی بیع تو اس بیع کو بیع باطل کہتے ہیں۔

حکم: بیع فاسد کو عاقدین فوراً فسخ (ختم) کر دیں۔ورنہ قاضی زبردستی فسخ کرا سکتا ہے۔

مدینہ:(i) بیع کے ارکان یہ ہیں۔

(۲) ثمن: بازار یا مارکیٹ کے ریٹ کے علاوہ بائع اور مشتری میں جو ریٹ مقرر ہو جائے اسے ثمن کہتے ہیں۔

(۳) قیمت: بازار یا مارکیٹ میں جس چیز کا جو ریٹ مقرر ہوا سے قیمت کہتے ہیں۔

(۴) قیمی چیزیں: وہ چیزیں جنکی قیمت ادا کی جائے۔اور باہم متقارب ہوں۔جیسے ایک طرف گائے دوسری طرف بکری۔لہذا گائے کے بدلے بکری نہیں بیچ سکتے بلکہ قیمت دینی پڑ گی۔

(۵) مثلی چیزیں: وہ چیزیں جو باہم متقارب ہوں۔اور ان میں بہت تھوڑا فرق ہو۔جیسے مالٹے یا انڈے یعنی اگر ایک طرف مالٹے ہوں اور دوسری طرف بھی مالٹے تو دونوں کو ایک دوسرے کے بدلے بیع کر سکتے ہیں۔

بیع کی شرائط

(۱) بائع اور مشتری کا عاقل ہونا۔بچہ یا پاگل نے بیع کی تو صحیح نہیں۔

(۲) عاقد کا ہونا: یعنی ایک ہی شخص بائع ہو اور وہی مشتری بھی بن جائے تو بیع صحیح نہیں۔

(۳) ایجاب وقبول موافق ہوں۔یعنی جس چیز کا ایجاب ہوا اسی کا قبول ہو۔

(۴) ایجاب وقبول کا ایک مجلس میں ہونا۔

(۵) بائع اور مشتری کا ایک دوسرے کے کلام کو سننا۔

(۶) مبیع کا موجود ہونا۔

(۷) مبیع کا بائع کی ملک میں ہونا۔

(۸) مبیع اور ثمن معلوم ہوں۔ اگر مجہول ہوں اور یہ جہالت جھگڑے تک پہنچائے تو صحیح نہیں۔

"(خیار شرط کی تعریف)"

بیع اور مشتری دونوں کو حق حاصل ہوتا ہے۔ کہ وہ قطعی طور پر بیع نہ کریں۔ بلکہ بیع میں یہ شرط عائد کردیں کہ اگر منظور نہ ہوا تو بیع ختم ہو جائیگی۔ مشتری اپنے ثمن واپس لے لے اور بائع اپنا مبیع لے لے۔ اسے خیار شرط کہتے ہیں۔

کیونکہ شریعت کیطرف سے دونوں کو موقع حاصل ہے کہ خوب غور و تفکر کرلیں۔ لہذا نا منظور ہو تو خیار (اختیار) حاصل ہونے کی وہ بیع کو نا منظور کردیں۔ (کمافی بہارالشریعت)

(”خیار تعیین کی تعریف“)

چند چیزوں میں سے ایک غیر معین چیز کو خریدا۔ اور یوں کہا کہ ان میں سے ایک کو خریدتا ہوں۔ تو مشتری ان چیزوں میں سے جس کو چاہے معین کرلے یعنی لے لے۔ خیار تعیین کہلاتا ہے۔

شرط: (۱) خیار تعیین میں مدت تین دن تک ہوتی ہے۔

(۲) خیار تعیین قیمی چیزوں میں ہوتی ہے۔ مثلی میں نہیں۔

"خیار رؤیت"

حضرات چیز کو دیکھے بغیر لے لیتے ہیں۔ دیکھنے کے وہ چیز ناپسند ہوتی ہے۔ تو ایسی صورت میں شریعت کی طرف سے مشتری کو اختیار حاصل ہے کہ اگر دیکھنے کے چیز نہ لینا چاہے تو بیع فسخ (ختم) کردے۔ اصطلاح فقھاء میں اسے خیار رؤیت کہتے ہیں

"مرابحہ ۔ تولیہ"

هی البیع بزیادہ علی الثمن الاول هی بیع المشتری بثمنه بلافضل

(تعریفات:)

جو چیز جس قیمت پر خریدی جاتی ہے اور جو کچھ مصارف (یعنی جو اس پر خرچہ ہوا) اسکے متعلق کیے جاتے ہیں۔ انکو ظاہر کر کے اس پر کچھ بڑھا کر نفع حاصل کر کے فروخت کرنا مرابحہ کہلاتا ہے۔ اور اگر نفع کچھ نہ لیا جس قیمت پر خریدا اسی قیمت پر بیچ دیا۔ تولیہ کہلاتا ہے۔

حکم: مرابحہ اور تولیہ کی بیع جائز ہے۔

"بیع فضولی"

بیع فضولی اس بیع کو کہتے ہیں کہ جس میں کوئی شخص دوسرے کے حق میں بغیر اسکی اجازت کے تصرف کرلے۔

حکم: شخص فضولی کے تصرف کرنے کے دوران اگر مالک دوران بیع موجود ہو تو بیع منقعد

ہو جائیگی مگر مالک کی اجازت پر موقوف رہیگی۔اور اگر عقد کے دوران مالک موجود نہ تھا

تو بیع منعقد نہیں ہوگی۔

بیع مکروہ: وہ بیع جس میں تمام شرائط پائی جائیں لیکن کسی امر خارج کیوجہ سے اس میں

کراہیت پیدا ہو جائے۔جیسے اذانِ جمعہ کے بیع کرنا۔

"تیمم کی تعریف"

"فی الغة مطلق العقد و فی الشرع قعد العصید الطاھر و

استعماله بصفة مخصوصة لاذالته الحدث "

لغوی معنی: ارادہ کرنا۔

اصطلاحی معنی: ایسا ارادہ جو مٹی یا جنسِ مٹی سے طہارت کے حصول کیلئے کیا جائے تیمم

کہلاتا ہے۔

شرائط: تیمم میں 6شرطیں ہیں۔

(۱) مسلمان ہونا (۲) نیت کرنا (۳) مسح کرنا (۴) مٹی یا جنس مٹی سے تیمم کرنا (۵) مٹی کا

پاک ہونا (۶) پانی کا نہ ہونا (جنس مٹی کی مثال: پتھر، چونا، گیرو، سرمہ، گندھک، وغیرہ

رکن: تیمم میں دوضربیں ہیں۔(۱) مٹی پر پہلی ضرب مار کر منہ پر مسح کرنا (۲) اور دوسری

ضرب مار کر دونوں بازؤں کا ہاتھوں سمیت مسح کرنا۔

(اجارہ کی تعریف)

''عبادۃ عن العقد علی المنافع بعوض ھو مال وتملیک المنافع بعوض اجارۃ وبغیر عوض اجارۃ وبغیر عوض اعادۃ''

کسی شخص کا اپنے نفع کو کسی عوض کے بدلے دوسرے شخص کو اس نفع کا مالک بنا دینا اجارہ کہلاتا ہے۔

نوکری کرنا۔ مزدوری پر کام کرنا وغیرہ اجارہ کی صورتیں ہیں۔

اجارہ کے ارکان مندرجہ ذیل ہیں۔

1: آجر: اجارہ کے مالک کو کہتے ہیں۔ (مواجر یا موجر بھی کہتے ہیں)

2: اجیر: کام کرنے والے کو کہتے ہیں اجیر کی دو قسمیں ہیں۔

1: اجیر مشترک: وہ اجیر جسے کسی مخصوص وقت میں ایک ہی شخص کا کام کرنا ضروری نہ ہو بلکہ مخصوص وقت میں دوسروں کا کام بھی کر سکتا ہو۔ جیسے۔ دھوبی۔ درزی وغیرہ

(۲) اجیر خاص: وہ شخص جو ایک ہی شخص کا پابند رہے۔ جیسے دھاڑی دار مزدور مخصوص وقت میں صرف ایک ہی شخص کا کام کر سکتا ہے۔

اجارہ کی شرائط

(۱) عاقل ہونا۔ یعنی پاگل یا، ناسمجھ بچہ نے اجارہ کیا تو صحیح نہ ہوا۔

(۲) ملک ولایت حاصل ہو یعنی اجارہ کرنے والا مالک یا ولی ہو۔

(۳) اجارہ کرنے کا اختیار حاصل ہو۔

(۴) اجرت معلوم ہو۔ (۵) منفعت (نفع) معلوم ہو۔

(۶) جہاں اجارہ کا تعلق وقت سے ہو وہاں مدت بیان کرنا۔ مثلاً مکان کرائے پر لیا تو یہ بتانا ضروری ہے کہ اتنے دنوں کے لیے لیا۔ یہ بتانا ضروری نہیں کہ اس میں کیا کام کریگا۔

(۷) جانور کرائے پر لیا اس میں وقت یا جگہ بیان کرنا ہوگی مثلاً ایک گھنٹہ سواری کریگا۔ یا فلاں جگہ تک جائیگا۔ اور کام بھی بیان کرنا ہوگا۔

(۸) منفعت مقصود ہو۔ یعنی اجارہ میں نفع حاصل کرنے کی نیت ہو۔

(۹) اجارہ میں کوئی ایسی شرط نہ ہو جو عقد اجارہ کے خلاف ہو۔ (بہار شریعت)

(مزارعت کی تعریف)

کسی دوسرے شخص کو اپنی زمین اس طور پر کاشت کرنے کے لیے دنیا کہ جتنی پیداوار اس زمین سے حاصل ہوگی دونوں میں برابر برابر تقسیم ہوگی۔ اسے مزارعت کہتے ہیں۔

شرائط: مزارعت میں مندرجہ ذیل شرائط کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

1: عاقدین (معاملہ طے کرنے والے) عاقل بالغ ہوں۔ اور اگر نابالغ ہے تو اسکو عقد کرنے کی اجازت حاصل ہو۔

2: زمین زراعت کے قابل ہو شور زدہ یا بنجر زمین پر مزارعت صحیح نہیں۔

3: زمین معلوم ہو۔ مجہول نہ ہو۔

4: مالک زمین اس زمین کو کاشتکار کے حوالے کر دے اور اگر یہ شرط لگائی کہ میں بھی اس

میں کام کرونگا تو مزارعت درست نہیں۔

5: مدت بیان ہو۔ مثلاً 2 سال 3 سال 4 سال وغیرہ۔ اگر مدت معین نہ کی تو مزارعت صرف پہلی فصل پر ہوگی۔ اسکے بعد مزارعت باطل ہو جائیگی۔

6: یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ بیج مالک دیگا یا کاشتکار۔ ورنہ جو وہاں کا عرف ہو اسطرح کیا جائے۔

7: یہ بیان کیا جائے کہ کیا بوئے گا۔ یا مطلقاً اجازت دے دے کہ جو تو بوئے تیری مرضی ہے۔

8: ہر ایک کو کیا ملے گا اسکا دورانِ عقد ذکر کرنا ضروری ہے۔ پیداوار میں دونوں کی شرکت لازمی ہے۔

(دَین کی تعریف) (قرض)

ہر وہ چیز جو کسی عقد یا کسی شے کے ضائع وہلاک کرنے سے کسی کے ذمہ لازم وواجب ہو جائے یا کوئی چیز قرض لینے کیوجہ سے کسی کے ذمہ لازم ہو جائے۔ اسے دَین کہتے ہیں۔

حکم: دَین میں مدت مقرر کرنا واجب ہوتا ہے چاہے مدت معلوم ہو یا مجھول

مدت معلوم کی مثال: مثلاً یوں کہا کہ میں تمہیں رجب کی 24 تک دین ادا کردونگا۔

مدت مجھول کی مثال:۔ مثلاً یوں کہا میں تمہیں سردیاں آنے تک دین ادا کردونگا۔

("مضاربت کی تعریف")

ھی عبادۃ عن عقد علی الشرکتہ فی الربح بمال من احدابی نبین والعمل من الجانب الاخر بان یقول رب المال خذالمال مضاربتہ علی ان مارزق اللہ اواطھم اللہ تعالیٰ عند من ربح فھو بیننا علی کذامن نصف اوربع اوثلث اوغیر ذلک من الاجزاء المعلومتہ ویقصل المضارب اخذت اورفیت اوقبلت. (فتاویٰ عالمگیری)

دوفریق کسی کاروبار میں شرکت کا معاہدہ کرتے ہیں۔ایک فریق کا سرمایہ ہوتا ہے اور دوسرے فریق کی محنت۔صاحبِ مال کہتا ہے کہ یہ مال لو اور اس میں اللہ تعالیٰ جو منافع عطا فرمائے گا۔وہ ہمارا آدھا آدھا یا چوتھائی یا تھائی تقسیم ہوگا۔اسکے جواب میں مضارب کہتا ہے۔میں نے قبول کیا۔یا میں اس معاملے پر راضی ہوا۔مضاربت کہلاتا ہے۔

("مساقات کی تعریف")

"دفع الشجر الیٰ من یصلحہ بجز من ثمرہ" (تعریفات)

کسی شخص نے اپنا باغ دوسرے شخص کو اسلیئے دیا کہ وہ اسکی حفاظت ونگہداشت کرے باغ کے درختوں کی مناسب دیکھ بھال' انکی گوڈی وغیرہ کا اہتمام کرے۔تو اسکے نتیجہ میں حاصل ہونے والا پھل باغ کے مالک اور اس نگہداشت کرنے والے کے درمیان مشترک ہوگا۔اسے مساقات کہتے ہیں۔اسکے جواز پر علماء کرام کا فتویٰ ہے۔

(مراهق کی تعریف)

هی قارب البلوغ وتحرکت الله واشتهی (التریفات)

ایسالڑکا جوقریب البلوغ ہو۔اسکا آلہ تناسل متحرک ہوتا ہواور اسے شہوت بھی آئے۔ مراہق کہلاتا ہے۔

حکم:۔ ایسے لڑکے کو عورتوں سے دور رکھا جائے اور اسکا بستر علیحدہ کر دیا جائے۔

(''لقطہ کی تعریف'')

وہ گری پڑی چیز جوراستے میں کسی شخص کومل جائے اسے لقطہ کہتے ہیں۔

ملتقط = لقطہ اٹھانے والے کو کہتے ہیں۔

لقطہ کی دو قسمیں ہیں۔

1: وہ لقطہ کہ جس کے بارے میں غالب گمان ہو جائے کہ اسکا مالک اسے تلاش نہیں کریگا۔جیسا ایک آدھ روپیہ یا بہت پھٹی پرانی ٹوپی وغیرہ۔

2: وہ لقطہ کہ جس کے بارے میں علم حاصل ہو جائے کہ اس کا مالک اسے تلاش کریگا۔ جیسے۔سوروپیہ کا نوٹ۔گھڑی۔چادروغیرہ

حکم۔1: بصورت اول لقطہ اٹھانا اور اس سے منفعت حاصل کرنا فقیر کیلئے جائز اور غنی کو چاہئے کہ کسی فقیر مسکین کو دے دے۔

2: بصورت ثانی اگر کسی نے اٹھالیا تو اس پر اسکی حفاظت کرنا واجب ہو جائیگا۔اور اس پر

اس لقطہ کا اعلان کرنا بھی ضروری ہوگا۔ تاکہ اس چیز کو اسکے مالک تک پہنچادے۔

مدینہ۔ مدتِ اعلان تین دن ہے۔

(”لقیط کی تعریف“)

1: لقطہ ”ھو مال یوجد علی الارض ولا یعرف لله مالک“

2: لقیط ”ھو بمعنی الملقوط ای الماخوذ من الارض و فی الشرع اسم لما یطرح علی الارض من صغار بنی آدم خوفا من العلیته اوفرارا من تھمته الزناد“ (تعریفات)

لغوی معنی: وہ بچہ جو کہیں پڑا ہوا ملے۔ اور اسکے ولی کا کچھ پتہ نہ ہو۔

شرعی معنی: کسی شخص کا پھینکا ہوا وہ بچہ جسے یا تو اس نے غربت وافلاس کے سبب پھینکا یا تہمتِ زنا کے اندیشہ سے پھینکا۔ لقیط کہلاتا ہے۔

حکم: اگر اس بچہ کو نہ اٹھانے کیصورت میں اسکے ہلاک ہونے کا خطرہ نہ ہو تو اٹھانا مستحب ہے۔

۲۔ اگر اسکے ہلاک ہونے کا یقین کامل ہو تو اسے اٹھانا واجب ہے۔

(حیاء کی تعریف)

”ان الحیاء تغیر انکسار عند خوف مایعاب ویذم“

کسی فعل کے ارتکاب کے وقت مذمت وملامت کے خوف کے سبب ہیئت (شکلِ انسانی) کا تبدیل ہونا حیا کہلاتا ہے۔

حیاء کی تعریف یوں بھی کی گئی ہے۔

"الحیاء خلق یلبعث علی ترکب القبح و بمنع من التقصیر فی حق ذی الحق"

حیاء ایک ایسا وصف ہے جو فعل قبیح کو ترک کرنے پر ابھارے اور کسی حقدار کو اسکے ادائیگی حق میں کمی کرنے سے روکے۔

("زھد کی تعریف")

امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں۔

"وزھد عبادۃ عن ترک المباحات المی حظ النفس"

زھد کا مطلب یہ ہے کہ انسان ایسی چیزوں کو ترک کر دے جو اسکے لیے مباح ہوں اور نفس انکی طرف رغبت کرے۔

(توبہ کی تعریف)

علامہ زبیدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

"تاب الی اللہ رجع الی المعصیت الی الطاعات وتاب اللہ علیہ ای عاد بالمغفرۃ" (تاج العروس)

جب توبہ کی نسبت بندے کی طرف ہو تو اسکا معنی یہ ہوگا کہ بندہ نے نافرمانی سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کیطرف رجوع کیا۔ توبہ کا لفظ اللہ تعالیٰ کیلئے بھی استعمال ہوا۔

چنانچہ جب اسکی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندے کی مغفرت کیطرف رجوع فرمایا

توبہ کے ارکان:

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ارکان توبہ چار ہیں۔

1: رکن اول یہ ہے کہ جو معصیت سرزد ہو اس پر ندامت کا اظہار کیا جائے۔

2: رکن ثانی یہ ہے کہ اس گناہ کو فوراً ترک کردے۔

3: رکن ثالث یہ ہے کہ آئندہ اس گناہ سے دور رہنے کا مصمم ارادہ کرے۔

4: رکن رابع یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اسکا تدارک وتلافی کرے۔

مثلاً۔ نماز روزہ ترک ہوا تو اسکی قضا لوٹائے کسی کی حق تلفی کی تو اسکا حق لوٹائے۔

(احیاء العلوم)

("ادب کی تعریف")

علامہ ابوزید انصاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

"الادب يقع على كل رياضته محمودة يتخرج بها الانسان في فضيلته من الفضائل"

ادب ایک ایسی ریاضت محمودہ ہے کہ جو انسان کیلئے حصول فضیلت کا سبب بنے۔ اس کی ایک تعریف یوں بھی کی گئی ہے۔

وہ شخص جو عوام الناس کو اچھائی کی ترغیب دے اور برائیوں سے روکے ادیب

کہلاتا ہے۔

علامہ سعید احمد کاظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

ادب ایک ایسا ملکہ ہے کہ جو مزموم اشیاء سے محفوظ رکھتا ہے۔

(''رزق کی تعریف'')

علامہ جرجانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں۔

''اسم لما یسوقه الله تعالیٰ الحیوان فیا کله فیکون متنا ولد للحلال والحرام'' (التعریفات)

وہ چیز کہ جسے اللہ تعالی جاندار اشیاء تک پہنچائے اور وہ جاندار اسے کھائے پئے یادرہے کہ رزق حلال اور حرام دونوں کو شامل ہے۔

(''شعور کی تعریف'')

'' علم الشی علم الحس'' (التعریفات)

ہر وہ چیز کہ جسے عقل سے جانا جائے علم کہلاتا ہے اور جو چیز حواس سے معلوم ہو اسکو شعور کہتے ہیں۔

(وسوسہ کی تعریف)

لغوی معنی: نرم آواز

اصطلاحی معنی: دل کے اندر برے خیالات اور افکار فاسدہ کا آنا وسوسہ کہلاتا ہے۔

الہام۔ اچھے خیالات کو الہام کہتے ہیں۔

وسوسہ شیطان کیطرف سے آتا ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں وسوسہ کی تین قسمیں ہیں

۱۔ حاجس ۲۔ وہم ۳۔ عزم

1: حاجس۔ ایسا برا خیال جو بے اختیار دل میں آ جائے اسے حاجس کہتے ہیں۔

یہ آنی فانی ہوتا ہے۔ یعنی آیا اور فوراً گیا یہ امم سابقہ پر بھی معاف تھا اور ہمیں بھی معاف ہے۔

اور اگر یہ برا خیال دل میں باقی رہ جائے تو یہ ہم پر معاف ہے۔ لیکن پچھلی امتوں پر معاف نہیں تھا۔

2: وہم۔ اور اگر اس برے خیال سے دل میں لذت وخوشی پیدا ہو تو اسے وہم کہتے ہیں۔

حکم۔ اس پر بھی اس امت کو پکڑ نہیں۔

3: عزم۔ اور اگر اس برے خیال کو عملی جامہ پہنانے کا ارادہ پیدا ہو تو اسے عزم کہتے ہیں۔

حکم۔ عزم میں پکڑ ہے۔ (اشعۃ اللمعات)

(جہل' نسیان' ذہول)

1: کسی چیز کو نہ جاننا جہل کہلاتا ہے۔ مثلاً کسی نے قرآن پڑھا ہی نہیں۔

2: اگر جان لیا لیکن حافظہ سے نکل گیا اسے نسیان کہتے ہیں۔

مثلاً قرآن حفظ کیا مگر بھول گیا۔

3: اورکوئی چیز ذہن میں موجود تھی مگر ادھر توجہ نہ رہی یہ ذھول ہے۔

مثلاً کسی وقت اس سے کوئی آیت پوچھی اسے یاد تھی لیکن ادھر توجہ نہ گئی۔

1: پہلا قرآن سے جاہل 2: دوسرا قرآن کا ناسی 3: تیسرا قرآن سے ذاھل

(”خلق کی تعریف“)

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ خلق ایک ایسا ملکہ ہے کہ جو بندہ اس وصف کیساتھ متصف ہو جائے تو اسکے لیے نیک افعال اختیار کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ معاملات میں شدت کرنا' بخل اور غصب سے کام لینا۔ لوگوں کیساتھ تکبر سے پیش آنا ترکِ تعلق کرنا' رشتہ داروں عزیز واقربا کے حقوق سے غفلت کرنا ان تمام افعال قبیحہ سے اجتناب کرنا حسن اخلاق میں سے ہے۔

(”اخلاص کی تعریف“)

خالص کا معنی ہے صافی۔ ایسی شے کہ جس میں ملاوٹ ہو اور اس ملاوٹ کو دور کر دیا جائے تو اسکو خالص کہا جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ جس شے میں ملاوٹ ہو سکتی ہو لیکن اس میں ملاوٹ نہ کی جائے اسکو خالص کہتے ہیں۔

حقیقت اخلاص یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے علاوہ ہر چیز سے بری ہو جانا۔

خلاصہ یہ ہوا کہ جس عبادت میں ریاکاری کی ملاوٹ نہ ہو اسے اخلاص کہتے ہیں۔

(غیبت کی تعریف)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

"الغیبت ان تذکر اخاک بما یکرہ لو بلغہ سواء ذکرتہ بنقص فی بدنہ او نسبہ او فی خلقہ او فی فعلہ او فی قولہ او فی دینہ او فی دیناہ فی ثوبہ و داہ دابتہ" (احیاء العلوم)

اپنے مسلمان بھائی کے متعلق کوئی ایسی بات کہنا کہ اگر اس بات کا ذکر اس کے سامنے کیا جاتا۔ تو اسکو ناگوار گزرتا۔ اب چاہے اس بات کا تعلق اسکے بدن سے ہو یا اسکے نسب سے اسکے اخلاق سے ہو یا اسکے قول و فعل سے ہو یا اسکے دین و دنیا سے ہو یہاں تک کہ اسکے کپڑوں مکان یا سواری سے ہو غیبت کہلاتا ہے۔

اقسام۔ غیبت کی چار قسمیں ہیں۔ ۱۔ کفریہ ۲۔ نفاق ۳۔ مصیبت ۴۔ مباح

غیبت کفریہ۔ کوئی شخص غیبت کا مرتکب ہو۔ کسی نے اسے کہا غیبت مت کرو اس نے جواب میں یوں کہا میں نہیں مانتا کہ یہ غیبت ہے۔ بلکہ میں اپنے قول میں سچا ہوں۔ تو اس نے حرام قطعی کو حلال کر دیا۔ لھذا کافر ہو گیا۔

2: غیبت نفاق۔ کسی شخص کا نام لئے بغیر اسکی برائی کرتا ہے مگر مخاطب کو جانتا ہے۔ اب یہ غیبت کا ارتکاب کرتا ہے اور خود کو متقی ثابت کرتا ہے۔ یہ نفاق ہے۔

3: غیبت معصیت۔ غیبت کا مرتکب ہوا لیکن یہ جانتا ہے کہ حرام فعل ہے۔ یہ معصیت (گناہ) ہے۔

4: مباح۔ لوگوں کو فاسق یا مذہب کے شر سے بچانے کیلئے انکی برائی کرتا ہے۔ تاکہ لوگ ان سے دور رہیں اور ان سے محتاط ہو جائیں ایسی غیبت کرنا مباح ہے۔ (درمختار)

(حسد ورشک کی تعریف)

علامہ جرجانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"تمنی زوال نعمت محسود الی الحاسد" (تعریفات)

محسود (جس سے حسد کیا جائے) سے نعمت کے زائل ہونے کی تمنا کرنا۔

حسد کے معنی یہ ہیں کہ کسی شخص میں کوئی خوبی دیکھے اب دل میں یہ آرزو پیدا ہوئی کہ یہ نعمت اس سے چھن کر مجھے مل جائے حسد کہلاتا ہے۔ اور اگر یہ خواہش بیدار ہو کہ جیسی نعمت اللہ تعالیٰ نے اسکو عطا فرمائی ہے ایسی نعمت مجھے بھی مل جائے تو یہ غبطہ یعنی رشک ہے۔ رشک کی دو قسمیں ہیں۔

مباح۔ دنیاوی معاملات میں رشک کرنا مباح ہے۔

مستحب۔ دینی معاملات میں رشک کرنا افضل و بہتر ہے۔

(چغلی کی تعریف)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

کوئی شخص کسی دوسرے آدمی کو اس طرح کہے کہ فلاں بندہ تمہارے متعلق اسطرح کہہ رہا تھا۔ اور یہ ایسی بات ہو کہ اگر اسکو اس آدمی کے سامنے ظاہر کیا جاتا تو وہ اسکو ناپسند و ناگوار سمجھتا اب چاہے اس بات کا اظہار صراحتہ ہو یا اشارۃ یا کنایۃ۔ چغلی

کہلاتا ہے۔

(بخل کی تعریف) (کنجوسی)

"ترک الایثار عند الحاجۃ" (التعریفات)

بخل کا معنی یہ ہے کہ جہاں مال خرچ کرنے کی ضرورت ہو اور مال خرچ کرنے کا موقع محل بھی ہو۔ ایسی جگہ مال خرچ نہ کرنا بخل کہلاتا ہے۔

("غرور کی تعریف")

انسان کا بظاہر کسی چیز کے بارے اچھا گمان کرنا لیکن تحقیق کرنے کے بعد اس کا بالکل برعکس ظاہر ہونا غرور کہلاتا ہے۔

("فسق کی تعریف")

لغوی معنی۔ طریقہ مستقیم سے خروج۔

شرعی معنی۔ وہ شخص جو گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو فاسق کہلاتا ہے۔

مراتب۔ فاسق کے تین مراتب ہے۔

1: تغابی۔ فسق کا مرتبہ اولی یہ ہے کہ کوئی انسان کبھی کبھی گناہ کرے اور اس گناہ کو برا بھی جانتا ہو۔

2: انھماک۔ درجہ ثانی یہ ہے کہ جو بندہ گناہ کبیرہ کا عادی ہو جائے اور اسے کسی قسم کا کوئی خوف نہ ہو۔

3: مجود: درجہ ثالث یہ ہے کہ کوئی شخص گناہ کبیرہ کو اچھا جان کر کرے جو شخص اس درجہ

تک پہنچ جائے اسکا ایمان برباد ہو جاتا ہے۔

(عشق' محبت کی تعریف)

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

جب طبیعت کسی لذیز چیز کیطرف مائل ہو تو اسکو محبت کہتے ہیں اور یہ میلان (مائل ہونا) جب شدت اختیار کر لے تو اسکو عشق سے موسوم کیا جاتا ہے۔

اقسام۔ محبت و عشق کی دو قسمیں ہیں۔ 1: محبوب کے اعتبار سے

2: غرض کے اعتبار سے۔

با اعتبار محبوب کے عشق و محبت کی اقسام۔ اسکی چار قسمیں ہیں۔

1: مکروہ 2: مباح 3: مستحب 4: واجب

1: مکروہ۔ کسی ناجائز اشیا سے عشق و محبت جیسے۔ زنا۔ ولواطت یا شراب وشباب سے محبت۔

2: مباح۔ ایسی محبت جسکا کرنا یا نہ کرنا برابر ہو۔ یعنی نہ گناہ نہ ثواب۔ مثلاً اچھے اچھے کھانوں سے محبت۔

3: مستحب۔ ایسی محبت جسکو اختیار کرنا ضروری تو نہ ہو لیکن اجر و ثواب کا موجب ہو۔ جیسے علم دین سے محبت۔ یا رضائے باری تعالیٰ کیلئے اپنے استاد سے محبت۔

4: واجب: ایسی محبت جسکا اختیار کرنا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہو۔ مثلا اللہ تعالیٰ اور محبوب خدا احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت یا دین اسلام سے محبت

2: باعتبار غرض عشق محبت کی اقسام۔انسان کا قلب جب مختلف اشیاء کی طرف مائل ہوتا ہے۔تو اس میلان کا سبب مختلف قسم کی اغراض ہوتی ہیں۔جنکی مندرجہ ذیل تین اقسام ہیں۔

1: اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلیئے محبت کرنا:۔جیسے مختلف قسم کی عبادات۔نفل تہجد۔چاشت اشراق سے محبت۔

2: دنیاوی منفعت کے حصول کی غرض سے محبت: جیسے اپنی جاگیر اور زمین وغیرہ سے محبت کرنا۔

3: حصولِ لذت کی غرض سے محبت: مثلاً آوارہ گرد قسم کے لڑکوں کا کسی کی ماں بہن کو ستانے سے محبت اور ان پر جملے کسنے سے محبت کرنا۔

(”حمد کی تعریف“)

تعریف کردہ شخص کی اختیاری خوبیوں کو زبان سے ظاہر کرنا حمد کہلاتا ہے۔

اقسام۔حمد کی تین قسمیں ہیں۔ 1: قولی 2: فعلی 3: حالی

1: قولی: انبیاء کرام نے جس طرح اللہ تعالیٰ کی اپنی زبان مبارک سے ثناء فرمائی انہیں الفاظ سے اپنی زبان میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا۔

2: فعلی۔اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر بدنی اعمال اختیار کرنا۔فعلی حمد ہے۔

3: حالی۔وہ حمد کہ جس کا تعلق قلب وروح سے ہو یعنی قلب وروح کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنا

(خشوع کی تعریف)

نفس کی ایسی حالت کہ جسکا اثر جسم کے ظاہری اعضاء پر سکون اور تواضع کی صورت میں ظاہر ہو۔ خشوع کہلاتا ہے۔

("اعتکاف کی تعریف")

لغوی معنی: ٹھہرنا قائم رہنا۔

"لبث صائم فی مسجد جماعته بنیته و تفریغ القلب عن شغل الدنیا" وتسلیم النفس الی المولی" (تعریفات)

"روزے دار کا اپنے دل کو دنیاوی مصروفیات سے فارغ کرنے اور خود کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سونپنے کی نیت سے مسجد جماعت میں ٹھہرنا اعتکاف کہلاتا ہے۔

اقسام۔ اعتکاف کی تین قسمیں ہیں۔ 1: فرض 2: نیت 3 نفل

1: فرض: نزر مانی کہ فلاں کام ہو گیا تو اتنے دن کا اعتکاف کرونگا۔ منت پوری ہونے کے بعد اعتکاف کرنا فرض ہو جائیگا۔

2: سنت۔ بیسویں رمضان کی عصر سے لیکر عید کا چاند نظر آنے تک اعتکاف بیٹھنا سنت ہے۔

3: نفل۔ اس اعتکاف کی نہ تو کوئی مدت مقرر ہے اور نہ ہی روزہ رکھنا شرط ہے جب بھی مسجد میں جائے اعتکاف کی نیت کرلے۔

مدینہ 1: رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف سنت کفایہ ہے۔

2: عورت مسجد بیت میں اعتکاف کرے۔

ربٰو کی تعریف (سود)

وفی الشرع هو فضل خال عن عوض. (التعریفات)

لغوی معنیٰ: زیادتی

شرعی: ایسی زیادتی جس کا کوئی عوض نہ ہو یا اصل مال پر زیادتی کو سود کہتے ہیں۔

اقسام۔ سود کی دو قسمیں ہیں 1۔ زیادتی کا سود ۲۔ ادھار کا سود

1: زیادتی کا سود۔ اسکے حرام ہونیکے لیے دو شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے۔

1: دونوں چیزیں ہم جنس ہوں مثلاً گندم کے بدلے گندم جو کے بدلے جو

2: دونوں ہم وزن ہوں جیسے سابقہ مثال کے گندم اور گندم یہ دونوں تولی جاتی ہیں۔ اس میں کمی بیشی حرام۔ لہذا کسی نے ایک کلو جو کے بدلے دو کلو جو بیچا سود ہے۔

2: ادھار کا سود۔ اسکے حرام ہونے کے لیے ایک شرط ہوگی۔ 1: یا تو دونوں چیزیں ہم جنس ہوں یا دونوں چیزیں ہم وزن ہوں۔ جیسے سونا اور چاندی۔ دونوں ہم وزن تو ہیں کیونکہ تولے جاتے ہیں۔ لیکن ہم جنس نہیں۔ حذا اس میں کمی بیشی حلال ہے۔ مثلاً ایک تولہ سونا کہ بدلے چھ تولہ چاندی بیچنا جائز ہے۔ مگر اس میں ادھار کرنا حرام ہے۔ لھذا فوری قبضہ کرلیں۔

("زینت کی تعریف")

ایسی چیز کہ جسکے سبب دنیا و آخرت کی دونوں حالتیں معیوب (عیب دار) نہ

ہوں۔ زنیت ہے اور جس چیز سے ایک وجہ سے حسن پیدا ہورہا ہو اور دوسری وجہ سے قباحت پیدا ہو تو وہ زنیت نہیں۔ مثلاً قیمتی کپڑا خرید کر پہنا۔ اس میں کوئی قبح نہیں۔ لیکن اگر اسکے سبب ریا کاری پیدا ہوئی یا تکبر پیدا ہوا۔ تو اب قبح پیدا ہو گیا۔ لھذا زنیت نہ رہا۔

اقسام۔ زنیت کی تین اقسام ہیں۔ 1: زینت نفسیہ 2: زینت بدینہ

3: زینت خارجیہ

1: زینت نفسیہ: جیسے علم دین اچھے اخلاق وعادات اور اچھے اعتقادات وغیرہ۔

2: زینت بدنیہ۔ مثلاً خوبصورت شکل وصورت جسمانی قوت وطاقت وغیرہ

3: زینت خارجیہ۔ عزت ووجاہت مال ومتاع اچھی شہرت وغیرہ

ثبوت: قرآن پاک میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے۔

ترجمہ: "اے اولاد آدم ہر نماز کے وقت زینت کر لیا کرو"

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا۔

ترجمہ: "آپ فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے جو زینت پیدا کی ہے۔ جو پاک اور لذیذ چیزیں پیدا کیں انکو کس نے حرام کیا۔ فرمایئے کہ یہ چیزیں ایمان والون کیلئے ہیں۔ دنیا کی زندگی میں بھی اور قیامت کی زندگی میں بھی"۔

بعض مفسرین نے فرمایا۔ یہاں زنیت سے خوبصورت لباس مراد ہے۔

زنیت مستحب ہے۔ فقہاء کرام فرماتے ہیں۔ خوبصورت لباس استعمال کرنا مستحب ہے۔

حدیث پاک میں ارشاد ہے۔ "جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کو کوئی نعمت عطا فرماتا ہے۔ تو وہ

چاہتا ہے کہ میرے بندے پر اس نعمت کا اظہار ہو۔

("خواب کی تعریف")

وہ چیز جو حالت نیند میں دیکھی جائے۔ خواب ہے۔

درجات۔ خواب دیکھنے کے سلسلہ میں انسانوں کے تین درجات ہیں۔

1: درجہ اول۔ یہ درجہ انبیاء کرام کا ہے۔ انکے خواب قطعی طور پر سچے ہوتے ہیں۔

2: درجہ ثانی۔ یہ درجہ نیک و صالحین لوگوں کا ہے۔ انکے زیادہ تر خواب سچ پر مبنی ہوتے ہیں۔

3: درجہ ثالث۔ یہ درجہ عام لوگوں کا ہے۔ انکی مزید تین قسمیں ہیں۔

1: مستورین کے خواب۔ انکے خواب صادق بھی ہوتے ہیں اور جھوٹے پریشان کن خواب بھی اور یہ دونوں یکساں ہوتے ہیں۔

2: فساق کے خواب۔ انکے زیادہ تر خواب جھوٹے و پریشان کن ہوتے ہیں اور سچے کم ہوتے ہیں۔

3: کفار کے خواب۔ انکے خواب بہت ہی کم سچے ہوتے ہیں اور بہت کثیر خواب جھوٹے ہوتے ہیں۔

("شکار کی تعریف")

"ماتو حش بجناحه اوبقوائمه ماكولا كان او غير ماكول ولا يوخذ الابحيلته"

اقسام: شکار کرنے کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

1: مباح: زندگی برقرار رکھنے کی صورت میں شکار کرنا مباح ہے۔

2: واجب: بھوک کی حالت کی بناء پر اپنے آپ کو ہلاکت سے بچانے کیلئے شکار کرنا واجب ہے۔

3: مستحب: تنگی روزگار کیوجہ سے یا سوال سے بچنے کیلئے شکار کرنا مستحب ہے۔

4: مکروہ: لھو ولعب کیلئے شکار کرنا مکروہ ہے۔

5: حرام: ذبح کرنے اور کھانے کی نیت کے علاوہ شکار کرنا حرام ہے۔

حلال وحرام جانوروں کی پہچان: وہ جانور جو کیلے رکھتے ہوں اور ان کیلوں سے شکار کا کام بھی لیتے ہوں۔ وہ حرام ہیں۔ مثلاً شیر۔ چیتا۔ گیدڑ۔ کتا وغیرہ

پرندوں کی پہچان۔ ہر وہ پرندہ جسکے پنجے ہوں۔ اور وہ ان پنجوں سے شکار کرتا ہو وہ حرام ہے۔ مثلاً باز۔ چیل۔ شکرہ وغیرہ

کیڑے مکوڑے تمام حرام ہیں۔ مثلاً سانپ۔ بچھو۔ چھپکلی۔ مینڈک وغیرہ

(خنثیٰ کی تعریف)

الخنثی لان الاصل ان یکون لکل شخص آلته واحدة اما آلته الرجل واما لاته المنرة واجتماع الاتین فی شخص واحد. (غایت الندرہ)

وضاحت: وہ شخص جسکا ذکر (آلہ تناسل) ہو اور فرج (عورت کی اگلی شرمگاہ) بھی ہو اور اگر ذکر سے پیشاب آتا ہے تو اسے مذکر شمار کیا جائیگا۔ اور دوسری جگہ کو فقط شگاف تصور

کیا جائیگا۔ اور اگر فرج سے پیشاب آئے تو اسے مونث تسلیم کریں گے اور ذکر کو مسح تصور کی جائیگا۔

حکم 1: جو مذکورہ بالا تعریف کے مطابق پیدا ہوا اور اس نے بتکلف عورتوں کی ہیت یعنی شکل اور ان عورتوں جیسے اخلاق و عادات اور طور طریقہ نہ اپنایا ہو اور اللہ تعالیٰ کی اس خلقت پر راضی ہو اسکی نہ ہو تو کوئی مذمت و ملامت ہے اور نہ آخرت میں گناہ ہوگا۔ اسلئے کہ یہ معزور ہے۔

2: خنثیٰ ثانی یہ ہے کہ جو بتکلف عورتوں کی ہیئت انکے اخلاق و اطوار اور وضع قطع اختیار کرے عورتوں کی طرح لباس پہنے اور انہیں کیطرح حرکتیں اور باتیں کرے۔ احادیث میں ایسے خنثیٰ کی مذمت آئی ہے۔

(کاھن ‘عراف کی تعریف)

”ھو الذی یخبر عن الکوئن فی مستقبل الزمان ویدعی منصرفته الاسرار و مطالعته علم الغیب“ (تعریفات)

وہ شخص جو مستقبل کی خبریں بیان کرے پوشیدہ چیزوں اور علم غیب پر مطلع ہونے کا دعویٰ کرے۔

عراف۔ وہ شخص جو چوری شدہ یا گمشدہ اشیاء کی خبر دینے کا دعویٰ کرے۔

مدینہ: انکو نجومی بھی کہتے ہیں۔

(مکاتب کی تعریف)

وہ غلام کہ جسکو آقا (مالک) اسطرح کہہ دے کہ اگر تو مجھے اتنا مال ادا کردے تو تو آزاد ہے۔ اب غلام اس شرط کو قبول کرلے تو یہ مکاتب کہلائے گا۔

حکم۔ مکاتب جیسے ہی شرط پوری کردے وہ آزاد ہو جائیگا۔

(عتق کی تعریف) (آزاد)

"وفی الشرع هی قوة حکیمته یصیر بها اهلاللتصرفات الشریعته" (تعریفات)

کسی شخص کا اپنے اندر ایسی قوتِ حکیمہ کا نافذ کرنا کہ جسکے سبب وہ اپنی اور کسی دوسرے کی ملکیت کا اہل بن جائے۔ اپنا اور غیر کا ولی بن جائے اور شہادت دے سکے۔ دوسری چیزوں پر تصرف کرنے پر قادر ہو۔ اور اپنے نفس میں تصرف کرنے پر غیر کو دور کر سکے عتق یعنی آزادی کہلاتا ہے۔

("عبد کی تعریف") (غلام)

وہ شخص جو غیر کا مملوک ہو۔ مالک بننے ولی بننے اور شہادت دینے کی اہلیت نہ رکھتا ہو۔ اور غیر میں کسی قسم کا تصرف نہ کرسکے۔ یہاں تک کہ اسے اپنے آپ پر بھی تصرف حاصل نہ ہو۔

("قسامت کی تعریف")

لغوی معنی: کسی مخصوص شخص کیلئے مخصوص طریقہ سے حلف اٹھانے کو قسامت کہتے ہیں۔

اصطلاحی معنی: کوئی شخص کسی محلے میں مقتول پایا گیا۔ اور قاتل کے بارے علم نہ ہو۔ تو مقتول کا ولی 50 ایسے محلے داروں سے حلف لے گا جنکو اس ولی نے منتخب کیا ہو اور وہ اسطرح حلف اٹھائیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم نہ تو میں اس شخص کا قاتل ہوں اور نہ میں اس کے قتل کے بارے میں جانتا ہوں۔

حکم: ان محلہ داروں کے حلف اٹھانے کے بعد ان تمام پر دیت واجب ہو جائیگی۔

("مسابقت کی تعریف")

چند اشخاص کا آپس میں یہ طے کرنا کہ کون آگے بڑھ جاتا ہے۔ جو آگے بڑھ جائے اسکو فلاں چیز دی جائیگی۔ مسابقت کہلاتا ہے۔

شرائط: مسابقت کیلئے مندرجہ ذیل شرائط ہیں۔

1: تیر اندازی گھڑ دوڑ۔ اونٹ دوڑ۔ آدمیوں کی آپس میں دوڑ۔ گدھے خچر کی دوڑ میں مسابقت جائز ہے۔ لیکن ان میں بھی مقصود جہاد کی تیاری ہو۔ فقط لھو ولعب کھیل کود کیلئے یا فخر و بڑائی کیلئے مسابقت مکروہ ہے۔

2: مسابقت کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ شرط فقط ایک جانب سے ہو۔

مثلاً ایک نے کہا اگر تم مجھ سے آگے نکل گئے تو تمہیں 100 روپے دونگا اور اگر میں آگے نکل گیا تو تجھ پر کچھ نہیں۔ یا کوئی تیسرا شخص ان دونوں سے کہے کہ تم میں سے جو آگے بڑھ جائے اسے 50 روپے دونگا۔

3: اگر جانبین سے شرط ہو۔ مثلاً کہا کہ اگر تم مجھ سے آگے نکل گئے تو میں تمہیں دو سو

روپے دونگا اور اگر میں آگے نکل گیا تو تمہیں دو سو روپے دینے ہونگے یہ جوئے کی صورت ہے۔ اسلیئے حرام ہے۔

("حیلہ کی تعریف")

شرعی تعریف۔ اپنے مقصود کو خفیہ طریقہ سے حاصل کرنا حیلہ کہلاتا ہے۔

اقسام۔ 1: حرام 2: مستحب وواجب 3: مستحب 4: مکروہ

1: حرام: جائز طریقہ سے غیر کے حق کو باطل کرنا۔ چاہے وہ اللہ تعالیٰ کا حق ہو۔ مثلا نماز، روزہ یا بندے کا حق ہو یا کسی باطل چیز مثلا سود، رشوت جوا کو حاصل کرنا حرام ہے۔

2: مستحب و واجب۔ جائز طریقہ سے غیر کے حق کو حاصل کیا جائے۔ باطل یا ظلم وغیرہ کو دفع کیا جائے۔ تو یہ حیلہ مستحب وواجب ہے۔

3: مستحب ومباح۔ جائز طریقہ سے کسی ضرر، ونقصان سے محفوظ رکھنے کیلئے حیلہ کرنا مستحب ومباح ہے۔

4: مکروہ: جائز طریقہ سے مستحب کو ترک کرنے کا حیلہ کرنا مکروہ ہے۔

("مشورہ کی تعریف")

مشورہ کا مطلب یہ ہے کہ بعض اشخاص کا بعض اشخاص سے ان کی رائے حاصل کرنے کے لئے رجوع کرنا اور جس معاملے میں طلب مشورہ ہو اسے شودہ کہتے ہیں۔

توریہ "ایہام کی تعریف"

"ان یرید المتکلم بکلامہ خلاف ظاھرہ" (التعرفات)

توریہ یہ ہے کہ کلام کرنے والا اپنے کلام سے ظاہر کے خلاف کا ارادہ کرے۔

حضرت علامہ مفتی امجد علی رحمۃ اللہ علیہ توریہ کی تعریف میں لکھتے ہیں۔

لفظ کے ظاہری معنی کچھ اور ہوں مگر متکلم نے دوسرے معانی مراد لیے ہوں۔

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

ایک ایسا لفظ استعمال کیا جائے جو دو معانی رکھتا ہو اور دونوں معانی حقیقت اور مجاز کے لحاظ سے ہوں ایک معنی قریب ہو اور دوسرا معنی بعید اور ارادہ معنی بعید کا کیا جائے اور متکلم اس معنی بعید کو معنی قریب کے حجاب (پردہ) میں اس طرح چھپالے کہ سامع (سامنے والا) اس لفظ سے معنی قریب کے مقصود کا خیال کرے۔ (الاتقان)

مثال: استاد نے طالب علم سے (جس نے آج کے سبق کی تکرار نہیں کی تھی) کہا۔ کیا آپ نے سبق کی تکرار کی تھی۔ اب اسکا معنی قریب آج کا سبق ہے۔ لیکن طالب علم نے مار سے بچنے کیلئے کہا جی ہاں کی تھی۔ جبکہ اس نے گذشتہ دنوں کے سبق کی تکرار مراد لی۔ معنی بعید ہے۔

("امانت کی تعریف")

لغوی معنی۔ کسی معاملے میں بھروسہ کرنا یا اعتماد کرنا۔

اصطلاحی معنی: ایسی چیز جو اپنے غیر کو اسطرح سپرد کی جائے۔ کہ سپرد کرنے والے نے

اس پر کامل بھروسہ کیا کہ یہ شخص اسکا حق لوٹا دے گا۔ امانت کہلاتا ہے۔

اقسام۔ امانت کی تین قسمیں ہیں۔ ۱۔ اللہ تعالیٰ کی امانتیں ۲۔ نفس کی امانتیں ۳۔ بندوں کی امانتیں

1: اللہ تعالیٰ کی امانتیں۔ انسانی جسم۔ اعضا۔ کان۔ ناک۔ آنکھ۔ زبان۔ ہاتھ یہاں تک کہ اس کی زندگی اللہ تعالیٰ کی امانتیں ہیں۔ لہٰذا اپنے جسم کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری میں لگانا اور اپنی زندگی کو شرعی احکام کے مطابق بسر کرنا۔ نیکی کرنا برائی سے بچنا۔ تقویٰ کو لازم کرنا بندے کیلئے امانت ہے۔

اور اسکا برعکس کرنا۔ یعنی اپنے اعضاء کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ومصیبت میں صرف کرنا اور حرام کا ارتکاب فرائض وواجبات سے کنارہ کشی اختیار کرنا خیانت ہے۔

2: نفس کی امانت۔ ہمارے اوپر ہمارے نفس کے بھی حقوق ہیں۔ ان حقوق کو ادا کرنا امانت ہے اور اسکے برعکس کرنا خیانت ہے۔

مثلاً: اپنے نفس کو رزقِ حلال بقدرِ ضروری کھلانا۔ مناسب سونا و آرام کرنا وغیرہ امانت نفس ہے۔ اور اس کی قوتِ برداشت سے زیادہ اس میں تصرف کرنا۔ اسے بھوکا پیاسہ رکھ کر ہلاک کرنا خیانت ہے۔

3: بندوں کی امانتیں۔ بیوی بچوں اور اپنے دوستوں کے حقوق والدین کے حقوق کی ادائیگی میں ہمہ تن کوشش کرنا امانت ہے اور اسکا برعکس کرنا خیانت کہلاتا ہے۔

"ولیمہ کی تعریف"

شب زفاف کی صبح کو دوست احباب کی دعوت کرنا ولیمہ ہے رخصتی سے پہلے جو دعوت کی جاتی ہے اسے ولیمہ نہیں کہتے۔

حکم: ریاکاری کی نیت سے دعوت کرنا حرام ہے۔ اور جہاں اس دعوت کو قرض سمجھا جاتا ہو۔ وہاں قرض اتارنے کی نیت سے دعوت کرنا حرج نہیں۔

("مراقبہ کی تعریف")

لغوی معنی: ایک دوسرے کو دیکھنا۔

اصطلاحی معنی: بندے کا اسطرح تصور جمانا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں۔ مراقبہ کہلاتا ہے۔

("مزاح کی تعریف") (مذاق کرنا)

"هو المطايبة في الكلام والانبساط مع الغير من بغير اذى"

کسی دوسرے شخص کے ساتھ اس طرح خوش کلامی واظہار خوشی کرنا کہ اسکے خوش کلامی کے سبب اسکو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے مزاح کہلاتا ہے۔

آداب مزاح: ہمارے عرف میں ہر قسم کے بیہودہ الفاظ کے ساتھ دوسرے کو نشانہ بنانا ایک دوسرے کو ماں بہن کی گالی دینا مزاح میں شامل ہے۔ حالانکہ یہ طریقہ بربادی آخرت کا سامان ہے۔ لہذا مزاح کرتے وقت اسکے آداب کو ملحوظ خاطر رکھنا بے حد ضروری ہے۔

1: ایسا مزاح نہ ہو جس سے سامنے والے کو تکلیف پہنچے۔

2: مزاح میں کسی کی عزت و آبرو پر حرف نہ آئے۔

3: مزاح جھوٹ سے خالی ہو۔

4: مزاح پر عادت نہ بنالی جائے ورنہ دل میں سختی پیدا ہوگی۔

5: ایسا بےہودہ مزاح نہ ہو کہ جس سے وقار میں کمی پیدا ہو۔

6: مزاح میں تحقیری پہلو نہ ہو۔

(”نسیان کی تعریف“)

”وھو الغفلته عن معلوم فی غیر حالته النسیة“ (تعریفات)

ناسی (بھولنے والا) فعل کا ارادہ تو کرتا ہے لیکن وہ فعل اسے یاد نہیں ہوتا۔

مثلاً: کسی نے روزہ یاد نہ ہونے کی صورت میں بھولے سے کچھ کھا پی لیا۔ نسیان کہلاتا ہے۔

(”خطا کی تعریف“)

”ھو مالیس للانسان فیہ قصد“ (التعریفات)

خاطی (خطا کرنے والا) کو فعل تو یاد ہوتا ہے مگر اسکا ارادہ نہیں ہوتا۔

مثلاً روزہ دار ہونا یاد تھا۔ کلی کر رہا تھا کہ بلا ارادہ پانی حلق سے نیچے چلا گیا۔ اسے خطا کہتے ہیں۔

(تبسم ہنسی قہقہہ کی تعریف)

1: تبسم: خوشی کے دوران بندے کا چہرہ پھیل جائے اور دانت ظاہر ہو جائیں۔ لیکن آواز پیدا نہ ہو۔ تو اسے تبسم کہتے ہیں

2: ہنسی: اب اگر آواز پیدا ہوئی اور یہ آواز قریب تک سنائی دے تو ہنسی ہے۔

3: قہقہہ: اور اگر آواز دور تک پہنچ جائے تو قہقہہ کہلاتا ہے۔

حکم: تبسم پر اقتصار کرنا افضل ہے۔ جیسے سرکار دو عالم ﷺ اکثر اوقات تبسم فرماتے اور کبھی کبھی آپ ہنسے بھی ہیں روایت میں ہے کہ جب نبی کریم ﷺ ہنستے تو دیواریں روشن ہو جاتیں۔ زیادہ ہنسا قبیح ہے اس سے دل مردہ ہوتا ہے۔

(''زناء کی تعریف'')

مسلمان شخص جو دارالاسلام میں زندہ مشتھاۃ (جس سے شہوت پیدا ہو) عورت کی قُبُل (شرمگاہ) میں حرام طریقہ سے وطی کرے۔ اس شرط پر کہ وہ شرمگاہ حقیقی ملک اور شبہ ملک اور حقِ ملک اور حقیقی نکاح یا شبہ نکاح سے خالی ہو زناء کہلاتا ہے۔

فوائد و قیود: مذکورہ تعریف میں جن چیزوں کی قید لگائی گئی انکی وضاحت مندرجہ ذیل ہے۔

1: وطی کی قید سے عورت کی شرمگاہ میں بقدر سپاری آلہ تناسل کا داخل ہونا ضروری ہے اگر بقدر سپاری کم دخول ہوا تو حد نہیں ہے۔

2: حرام کی قید سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ مکلف شخص نے اگر وطی کی تو اسکو حرام کہا جائیگا

بچہ یا مجنوں کی وطی حرام نہیں کیونکہ وہ مکلف نہیں۔

3: قُبل کی قید سے مراد عورت کی دُبُر (پچھلی شرمگاہ) میں وطی کرنا زنا کی تعریف سے نکل جائیگی۔

4: عورت کی قید سے مادہ جانوروں سے وطی کرنا زنا کی تعریف سے خارج ہوگئی۔

5: زندہ کی قید سے مردہ کیساتھ وطی کرنا بھی زنا کی تعریف سے خارج ہے۔

6: مشتھاۃ (وہ عورت جس پر شہوت آتی ہو) کہ قید سے اتنی چھوٹی لڑکی کہ جس پر شہوت نہ آئے وہ بھی اس تعریف سے خارج ہوگئی۔

7: اختیار کی قید سے بے اختیار مرد یا عورت زنا کی تعریف سے خارج ہوگئے۔ کیونکہ مکرہ (جس پر جبر کیا گیا ہو) پر حد نہیں ہوتی۔

8: دارلاسلام سے دارالحرب یا دارالکفر زنا کی تعریف سے خارج ہوگئے۔ کیونکہ دارالحرب یا دارالکفر میں کسی نے وطی کی تو حد نہیں۔

9: حقیقت نکاح کی قید سے وہ شخص جس نے حالت حیض میں اپنی عورت سے وطی کی تو وہ بھی زنا کی تعریف سے خارج ہوگیا۔ یہ درست ہے کہ اس نے ناجائز فعل کا ارتکاب کیا لیکن یہ زنا نہیں ہے۔ اسلیئے کہ عورت حقیقت میں اسکے نکاح میں موجود ہے۔

10: شبہ نکاح کی قید سے وہ شخص زنا کی تعریف سے خارج ہوگیا کہ جس کے نکاح میں شبہ تھا اور اس صورت میں اس نے عورت سے وطی کر لی تو حد نہیں۔

حکم۔ شادی شدہ مرد و عورت مذکورہ بالا تعریف کے تحت جب زنا کریں تو ان کو سنگسار کیا

جائے گا اور اگر دونوں کنوارے ہوں تو دونوں کو "100"، "100" کوڑے اور ایک سال کیلئے ملک بدر کیا جائے۔

(اکراہ کی تعریف)

حمل الغیر علی مایکرہ بالوعید والالزام والاجبار علی مایکرہ الانسان طبعا اوشرعا فیقدم علی عدم الرضا لیرفع ما ھو اضرّ. (التعریفات)

لغوی معنی۔ کسی شخص کو ناپسندیدہ فعل پر مجبور کرنا۔

اصطلاحی معنی۔ ایسا فعل جو کسی دوسرے شخص سے اس طریقہ پر انجام دیا جائے جسے کرنے میں اس (دوسرے شخص) کی رضا کا کوئی دخل نہ ہو۔ اور وہ فعل طبعی یا شرعی لحاظ سے بھی ناپسندیدہ ہو۔

ارکان۔ اکراہ میں مندرجہ ذیل ارکان ہوتے ہیں۔

1: مکرِہ۔ جبر کرنے والے کو کہتے ہیں۔

2: مکرَہ۔ جس پر جبر کیا جائے۔

مکرہ کی اقسام۔ مکرہ کی دو قسمیں ہیں۔ ا۔ ملجی ۲۔ غیر ملجی

1: ملجی: وہ مکرہ جسکو جان سے مار ڈالنے کی یا کسی عضو کے تلف کرنے کی دھمکی دی جائے۔

2: غیر ملجی: ایسا مکرہ کہ جسے جان لے یا کسی عضو کے تلف ہونے کا خوف نہ ہو بلکہ ضربیں لگانے کی دھمکی دی جائے مثلاً کہے 10 کوڑے ماروں گا۔ چھڑیاں لگاؤں یا قید

کر دونگا وغیرہ۔

اکراہ کی شرائط

(۱) مکرِہ اس فعل کے کرنے پر قادر ہو۔ جس کی وہ دھمکی دیتا ہو۔

(۲) مکرَہ کا غالب گمان ہو کہ اگر اسکام کو نہ کرونگا تو جس چیز کی دھمکی دی ہے اسے مکرِہ کر گزریگا۔

(۳) جسکو دھمکی دی گئی وہ پہلے سے اس کام کو نہ کرنا چاہتا ہو۔

(”ظہار کی تعریف“)

”وھو تشبیہ زوجتہ اوما عبربہ عنھا اوجزء شائع منھا بعضو یحرم نظرہ الیہ من اعضاء محارمہ نسبا اور رضاعا کامہ وابنتہ واُختہ“ (تعریفات)

کوئی شخص اپنی بیوی یا اسکے ایسے جز کو جسے بول کر عورت کا کل مرادلیا جائے ایسی عورت سے تشبیہ دے کہ وہ عورت اس مرد پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حرام ہو۔ یا اس عورت کے ایسے عضو سے تشبیہ دے کہ اس عضو کیطرف دیکھنا اس مرد پر حرام ہو۔ ظہار کہلاتا ہے۔ مثلا مرد اپنی بیوی سے اسطرح کہے کہ تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے۔ یا کہے تیری گردن یا تیری پیٹھ یا تیرا نصف میری ماں یا بہن کی مثل ہے۔

(ظہار کی شرائط)

(۱) بالغ ہونا۔ نابالغ، بے ہوش۔ پاگل یا سونے والے نے ظہار کیا تو ظہار نہ ہوا۔

(۲) مسلمان ہونا۔ کافر نے کہا تو ظہار نہ ہوا۔

(۳) ہنسی مذاق میں۔ یا نشہ میں یا مجبور کیا گیا اسی حالت میں یا زبان سے غلطی سے ظہار کا لفظ نکل گیا تو ظہار ہے۔

("قتل کی تعریف")

"وهو فعل يحصل به زهوق الروح" التعریفات

بندے کیطرف سے روح کا جسم سے نکال لینا قتل کہلاتا ہے۔

اقسام۔ قتل کی پانچ قسمیں ہیں۔

1: قتل عمد۔ ایسا قتل جس میں روح نکالنے کیلئے کسی ایسے ہتھیار سے ضرب لگانا کہ وہ زخم لگائے اور کاٹنے والا ہو۔ قتل عمد کہلاتا ہے۔

حکم۔ آخرت میں عذاب اور دنیا میں قصاص ہے اور اگر ورثا دیت پر راضی ہو جائیں تو پھر قصاص نہیں۔

2: قتل شبہ عمد۔ وہ قتل جس میں فقط کوڑے لاٹھی یا ہاتھ وغیرہ سے ضرب لگانے کا ارادہ ہو اور بندہ مر جائے۔

حکم۔ فاعل گناہ گار ہوگا اور کفارہ ادا کرے۔

کفارہ۔ ایک غلام آزاد کرے یا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے اور اسکے عصبات پر دیت کی صورت میں 100 اونٹ واجب ہیں اور یہ ادائیگی تین سال تک کی جائے۔

3: قتل خطا۔ جسکو قتل کرنا چاہتا تھا اسکی بجائے کوئی دوسرا قتل ہو جائے۔ اسکی دو قسمیں

ہیں۔ 1: گمان میں خطا 2: فعل میں خطا

1: گمان میں خطا۔ مثلاً کسی شخص کو کافر سمجھ کر قتل کیا مگر حقیقت میں وہ مسلمان تھا۔

2: فعل میں خطاء کسی جانور کا نشانہ لیا۔ لیکن گولی یا تیر کسی مسلمان کو لگ گیا۔

حکم۔ قتل خطا میں قصاص واجب نہیں ہوتا اور اخروی سزا بھی نہیں۔

4: قتل قائم مقام خطا۔ کوئی شخص نیند میں کسی دوسرے پر گر پڑے اور وہ اسکے گرنے کے سبب مر جائے قتل قائم مقام خطا کہلاتا ہے۔

حکم۔ فاعل کے عصبات پر (خونی رشتہ دار) دیت و کفارہ دونوں واجب ہونگے۔

3: قتل بالسبب۔ کسی نے راستے میں کنواں کھودا۔ یا راستے پر پتھر رکھ دیئے اور کوئی اس کنویں میں گرا یا پتھر سے ٹھوکر لگی۔ اور مر گیا۔ قتل بالسبب ہے۔

حکم۔ اس قتل میں فقط دیت واجب ہوگی کفارہ نہیں

”گناہ کی تعریف“

از روئے شرع بری چیز کو گناہ کہتے ہیں۔

اقسام۔ معاف ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے گناہ کی چار قسمیں ہیں۔

1: وہ گناہ جو بغیر توبہ معاف نہ ہوں۔ جیسے کفر و شرک

2: وہ گناہ جو نیک اعمال کے سبب معاف ہو جائیں۔ جیسے۔ گناہِ صغیرہ۔

3: وہ گناہ کہ توبہ کیئے بغیر معاف ہونے کی امید ہو جیسے حقوق اللہ سے متعلق کبیرہ گناہ۔

4: وہ گناہ کہ توبہ کیساتھ مخلوق کو بھی راضی کیا جائے۔ جیسے حقوق العباد۔ (مرقاۃ)

("گناہ کبیرہ کی تعریف")

"ھی ما کان حراما محضا شرعت علیہ عقوبۃ محضتہ بنص قاطع فی الدنیا و الاخرۃ" (تعریفاد)

وہ گناہ کہ جسکی ممانعت دلیل قطعی سے ثابت ہو یا جن پر شریعت کیطرف سے کوئی سزا مقرر کی گئی ہو کبیرہ ہے۔

گناہ صغیرہ کے کبیرہ بننے کے اسباب۔ جاننا چاہے کہ بعض اسباب کی بناء پر گناہ صغیرہ کبیرہ بن جاتا ہے۔ وہ اسباب مندرجہ ذیل ہیں۔

1 گناہ صغیرہ پر اصرار سے وہ کبیرہ بن جاتا ہے۔ اصرار کا ادنی درجہ تین مرتبہ گناہ کرنا ہے۔

2: گناہ صغیرہ کو معمولی جان کر اور حقارت کی نگاہ سے دیکھ کر اس کا ارتکاب کرنا موجب گناہ کبیرہ ہے۔

3: گناہ صغیرہ پر خوش ہونا اور اسکا ارتکاب اپنی کامیابی تصور کرنا اور بڑے فخر سے کہے کہ میں نے فلاں کو خوب بیوقوف بنایا۔ اسطرح صغیرہ کبیرہ بن جاتا ہے۔

4: گناہ صغیرہ کیا اور اللہ تعالٰی نے اسکے گناہ کی پردہ پوشی کی لیکن اس نے اس پردہ کو اٹھا دیا اسطرح صغیرہ کبیرہ بن جاتا ہے۔

5: پانچواں یہ کہ کوئی عالمِ دین گناہ صغیرہ کا مرتکب ہو اور اس کے اصل گناہ پر عوام الناس دلیر ہو جائیں اور جب انکو اس گناہ سے روکا جائے تو وہ عالم دین کا حوالہ دیں کہ اگر یہ فعل

غلط ہوتا تو عالم نہ کرتا۔

(کیمیائے سعادت)

”تقیہ کی تعریف“

اپنی جان مال اور عزت کو دشمنوں کے شر سے محفوظ کرنا۔ تقیہ کہلاتا ہے۔ چاہے یہ دشمنی دینی اختلاف کی بنا پر ہو۔ جیسے کافر اور مسلمان کی آپس میں دشمنی یا دنیوی اغراض کی صورت میں جیسے۔ مال و متاع وغیرہ کی وجہ سے دشمنی

”رشوت کی تعریف“

”الرشوة ما یعطی لا بطال حق او لاحقاق باطل“ (تعریفات)

وہ چیز جو کسی کے حق کو باطل کرنے کے لیے یا باطل کو حاصل کرنے کیلئے دی جائے۔ یا کسی شخص کا حاکم یا کسی بھی دوسرے شخص کو اسلئے کوئی چیز دینا تاکہ وہ اس کے حق میں فیصلہ دے یا حاکم کو اپنا مقصد پورا کرنے پر ابھارے یا اپنی حاجت پورے کروانے کیلئے کچھ روپے دے۔ رشوت کہلاتا ہے۔

رشوت کے مندرجہ ذیل ارکان کافی ہیں۔

۱۔ راشی۔ وہ شخص جو کسی چیز کے حصول کیلئے کسی دوسرے کی مدد کرنے۔

۲۔ مرتشی۔ رشوت لینے والے کو کہتے ہیں۔

۳۔ راشی۔ راشی اور مرتشی کے درمیان رشوت کا معاملہ کرنے والے کو کہتے ہیں۔

رشوت: کی جوازی صورتیں۔

۱۔ اپنے حق کے حصول کیلئے یا ظلم کو دور کرنے کیلئے جو چیز دی جائے وہ رشوت نہیں۔

۲۔اپنی جان ومال بچانے کیلئے بھی رشوت دینا جائز ہے۔

اقسام۔ رشوت کے حرام وجائز ہونیکی درج ذیل صورتیں ہیں۔

۱۔منصب قضاء وغیرہ کے حصول کیلئے رشوت لینا اور دینا دونوں حرام ہیں۔

۲۔اپنے فیصلے کی تائید کیلئے رشوت دینا۔یہ بھی جانبین سے حرام ہے۔چاہے فیصلہ حق پر مبنی ہو یا انصاف پر کیونکہ بغیر رشوت فیصلہ کرنا قاضی پر واجب وضروری ہے۔

۳۔اپنا کام نکالنے کیلئے کسی افسر کو رشوت دینا یہ بھی دونوں طرف سے حرام ہے۔

۴۔اپنی جان ومال کو ظلم سے بچانے کیلئے رشوت دینا جائز۔مگر لینے والے کیلئے حرام۔

۵۔وزیر اعظم یا صدر تک رسائی حاصل کرنے کیلئے رشوت دینا جائز مگر لینے والے کیلئے حرام۔

("حق کی تعریف")

ایسا ذمہ کہ جسکی ادائیگی ایک شخص پر دوسرے شخص کیلئے عائد ہوتی ہے۔حق کہلاتا ہے۔

("حکمت کی تعریف")

علم یبحث فیه عن حقائق الاشیاء علی ماهی علیه فی الوجود بقدر اطاقة البشریة" (تعریفات)

انسان اپنی طاقت کے مطابق اشیاء کی حقیقتوں کو اسطرح جان لے کہ جسطرح وہ واقع میں ہوں۔

ایک تعریف یوں کی گئی ہے۔

"الحکمتہالعدل فی القضاء"

کسی جھگڑے کا عدل کے مطابق فیصلہ کرنا۔ اسلئے کہ مدعی اور مدعا علیہ کے متضاد بیانات کیوجہ سے حقیقت پر شکوک وشبھات کے پردے پڑ جاتے ہیں۔ لھذا اس حقیقت کو واضح وظاہر کرنا اور حقدار کو اسکا حق دلانا عدل ہے۔ اور اسی چیز کو حکمت کہتے ہیں۔

("سیاست کی تعریف")

لغوی معنی۔ کسی شے کا اصلاح کی بندوبست کرنا۔

اصطلاحی تعریف: وطن عزیز کے داخلی وخارجی امور کو مستحکم کرنے کے لئے غور وتفکر کرنا ہر قسم کے بگڑے ہوئے پیچیدہ مسائل کے حل کیلئے لائحہ عمل اختیار کرنا۔ عوام الناس کے مسائل انکے دکھ درد اور انکی فلاح و بہبود کیلئے تگ ودور کرنا سیاست کہلاتا ہے

نوٹ: بدقسمتی سے ہمارے ملک پاکستان کی سیاست مذکورہ بالا تعریف کے بالکل برعکس ہے۔

("قیاس کی تعریف")

ایک چیز کیلئے ایک حکم مذکور ہو مثلاً یہ کہ شراب حرام ہے۔ ایک دوسری چیز (مثلاً افیون) کے لئے کوئی حکم نہیں۔ لیکن جس علت (یعنی نشہ آور ہونا) کیوجہ سے پہلی چیز (یعنی شراب) پر حرام ہونے کا حکم لگایا گیا ہے۔ وہ علت (یعنی نشہ آور ہونا) بعینہ دوسری چیز (یعنی افیون) میں بھی پائی جائے۔ تو اسی علت (نشہ آور ہونا) کے مشترک ہونے کی بنا پر

حرام ہونے کا حکم اس دوسری چیز (افیون) کے متعلق ثابت ہو جائے۔

اسکو فقہاء کی اصطلاح میں قیاس کہتے ہیں۔

خیار عیب کی تعریف

عرف شرع میں عیب۔ وہ ہے کہ جس میں تاجروں کی نظر میں چیز کی قیمت کم ہو جائے۔

حکم: مبیع میں عیب ہو تو اسکا ظاہر کر دینا بائع پر واجب ہے۔ چھپانا حرام و گناہ کبیرہ ہے۔

یونہی ثمن کا عیب مشتری پر ظاہر کرنا واجب ہے۔

خیار کی شرائط: (۱) مبیع میں وہ عیب بیع کے دوران موجود ہو۔ یا مشتری کے قبضہ کرنے سے پہلے پیدا ہو۔

اگر مشتری کے قبضہ کرنے بعد عیب پیدا ہوا تو اسکی وجہ سے مشتری کو واپس کرنے کا خیار حاصل نہیں ہوگا۔

(۲) مشتری نے قبضہ کر لیا اور اسکے دوران عیب موجود تھا۔ بعد میں عیب کسی وجہ سے جاتا رہا تو خیار بھی ختم ہو گیا۔

(۳) مشتری کو عقد یا قبضہ کے وقت عیب پر اطلاع نہ ہو عیب دار جان کر لیا یا قبضہ کیا خیار ختم ہو گیا۔

(۴) بائع نے عیب سے برأت نہ کی ہو۔ اگر اس نے کہہ دیا کہ میں اسکے کسی عیب کا ذمہ دار نہیں۔ خیار بھی حاصل نہیں ہوگا۔

ثمن کی اقسام: ثمن کی دو قسمیں ہیں (۱) جو معین کرنے سے معین ہو جائے۔ مثلاً۔ ناپ

اور تول کی چیزیں جیسے۔ گندم۔ جو وغیرہ

(۲) جو معین کرنے سے بھی معین نہ ہو۔ جیسے روپیہ، اشرفی کی بیع میں معین کرنے سے بھی معین ہوتے۔ مثلاً۔ کوئی چیز اس روپے کے بدلے خریدی یعنی کسی خاص روپیہ کی طرف اشارہ کیا۔ تو اسی روپیہ کا دینا واجب نہیں۔ دوسرا کوئی اور روپیہ بھی دے سکتا ہے۔

(دعوت ولیمہ)

دعوت ولیمہ میں شرکت کی صورتیں:

دعوت ولیمہ میں شرکت سنت ہے

ولیمہ کے علاوہ دوسری دعوتوں میں بھی جانا افضل ہے۔ اور اگر یہ شخص روزہ دار نہ ہو تو کھانا کھانا افضل ہے۔

مستحب: اگر یہ شخص روزہ دار نہ ہو تو ولیمہ کھانا مستحب ہے۔ اور اگر اپنے مسلمان بھائی کی خوشی میں شرکت اور اسکا دل خوش کرنا ہے۔ اور اگر روزہ دار ہو تو بھی جانا جائز ہے۔

دعوت ولیمہ کا یہ حکم جو بیان ہوا ہے۔ اسوقت ہے کہ دعوت کرنے والوں کا مقصود ادائے سنت ہو۔ اگر مقصود فخر و بڑائی ظاہر کرنا ہو۔ تو ایسی دعوتوں میں شریک نہ ہونا بہتر ہے۔ خصوصاً اھل علم کو ایسی جگہ نہ جانا چاہیے۔

(ریاء) (سمع کی تعریف)

ریاء یعنی دکھاوے کیلئے کام کرنا اور سماع یعنی اسلئے کام کرنا کہ لوگ سنیں گے اور اچھا جانیں گے۔ یہ دونوں چیزیں بہت بری ہیں۔ ان کی وجہ سے عبادت کا ثواب نہیں ملتا۔

بلکہ گناہ ہوتا ہے۔اور یہ شخص مستحق عذاب ہوتا ہے۔

ریاء کی صورتیں: ریاء کی دوصورتیں ہیں۔

(۱) کبھی تو اصل عبادت ہی ریاء کے ساتھ کرتا ہے کہ مثلاً۔لوگوں کے سامنے نماز پڑھتا ہے اور کوئی دیکھنے والا نہ ہوتو پڑھتا ہی نہیں۔یہ ریاء کامل ہے۔کہ ایسی عبادت کا بالکل ثواب نہیں۔

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ اصل عبادت میں ریاء نہیں۔کوئی ہو یا نہ ہو بحر حال نماز پڑھتا۔مگر وصف میں ریاء ہے۔کوئی دیکھنے والا نہ ہوتا جب بھی پڑھتا لیکن اس خوبی کے ساتھ نہ پڑھتا۔یہ دوسری قسم پہلے سے کم درجہ کی ہے۔اس میں اصل نماز کا ثواب ہے اور خوبی کے ساتھ ادا کرنے کا ثواب ہے وہ یہاں نہیں کہ یہ خوبی کے ساتھ نماز پڑھنا ریاء کرنا ہے۔اخلاص نہیں۔ (بہارشریعت)

المام کی تعریف

عمرہ کے بعد احرام کھول کر اپنے وطن کو واپس جائے۔لہذا عمرہ کرنے کے بعد وطن گیا پھر واپس آ کے حج کیا تو تمتع نہ ہوا۔اور اگر عمرہ سے پہلے گیا۔یا عمرہ کر کے بغیر حلق کیے یعنی احرام ہی میں وطن گیا۔پھر واپس آ کر اسی سال حج کیا تو یہ تمتع ہے۔

(۶) حج اور عمرہ دونوں ایک ہی سال میں ہوں۔

(۷) مکہ معظمہ میں ہمیشہ ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو۔لہذا اگر عمرہ کے بعد پکا ارادہ کر لیا کہ یہیں رہے گا تو حج تمتع نہیں۔لیکن اگر دو چار مہینے ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو حج تمتع ہے۔

(۸) میقات سے باہر کا رہنے والا ہو مکہ میں رہنے والا تمتع نہیں کر سکتا۔

میقات: وہ مقام جہاں سے احرام کے بغیر داخل ہونا منع ہے۔

(کفالت کی تعریف)

اصطلاح شرع میں کفالت کے معنی یہ ہیں کہ ایک شخص پر کوئی مطالبہ تھا اس نے دوسرے شخص کی منت کر کے اپنی ذمہ داری اسے سونپ دی یعنی مطالبہ ایک شخص کے ذمہ تھا دوسرے نے وہ مطالبہ اپنے ذمہ لے لیا۔

طالب یا مکفول لہٗ: جس کا مطالبہ ہے اسے طالب یا مکفول کہتے ہیں۔

اصیل یا مکفول عنہ: جس پر مطالبہ ہو۔

کفیل: جس نے ذمہ داری لی اسے کفیل کہتے ہیں۔

مکفول بہ: جس چیز کی کفالت کی اسے مکفول بہ کہتے ہیں۔

حکم: (۱) مستحب: جس مدعی کو ڈر ہو کہ معلوم نہیں مال وصول ہو گا یا نہیں۔ اور جس مدعا علیہ کو اندیشہ ہو کہ حراست میں نہ لیا جاؤں۔ ان دونوں کو اس اندیشہ سے بچانے کیلئے کفالت کرنا افضل ہے۔

(۲) احتیاط: اگر کفیل یہ سمجھتا ہو کہ مجھے خود شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا تو اس سے بچنا احتیاط ہے۔

دعویٰ کے صحیح ہونے کی شرائط: (۱) جس چیز کا دعویٰ کرے وہ معلوم ہو۔ مجہول شے کا دعویٰ مثلاً فلاں کے ذمہ میرا کچھ حق ہے قابل سماعت نہیں۔

(۲) دعویٰ ثبوت کا احتمال رکھتا ہو۔ لہذا ایسی چیز کا دعویٰ جسکا وجود (پایا جانا) محال ہو باطل ہے۔ مثلاً کسی ایسے لڑکے کو اپنا بیٹا ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ جو عمر میں اس سے بڑا ہے۔

(۳) خود مدعی اپنی زبان سے دعویٰ کرے۔ بلا عذر اسکی طرف سے دوسرا شخص دعوی نہیں کر سکتا۔

(۴) اگر مدعی زبانی دعوی کرنے سے عاجز ہے تو لکھ کر پیش کرے۔

(۵) مدعی، مدعا علیہ کے سامنے اپنا دعوی بیان کرے اور اسی کے سامنے ثبوت پیش کرے۔

(چند فقہی اصطلاحات) "(پیمانے)"

(۱) صاع: 334 تولے کا ایک وزن

(۲) تولہ: بارہ ماشے کا وزن

(۳) ماشہ: آٹھ رتی کا وزن۔ یعنی تولہ کا بارہواں حصہ

(۴) رتی: آٹھ چاول کے برابر۔ یعنی ماشے کا آٹھوں حصہ

(۵) اوقیہ: 40 درہم کا وزن اوقیہ کہلاتا ہے۔

(۶) درہم: چاندی کا ایک سکہ جو دو آنے کے برابر ہوتا ہے اور دو ماشہ اڑھائی رتی وزن کے برابر ہوتا ہے۔

قیراط: درہم کے بارہویں حصہ کا ایک وزن

(۷) رطل: آدھے سیر کا وزن

(۸) کلوگرام: 1000 گرام یا ایک سیر آٹھ تولہ کے برابر وزن۔

(۹) ذراع، (گز): تین فٹ یا 36 انچ کا پیمانہ۔

(۱۰) میٹر: ایک گز سوا تین انچ کا پیمانہ۔

(۱۱) میل: 1760 گز کا فاصلہ یا 12000 قدم ہزار کا ایک میل ہوتا ہے۔

(۱۲) کلومیٹر: 5 فرلانگ یا 1100 سو گز کے برابر کا فاصلہ کلومیٹر کہلاتا ہے۔

(۱۳) فرلانگ: 220 گز کا فاصلہ۔ یعنی میل کا آٹھوں حصہ فرلانگ کہلاتا ہے۔

(۱۴) فرہنگ یا فرسخ: تین میل سے زائد کا فاصلہ۔ 1800 فٹ کا فاصلہ۔

(۱۵) کوس: 3 ہزار گز کی لمبائی کو کوس کہتے ہیں۔

(۱۶) مثقال: ساڑھے چار ماشہ کا وزن۔

(فیروز اللغات)

(جانوروں کی زکوٰۃ سے متعلق اصطلاحات)

(۱) بنت مخاض: وہ مادہ بچہ جو ایک سال پورا کر کے دوسرے سال میں لگ گیا ہو۔

(۲) بنت لبون: وہ مادہ بچہ جس پر دو سال گزر گئے اور تیسرا سال شروع ہو گیا ہو۔

(۳) حقہ: وہ مادہ جس کی عمر کا چوتھا سال شروع ہو گیا ہو۔

(۴) جذعہ: وہ مادہ بچہ جسکی عمر کا پانچواں سال شروع ہو چکا ہو۔

(مال کی تعریف)

امام محمد رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ ہر وہ چیز جسکے لوگ مالک بن سکتے ہوں وہ مال ہے مثلاً درہم۔ دینار۔ گندم۔ جو۔ جانور۔ کپڑا وغیرہ۔

(زکوٰۃ کی تعریف)

الزکوۃ فی اللغۃ الزیادۃ الشرع عبارۃ عن ایجاب طائفۃ من المال فی مال مخصوص لمالک مخصوص" (تعریفات)

لغوی معنی: زیادتی

شرعی معنی: مال مخصوص کا مالک نصاب پر ایک مقررہ مقدار میں واجب ہونا زکوٰۃ کہلاتا ہے۔

نصاب (۱) زکوٰۃ کے وجوب کیلئے مال کا مقدار نصاب کو پہنچنا

(۲) اسکا نامی ہونا (بڑھنے والا ہونا)

(۳) اپنی ضروریات وقرض سے فارغ ہونا۔

(۴) اس مال پر سال کا گزرنا شرط ہے۔

مال کی اقسام: زکوٰۃ تین قسم کے مال میں واجب ہوتی ہے۔

(۱) سونا (۲) چاندی (۳) مال تجارت

مدینہ: روپے پیسے چاندی کے حکم میں ہیں۔

مقدار نصاب: (۱) سونے کی مقدار ساڑھے تولے (7,1/2 تولہ) ہے۔

(۲) چاندی کی مقدار ساڑھے باون تولہ (5,21/2) ہے۔

(۱) جسکے پاس فقط سونا ہو روپیہ اور مال تجارت بالکل نہ ہو تو اس پر باون تولہ چاندی میں زکوٰۃ نہیں۔

(۲) اگر سونا یا چاندی دونوں ہوں یا سونے کے ساتھ روپیہ وغیرہ اور مال تجارت بھی ہو تو وزن معتبر نہ ہوگا۔ بلکہ اب قیمت کا اعتبار ہوگا۔ لہذا سونا چاندی نقد روپیہ اور مال تجارت سب ملا کر اگر انکی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی (52.1/2) کی قیمت کے برابر ہو جائے۔ تو اس صورت میں زکوۃ فرض ہو جائیگی۔

(۳) اسی طرح مال تجارت کی قیمت لگا کر اگر سونا چاندی اور روپیہ بھی ہو تو سب کو ملا کر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو جائے تو اب بھی زکوۃ فرض ہو جائیگی۔

مدینہ: چاندی کی قیمت میں کمی یا زیادتی ہوتی رہتی ہے۔ لہذا جس دن اپنے مال سے زکوۃ نکالے گا اس دن کی چاندی کی قیمت معتبر ہوگی۔

"عزل کی تعریف"

العزل صرف الماء عن المرءة حذرا عن الحمل (تعریفات)

حمل سے بچنے کیلئے وقت انزال مرد کا اپنی عورت کی شرمگاہ سے آلۂ تناسل نکال لینا عزل کہلاتا ہے۔

حکم: جو شخص عزل (ضبط تولید) کا عمل تنگی رزق کی بناء پر کرتا ہے۔ اسکا یہ فعل حرام ہے۔ اسلئیے کہ اسکی حرمت قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔

فی زمانہ ہمارے ملک پاکستان میں خاندانی منصوبہ بندی والوں نے تنگی رزق کے خوف سے بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول کرنے کیلئے ضبط تولید کا جو سلسلہ شروع کر رکھا ہے یہ قرآن وحدیث کے بالکل خلاف ہے۔

(ظن کی تعریف)

ظن کا مطلب یہ ہے کہ انسان دو جانب میں سے کسی ایک جانب کو ترجیح دے دے۔اور اسکی مخالف جانب کو بھی مغلوب اور مرجوح درجہ میں جائز قرار دے تو یہ ظن ہے۔اور اسکی مخالفت جانب وہم ہے۔

مثال: ایک طالب علم تین مرتبہ سوال حل کرتا ہے۔دو مرتبہ حل کرنے پر اسکا جواب صحیح ہوتا ہے اور ایک مرتبہ حل کرنے پر غلط ہو تو اس کا ذہن اس حکم کو ترجیح دیگا کہ اس جواب صحیح ہے۔اور یہ حکم ظن کے درجہ میں ہے۔کیونکہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دو مرتبہ حل کرنے پر کا جواب غلط ہو اور ایک بار کا صحیح ہو اسلیئے اسکا ذہن اس حکم کو بھی دو مرتبہ حل کرنے پر جواب غلط ہو اور ایک بار کا صحیح ہو اسلیئے اسکا ذہن اس حکم کو بھی جائز قرار دے گا کہ اس کا جواب غلط ہے۔لیکن یہ حکم وہم کے درجہ میں ہے۔اور اگر تینوں مرتبہ حل کرنے کے نتیجہ میں جواب درست ہو تو اسکو درست ہونے کا جزم ہوگا۔اگر یہ جزم واقع کے مطابق ہو اور شک وشبہ سے زائل نہ ہو تو اسکو یقین کہتے ہیں۔

(مناظرہ)

"توجه المتخاصمين في النسته بين الشئين اظهار اللصواب"

(مناظرہ رشیدیہ)

دو جھگڑنے والوں کا دو چیزوں کے درمیان نسبت کے بارے میں اظہار حق کے لیے متوجہ ہونا یہ مناظرہ (جھگڑا) ہی ہے مگر حق کے اظہار کے لیے نہیں بلکہ خصم (مدمقابل) پر۔

(مجادلہ کی تعریف)

"ھی المنازعة لالا ظھار الصواب بل لالزام الخصم"

(مناظرہ رشیدیہ)

یہ مناظرہ ہی ہے مگر حق کے اظہار کیلئے نہیں بلکہ مدمقابل پر الزام کے لئے ہے۔

(مکابرہ کی تعریف)

ھذہ الانہ لالالزام الخصم ایضاً.

(مناظرہ رشیدیہ)

یہ بھی اہم بحث ومباحثہ ہی ہے۔لیکن نہ یہ اظہار ثواب کیلئے ہوتا ہے۔اور نہ الزام خصم۔

(مباہلہ کی تعریف)

فریقین نہایت عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ دعا کرتے ہیں کہ ان میں سے جو جھوٹا ہو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔اسے مباہلہ کہتے ہیں۔

اعلی حضرت کا حلیہ رسول ﷺ پر سلام

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گل قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

دوش بر دوش ہے جن کے شان شرف
ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام

حجر اسود کعبہ جان و دل
یعنی مہر نبوت پہ لاکھوں سلام

جس کو بار دو عالم کی پرواہ نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآن نے خاک گزر کی قسم
اس کف پاکی حرمت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

چند قابلِ مطالعہ کتب
البیان
التمہید
حیاتِ اعلیٰ حضرت
رہنمائے کامل
غیر اللہ سے مدد مانگنا کیسا
شیطانی چکر
تلفظ درست کیجیے
ہیجڑوں کے احکام